بہ عونِ صناعِ مکین و مکاں و فضلِ خلاقِ زمین و زماں

مصدرِ فیوض

شیخ برکت علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

Price Rs 0-6-0

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

دریں ایام نزہت التیام فرخندہ فرجام اعنی نسخہ

مصدر فیوض

۱۹۳۶

جس کو

شیخ برکت علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

نے اپنے علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام میاں فرزند علی پرنٹر چھپایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں پہلے اسم خدا ورد جاں
کئے فعل اور حرف جسنے عیاں

پڑھوں پھر نبی پہ درود رسول
کہ ہو آل و اصحاب کا بھی شمول

کروں بعد اس کے بہندی زبان
کئی قاعدے فارسی کے بیان

کہ ہندی زبانوں کو ہو فائدہ
لگے ہاتھ یہ فرس کا قاعدہ

جو اس کو پڑھے اس سے ہے التجا
کرے نیک شایق کے حق میں دعا

بعد حمد اور صلواۃ کے یہ نالایق نذیر الدین حسن شایق قریشی ہاشمی ابن شاہ غلام محی الدین اویسی التماس رکھتا ہے۔ کہ یہ رسالہ نام اس کا **مصدر فیوض** ہے اور تاریخ اسکے تصنیف کی اس نام سے حاصل ہوتی ہے۔ واسطے فارسی سیکھنے والونکے شہر بریلی بیچ رفاقت اور ملازمت امیر عالی مقام سردار والا احتشام سخن سنج معنی شناس مرحم گستر فیض اساس نواب عالیجناب احمد یار خاں بہادر خلف نواب ذوالفقار الدولہ محمد ذوالفقار خاں بہادر دلاور جنگ کے جمع کیا گیا۔ لازم ہے۔ کہ مبتدی اسکو خوب یاد کریں تو جلد مشکلات فارسی کی ان پر آسان ہوں۔ الٰہی یہ رسالہ مقبول ہو اور پڑھنے والونکو علم حصول ہو۔ یہ رسالہ مشتمل ہے اوپر ایک مقدمے اور تین باب اور خاتمے کے واللہ المستعان وعلیہ التکلان ٭

مقدمہ در بیان اصطلاحات قواعد کہ دانستن آن ضرورست

کسرہ، جر اور زیر کو کہتے ہیں
متحرک حرف ہے کہ پیش یا زبر یا زیر رکھتا ہو

ضمہ، ضم، رفع، پیش کو کہتے ہیں۔
فتحہ، فتح، نصب، زبر کو کہتے ہیں

کسرہ۔ کسر۔ جر۔ زیر کو کہتے ہیں
مضموم مرفوع۔ وہ حرف کہ پیش رکھتا ہو
مفتوح منصوب۔ وہ حرف کہ زبر رکھتا ہو
مکسور مجرور۔ وہ حرف کہ زیر رکھتا ہو۔
سکون۔ جزم کو کہتے ہیں۔
ساکن اور زدہ۔ وہ حرف کہ جزم رکھتا ہو
الف ممدودہ۔ وہ الف کہ دوسرے الف کے
ساتھ مل کے پڑھا جاوے جیسے الف آمد میں
الف مقصورہ۔ وہ الف کہ دوسرے الف
کے ساتھ نہ ملے۔ جیسے اگر میں۔
تشدید۔ ملا کے پڑھنا ایک جنس کے دو حرفوں کو
جیسے حقا میں دو قاف پڑھے جاتے ہیں۔
مشدد۔ وہ حرف کہ جس پر تشدید ہو۔ جیسے
فرح کی رے۔ اور حقا کا قاف۔
ماقبل ایک حرف سے دوسرا حرف کہ داہنی
طرف ہو۔ جیسے رب میں ر ماقبل ب کی
مابعد ایک حرف سے دوسرا حرف کہ بائیں طرف
ہو۔ جیسے اب میں ب مابعد الف کے ہے۔
موقوف وہ حرف ہے کہ اوس کا ماقبل متحرک ہو
جیسے دال زرد کی اور سین نے دوست کا
معجمہ اور منقوطہ وہ حرف کہ نقطہ رکھتا ہو جیسے
ب ت ث ج خ ذ ز ش ض ظ غ ف ق ن ی۔
مہملہ اور غیر منقوطہ وہ حرف کہ نقطہ نہ رکھتا ہو

جیسے ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ہ۔
فوقانی۔ وہ حرف کہ اوپر نقطہ رکھتا ہو۔
تحتانی۔ وہ حرف کہ نیچے نقطہ رکھتا ہو۔
تازی وہ حرف جو زبان عربی میں آتے ہیں
عجمی وہ حرف جو زبان عربی میں نہیں آتے اور
زبان فارسی سے خصوصیت رکھتے ہیں جیسے
پ چ ژ گ اور ان حرفوں کو فارسی بھی کہتے ہیں
موحدہ وہ حرف کہ ایک نقطہ رکھتا ہے جیسے ب
مثناۃ۔ وہ حرف کہ دو نقطے رکھتا ہے جیسے ت
مثلثہ وہ حرف کہ تین نقطے رکھتا ہے جیسے ث
واو معروف۔ وہ واو کہ ماقبل اسکے ضمہ ہو۔
اور خوب ظاہر پڑھا جاوے جیسے واو نور کا
واو مجہول۔ وہ واو کہ ماقبل اسکے ضمہ ہو اور
خوب ظاہر نہ پڑھا جاوے جیسے واو کور کا۔
یای معروف۔ وہ یے کہ جس کے ماقبل کسرہ
ہو اور خوب ظاہر پڑھی جاوے۔ جیسے پی کی
یای مجہول وہ یے کہ جسکے ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر
نہ پڑھی جاوے جیسے [illegible] اور [illegible] میں
حذف۔ دور کرنا کسی لفظ کا
محذوف وہ حرف کہ دور کیا گیا ہو۔
ملفوظ۔ وہ حرف کہ پڑھنے میں آوے۔
غیر ملفوظ۔ وہ حرف کہ پڑھنے میں نہ آوے۔
واو معدولہ وہ واو ہے کہ لکھنے میں آوے۔

[illegible]

اور پڑھنے میں نہ آوے۔ جیسے خود اور خویش میں
ہای مختفی وہ ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے آخر
کلمے میں لکھتے ہیں جیسے آخر پرداہ نہ کی۔
متشابہ۔ وہ حرف کہ آپس میں ایک صورت کے
ہوں۔ جیسے ب ت ث
مخفف وہ لفظ کہ جسمیں کوئی حرف کم کیا جاوے
جیسے بد مخفف بود کا۔
صیغہ۔ لفظ کو کہتے ہیں۔
مشتق [redacted] کلمے سے بنایا گیا ہو جیسے
آمد مشتق ہے۔ آمدن سے۔
مخاطب وہ شخص ہے کہ جس سے بات کیجاوے
مرادف وہ لفظ [redacted]
نکرہ وہ لفظ کہ غیر معین ہو۔ جیسے مرد اور زن
ہر مرد کو مرد اور زن کو زن کہہ سکتے ہیں۔

معرفہ وہ لفظ ہے۔ کہ کہنا اس کا ایک ذات پر
درست ہو اور دوسری ذات پر نہ ہو جیسے زید
جسکا نام ہے۔ اسی کی ذات پہ یہ لفظ بولنا
درست ہے۔ غیر کی ذات پر نہیں
مقدّر۔ وہ لفظ ہے کہ عبارت میں نہ ہو۔ اور معنی
اسکے کئے جاویں۔ جیسے ابتدا میکنم مقدّر ہے۔
ع۔ بنام جہاندار جاں آفریں۔ کے اوپر
اشباع دراز کرنا حرکت کا ہے اس طرح کہ
ضمے کی درازی سے واؤ اور فتحے کی درازی سے
الف اور کسرے کی درازی سے یائے تحتانی پیدا ہو جیسے
افتاد و افتاد۔ اچار آچار۔ آتش آتیش
ترخیم دور کرنا حرف کا ہے کلمے کے آخر سے۔ جیسے
مان مرخم ہے۔ مانند کا اور گو مرخم ہے گون کا۔
مرخم کے معنی ترخیم کیا گیا۔

باب اوّل در ذکر الفاظ مفردہ کہ بیان کلمہ و تعریف افعال و معمولات افعال در است

فصل تعریف کلمہ کلمہ ایک لفظ ہے با معنے کہ زبان سے نکلتی ہے تین قسم ہے۔ اسم اور فعل اور حرف۔ اسم
اسم وہ ہے کہ واسطے معنی میں زمانہ نہ پایا جاوے اور اس پر معنی در اور بر اور برائے کے آسکیں۔ در کے معنے بیچ
بر کے معنے اوپر برائے کے معنے واسطے۔ جیسے باغ اور تخت اور گل اور زید در باغ بر تخت برائے گل **فعل** وہ ہے
جسکے معنے میں زمانہ پایا جاوے۔ اور زمانے تین ہیں۔ گذرا ہوا اور موجود اور آئندہ آنیوالے زمانے کو ماضی
کہتے ہیں۔ اور موجود کو حال اور آئندہ کو مستقبل فعل ماضی پر ورد پالا آئندہ زمانہ گذشتہ میں
فعل حال می پرورد۔ پالتا ہے وہ زمانہ حال میں فعل مستقبل خواہد پرورد پالیگا وہ زمانہ
آئندہ میں۔ **حرف** وہ ہے کہ بغیر اور کلمے کے ملائے۔ اس سے معنے حاصل نہوں جیسے از اور تا از قم اور تا آ۔

کیا ہیں یہاں سے وہاں تک انکا ترجمہ سے اور تا کا ترجمہ تک. یاد رکھو کہ اسم دو قسم پر ایک تو جامد کہ جس سے اور کوئی کلمہ نہ نکلے جیسے گل اور غنچہ دوسرے مصدر کہ اس سے اور کلمے نکلتے ہیں. فارسی میں مصدر کے آخر نون ہوتا ہے. بعد تے کے یا دے کے جیسے کشتن اور پروردن اور ہندی میں آخر مصدر کے نا آتا ہے جیسے پروردن کا ترجمہ پالنا. اور کشتن کا ترجمہ مار ڈالنا. اور جتنے فعل ہیں. کیا ماضی کیا مضارع کیا حال کیا مستقبل کیا امر کیا نہی سب مصدر سے نکلتے ہیں مضارع وہ فعل ہے. کہ حال کے اور مستقبل کے معنے کو شامل ہو جیسے کند کرے. وہ زمانہ حال ہیں اور زمانہ مستقبل میں جب مصدر سب فعلوں کی اصل ٹھہرا تو اسواسطے پہلے مصدروں کا لکھنا ضرور ہوا ہر ایک مصدر کیساتھ اس کا مضارع بھی لکھا جاتا ہے.

فصل مصادر کثیر الاستعمال کے بیان میں

(ا)

مصدر	معنی	مضارع
آختن	کھینچنا	آخد آختد
آرزیدن	یکتا برابر ہونا	ارزد
آرمیدن	آرام پانا	آرمد
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغد
آزاریدن	ستانا	آزارد
آزردن	آزردہ کرنا	آزرد
آزمودن	آزمانا	آزماید
آسودن آسائیدن	آرام پانا	آساید
آشفتن آشوفتن آشوبیدن	فریفتہ ہونا برہم ہونا	آشوبد
آشامیدن	پینا	آشامد
آغاریدن آغشتن	ملانا گوندھنا	آغارد
افتادن اوفتادن	گرنا پڑنا اتفاق پڑنا	افتد اوفتد
افراختن افرازیدن	بلند کرنا	افرازد
افروختن افروزیدن	روشن کرنا	افروزد

ف مضارع اس کا کسی نے نہیں لکھا ۱۲

مصدر	معنی	مضارع
آفریدن	پیدا کرنا	آفرینید
افزودن افزائیدن	زیادہ کرنا	افزاید
افسردن	بجھانا	افسرد
افشاندن	جھاڑنا چھڑکنا	افشاند
افشردن	نچوڑنا	افشرد
افگندن	پھینکنا ڈالنا	افگند
آگندن	بھرنا	آگند
آلودن آلائیدن	آلودہ ہونا آلودہ کرنا	آلاید
آماسیدن	سوجنا	آماسد
آمدن	آنا	آید
آمرزیدن	بخشنا	آمرزد
آمودن آمائیدن آبادن	بھرنا سنوارنا	آماید
آموختن آموزیدن	سیکھنا سکھانا	آموزد
آمیختن آمیزیدن	ملنا ملانا	آمیزد
انباردن انباشتن	پاٹنا	انبارد

انجامیدن	اخر ہونا	انجامد
اندختن اندازیدن	ڈالنا	اندازد
اندوختن اندوزیدن	جمع کرنا	اندوزد
اندودن اندائیدن	لیپنا	انداید
اندیشیدن	سوچنا	اندیشد
انگاشتن انگاردن	جاننا	انگارد
انگیختن انگیزیدن	اٹھانا بلند کرنا	انگیزد
آوردن	لانا	آورد
آوریدن	حملہ کرنا	آورد
آویختن	لٹکانا لپٹنا	آویزد
آہیختن آہیزدن	کھینچنا	آہیزد
ایستادن	کھڑے ہونا ٹھہرنا	ایستد

ب

باریدن	برسنا	بارد
بازیدن	کھیلنا ہارنا	بازد
بافتن بافیدن	بننا	بافد
بالیدن	بڑھنا	بالد
برآمدن	نکلنا	برآید
برآوردن	نکالنا	برآورد
برکردن	روشن کرنا	برکند
برخاستن	اٹھنا	برخیزد
برداشتن	اٹھانا	بردارد
بردن	لیجانا	برد
برشتن	بھوننا	برید
بُریدن	کاٹنا	بُرد
بخشائیدن بخشودن	رحم کرنا بخشش کرنا	بخشاید
بخشیدن	بخشنا بخشش دینا	بخشد
بستن	باندھنا	بندد
بودن	ہونا	بود
بوسیدن	چومنا	بوسد
بوئیدن	سُونگھنا	بوید
بیختن	چھاننا	بیزد

پ

پاریدن	جوڑنا پھاڑنا ٹکڑے ہونا	پارد
پاشیدن	چھڑکنا	پاشد
پالودن پالائیدن	صاف کرنا	پالاید
پالیدن	ڈھونڈھنا	پالد
پائیدن	دیر تک رہنا	پاید
پختن	پکانا	پزد
پدرودن	نکال دینا ہانکنا	پدرود
پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرد
پرداختن پردازیدن	مشغول ہونا خالی کرنا بھرنا	پردازد
پرستیدن	پوجنا	پرستد
پُرسیدن	پوچھنا	پُرسد
پریدن	اڑنا	پرد
پژوہیدن	ڈھونڈھنا	پژوہد

ف یہ مصدر اردو کا فارسی میں نہیں ہے ۱۲ ف برہان قاطع میں بھی ایسا ہی لکھا ہے ۱۲

پروردن	پالنا	پرورد
پسندیدن	پسند کرنا	پسندد
پنداشتن	جاننا بوجھنا	پندارد
پندیدن	نصیحت کرنا	پندد
پوشیدن	ڈھانپنا چھپنا	پوشد
پیچیدن	پھیرنا لپیٹنا	پیچید
پیراستن	سنوارنا	پیراید
پیمودن	ناپنا	پیماید
پیوستن پیوندیدن	ملنا ملانا جوڑنا	پیوندد
پیختن	بمعنی بیچیدن	پیزد
پوئیدن	دوڑنا	پوید

ت

تابیدن تافتن	پھیرنا چمکنا بٹنا مروڑنا	تابد
تاختن تازیدن	دوڑنا دوڑانا	تازد
تپیدن	تڑپنا	تپد
تراشیدن	چھیلنا	تراشد
ترابیدن تراویدن	رسنا	تراود
ترسیدن	ڈرنا	ترسد
ترقیدن	پھٹنا	ترقد
ترنجیدن	کھنچنا گٹھنا آزردہ ہونا	ترنجد
تریدن	پیچھنا	ترد
تفتیدن	تپنا	تفتد
تنیدن	تننا	تند

توانستن	سکنا طاقت رکھنا ممکن ہونا	تواند

ج

جستن جوئیدن	ڈھونڈنا	جوید
جنبیدن	ہلنا	جنبد
جنگیدن	لڑنا	جنگد
جوشیدن	اُبلنا	جوشد
جهیدن جستن	کودنا	جهد

چ

چخیدن	لڑنا	چخد
چریدن	چرنا	چرد
چسپیدن	چپٹنا	چسپد
چشیدن	چکھنا	چشد
چکیدن	ٹپکنا	چکد
چلیدن	چلنا	چلد
چمیدن	ٹہلنا	چمد
چنیدن	چننا	چیند

خ

خاریدن	کھجلانا	خارد
خائیدن	چبانا	خاید
خراشیدن	چھیلنا	خراشد
خرامیدن	ٹہلنا	خرامد
خروشیدن	شور کرنا	خروشد
خریدن	مول لینا	خرد

لہ یہ مصدر برہان قاطع میں نہیں ملا لیکن صفحہ ۱۲ [illegible] لہ یہ مصدر برہان قاطع میں پیرایا بمعنی [illegible] لہ یہ مصدر برہان قاطع میں پیچیدا بمعنی کیا ہے لیکن بعض کتابوں میں بعض جگہ پیچیدہ [illegible] ۱۲۰

خزیدن	کھسنا	خزد
خستن	زخمی کرنا زخمی ہونا	خستد
خاستن خیستن	اٹھنا	خیزد
خسپیدن	سونا	خسپد
خفتن خوابیدن	سونا	خوابد
خلیدن	چبھنا	خلد
خموشیدن	چپ رہنا	خموشد
خمیدن	جھکنا	خمد
خندیدن	ہنسنا	خندد
خواستن	چاہنا	خواہد
خواندن	پڑھنا بلانا	خواند
خوردن	کھانا	خورد
خوشیدن	سوکھنا	خوشد
خیسیدن	بھیگنا	خیسد
خیدن	خم دینا	خید
	د	
دادن	دینا	دہد
داشتن	رکھنا	دارد
دانستن	جاننا	داند
درخشیدن	چمکنا	درخشد
درائیدن	آواز کرنا	درآید
درودن دریدن	کھیت کاٹنا	درود
درفشیدن	کانپنا	درفشد

دریدن	پھاڑنا	درد
دزدیدن	چرانا	دزدد
دمیدن	پھونکنا جمنا لگنا گپ مارنا	دمد
دوختن دوزیدن	سینا	دوزد
دوشیدن	دوہنا	دوشد
دویدن	دوڑنا	دود
دیدن	دیکھنا	بیند
دریدن	پھاڑنا	درد
	ر	
راندن	ہانکنا چلانا	راند
ربودن	لے بھاگنا	رباید
رزیدن	رنگ کرنا	رزد
رستن روئیدن	جمنا	روید
رستن رہیدن	چھوٹنا	رہد
رشتن رشتن ریسیدن	کاتنا	ریسد
رسیدن	پہنچنا	رسد
رفتن	جانا چلنا	رود
رفتن روبیدن روفتن	جھاڑو دینا	روبد
رمیدن	بھاگنا	رمد
رنجیدن	آزردہ ہونا	رنجد
رندیدن	رندہ کرنا	رندد
ریختن ریزیدن	گرانا بہانا	ریزد
ریدن	ہگنا	ریدد ریند
ریسیدن	ہگنا	ریسد

ز

زادن زائیدن	جننا	زاید
زاریدن	رونا	زارد
زدن	مارنا	زند
زدودن زدائیدن	کھرچنا	زداید
زہیدن	رِسنا بچہ پیدا ہونا	زہد
زیبیدن	زیب دینا	زیبد
زیستن	جینا	زید

ژ

ژاژیدن	بیہودہ بکنا	ژاژد
ژولیدن	بکھرنا	ژولد

س

ساختن	موافقت کرنا	سازد
سائیدن سودن	گھِسنا	ساید
سپردن	سونپنا	سپرد
سِپَردن	پامال کرنا راہ چلنا	سپرد
ستردن	مونڈنا چھیلنا	سترد
ستودن ستائیدن	تعریف کرنا	ستاید
ستادن ستیدن	لینا	ستد
ستیزیدن	لڑنا	ستیزد
سچیدن	چراغ کی بتی بڑھانا	سچد
سرائیدن سرودن	گانا	سراید
سرشتن	گوندھنا	سرشید
سرفیدن	کھانسنا	سرفد
سزیدن	لائق ہونا	سزد
سفتن	پرونا	سفتد
سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگالد
سنبیدن	سوراخ کرنا	سنبد
سنجیدن	تولنا	سنجد
سوختن	جلنا جلانا	سوزد

ش

شاشیدن	موتنا	شاشد
شائستن	لائق ہونا	شاید
شتافتن شتابیدن	دوڑنا	شتابد
شدن شودن	ہونا	شود
شپلیدن شیپلیدن	وصونا	شوید
شکافتن	پھٹنا پھاڑنا	شکافد
شکستن	ٹوٹنا توڑنا	شکند
شکفتن	کھِلنا	شکفد
شکوخیدن	الف ہونا گھوڑے کا	شکوخد
شکوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہد
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد
شمردن	گننا جاننا	شمرد
شناختن	پہچاننا	شناسد
شستن شوئیدن	دھونا	شوید
شمیدن	سونگھنا	شمد

شنودن شنیدن شُفتن	سننا سونگھنا	شنود
شوریدن	شور کرنا	شورد
شیفتن	فریفتہ ہونا	شیود شیبد

ط

طلبیدن	مانگنا بلانا	طلبد

غ

غریدن غریویدن	شور کرنا	غریود
غلطیدن	لڑھکنا	غلطد
غنودن	اونگھنا	غنود
غیژیدن غژیدن	گھٹنوں چلنا	غژد

ف

فازیدن	جمھائی لینا	فازد
فرسودن فرسائیدن	گھسنا پرانا ہونا	فرساید
فرستادن	بھیجنا	فرستد
فراختن فراشتن	بلند کرنا	فرازد
فرمودن	فرمانا	فرماید
فروختن	بیچنا روشن کرنا	فروزد
فروشیدن	بیچنا	فروشد
فرود آمدن	اترنا	فرود آید
فروماندن	عاجز رہنا	فروماند
افسردن	بجھنا بجھانا	فسرد
فشاردن	نچوڑنا	فشارد
فشردن	نچوڑنا	فشرد
فلخیدن فلخودن	کپاس اوٹنا	فلخد فلخاید
فہمیدن	سمجھنا	فہماید

ک تازی

کاستن کاہیدن	گھٹنا	کاہد
کاشتن کاریدن	بونا	کارد
کافتن کاویدن	کھودنا	کاود
کردن	کرنا	کند
کشادن کشودن	کھولنا	کشاید
کشتن	مار ڈالنا	کشد
کشیدن	کھینچنا	کشد
کفیدن کفتن	پھٹنا	کفد
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشد
کندن	کھودنا	کند
کندیدن	کھودنا	کندد
کوفتن کوبیدن	کوٹنا	کوبد

ک فارسی

گداختن گدازیدن	گلنا پگھلنا گلانا پگھلانا	گدازد
گذاشتن	چھوڑنا	گذارد
گذرانیدن	گذرانا گذارا کرنا	گذراند
گذشتن	گذرنا	گذرد
گرائیدن	میل کرنا	گراید
گرفتن	لینا قبول کرنا	گیرد
گرویدن	مسلمان ہونا متفق ہونا	گرود

گ

گریختن گریزیدن	بھاگنا	گریزد
گریستن	رونا	گرید
گردیدن گشتن	پھرنا ہونا	گردد
گزاردن	ادا کرنا	گزارد
گزیدن	کاٹنا ڈنک مارنا	گزد
گزیدن	قبول کرنا	گزد
گساردن	کھانا	گسارد
گستردن گستریدن	بچھانا	گسترد
گسستن گسلیدن	توڑنا	گسلد
گفتن	کہنا	گوید
گماردن گماشتن	تعین کرنا	گمارد
گنجیدن	سمانا	گنجد

ل

لرزیدن	کانپنا	لرزد
لغزیدن	پھسلنا	لغزد
لوکیدن	گھٹنوں چلنا	لوکد
لیسیدن	چاٹنا	لیسد

م

مالیدن	ملنا	مالد
ماندن	رہنا مشابہ ہونا	ماند
مردن	مرنا	میرد
مکیدن	چوسنا	مکد
میختن میزیدن	موتنا	میزد

ن

نازیدن	ناز کرنا فخر کرنا	نازد
نالیدن	رونا	نالد
ناویدن	خم ہونا	ناود
نبشتن نوشتن	لکھنا پیٹنا	نویسد
نگاشتن نگاریدن	لکھنا نقش کرنا	نگارد
نشستن	بیٹھنا	نشیند
نگریستن	دیکھنا	نگرد
نکوہیدن	برا کہنا	نکوہد
نمودن	دکھلانا کرنا	نماید
نواختن نوازیدن	نوازنا	نوازد
نوشیدن	پینا	نوشد
نہادن	رکھنا	نہد
نہفتن	چھپانا	نہفتد
نوردیدن نوشتن	لپیٹنا	نوردد
نیازیدن	عاجزی کرنا	نیازد
نیوشیدن	سننا	نیوشد

و

ورزیدن	قبول کرنا	ورزد
وزیدن	ہوا کا چلنا	وزد

ہ

ہشتن ہلیدن	چھوڑنا	ہلد
ہازیدن	دیکھنا	ہازد

ی

بارستن	طاقت رکھنا	یارد
یافتن	پانا	یابد

فائدہ کبھی لفظ عربی سے بھی مصدر فارسی کا بنا لیتے ہیں۔ جیسے طلبیدن اور فہمیدن اور رقصیدن طلبیدن کے معنی مانگنا۔ بلانا فہمیدن کے معنی سمجھنا۔ رقصیدن کے معنے ناچنا طلب اور فہم اور رقص تینوں لفظ عربی کے ہیں اسیطرح کبھی لفظ ہندی سے بھی مصدر فارسی کا بنا لیتے ہیں جیسے چلیدن کو چلنے سے بنایا

فصل مصادر قلیل الاستعمال کے بیان میں

ا

آجیدن۔ آجدن۔ آژیدن۔ آژدن آژدن شکنج افتادن یعنی جھری پڑنا

آچاریدن۔ آمیختن۔ آچارد۔ آمیزد

آراستن۔ توانستن۔ آرد۔ تواند

آرغیدن۔ ارغدن۔ یعنی خشم کردن

ارمندن۔ آرمیدن مخفف آرامیدن

اخروشیدن۔ بمعنی خروشیدن

اڈیدیدن۔ دانا و ہوشیار شدن

اسپردن۔ ناچیز و پامال کردن و تمام سائیدن

استیدن و ستیہیدن۔ جنگ کردن

آشدن و آشوبیدن برہم زدن و آمیختن آشوبیدن

آشیختن پاشیدن

اسکوخیدن و شکوخیدن لغزیدن و از پا در آمدن

آغازیدن۔ آغالیدن بر غلائیدن بعربی اغرا۔

آغندن بمعنی آگندن

آغوشیدن و اکوشیدن در بر گرفتن

آفندن و آفندیدن جنگ و خصومت کردن

افژولیدن۔ تقاضا کردن و برانگیختن و دور کردن گرد کہ بر جامہ نشیند۔

افتالیدن فتالیدن افتاییدن فتاندن پاشیدن

آفیدن تعجب کرنا

افسائیدن افسون خواندن

آفرندیدن آراستن و زیب دادن

اوزودن بمعنی افزودن

آکستن محکم بستن

آکستن آکستن اغشتن آگندن

آگندن بزیادتی پر کردن

الفاختن الفختن الفیدن الفخدن

اندوختن یعنی جمع کردن

انبوئیدن بو کردن

انودن آفریدن و آفرینش و خلقت

انبستن غلیظ و سطبر شدن

انجوخیدن انجوغیدن انجیدن انخجیدن تشنج و چین افتادن

انجیدن ریزه ریزه کردن

اندخیدن پناه گرفتن

اندیدن سخن پشک کردن

ادباریدن ناله وزاری کردن

اوباردن اوباریدن بخائیده فرو بردن

اوژندیدن اوژندن افگندن

اژدلیدن بوزن و بمعنی افژولیدن

آهنگیدن آهنجیدن کشیدن

آهختن مخفف آهیختن بمعنی کشیدن

ب

بپودن بپا[illegible] سودن دست یا عضو

[illegible]شیدن کاهیدن

[illegible] [illegible] آکندن یعنی توشه

برنجیدن دست مالیدن

بسغدیدن ساختن و آمادن

بشخودن بشخائیدن خراشیدن

بشکلیدن بناخن سرکار رخنه کردن

بیوباریدن بخائیده فرو بردن

بیوکندن افگندن

ب فارسی

پی سپردن لگد کوب و پائمال کردن

پالودن پالائیدن صاف کردن

پریشیدن پراشیدن پریشان کردن

پرکندن پریشان کردن

پرنجیدن عاق شدن و دور شدن

پسائیدن آب دادن

پیسودن بیل کردن

ت

ترنجیدن تشنج افتادن

تفسیدن ترسیدن

تنفیدن لرزیدن

تنستن تنیدن عنکبوت یعنے تندوے مکڑی

تنودن تفیدن

توختن کشیدن وگذاردن اسم و جز آن

تواریدن ریدن

ج

جبستن برجهیدن

چ

چاهیدن سرد شدن

چپیدن جنبیدن

چربیدن افزون شدن و غالب آمدن

[illegible] ترسیدن

چفیدن چسپیدن
چکبیدن نشستن جانور بر چکس یعنی نشیمن
باز وغیرہ
چنبیدن جستن
چنگیدن سخن کردن وجوشیدن وخشم کردن
چوخیدن لغزیدن
چوسیدن کمیدن

خ

خسوردن درودن
خشیردن درودن و پیراستن رخت
و پاک کردن فالیز و زراعت
خفنیدن خفا کردن و خطہ زدن
خفنیدن غلطیدن
خنبیدن بر جستن
خلنیدن پسندیدن
خوستن خوستن کوفتن و مالیدن
خسیدن خمیدن

د

داخیدن چشم واکردن و نظر انداختن بچیزے
داختن وانستن
درائیدن آواز کردن
دوسیدن چسپیدن
دلستیدن دیدن

ر

رخیدن بیخائیدہ بحلق فرو بردن
رشتن رنگ کردن
ریسیدن ریختن چیزے بر چیزے
رہیدن افتادن و ویران شدن و خاک نم ریختن

ز

زستن مخفف زلیستن
زمودن نقش و نگار کردن

ژ فارسی

ژکیدن از غایت غضب خود بخود سخن کردن

س

سپوختن سپوزیدن چیزی را بچیزی زور ور کردن
ستیہیدن جنگیدن
سجیدن سخت سرد شدن و سخت سرد شدن
سجائیدن سرد کردن
سختن سختن سجیدن و نرم آختن
سکنجیدن تراشیدن و گزیدن و آواز گلو کردن
سکیزیدن بر جستن
سکلیدن گسیختن
سجیدن مہیا ساختن

ش

شانیدن شانہ کردن و مخفف نشاندن
شاہیدن بزرگ کردن

شیوغتن آسیب زدن بقوت یعنی دھکا مارنا
شجیدن شجاہیدن سرو شدن یا سرزدہ شدن
شجاہیدن شخودن زخمی کرنا
شخیدن افتادن و خیدن
شخولیدن صفیر زدن و فریاد کردن
شخیدن شخلیدن افتادن و لغزیدن
شریدن ریختن آب پیالے
شستن مخفف نشستن
شغلیدن شفلیدن صفیر زدن
شکفیدن بالضم شکفتن و بکسر تعجب کردن
شکوخیدن لغزیدن و بسر در آمدن
شگوفیدن شگافتہ شدن و کشودہ شدن
شکیفتن شکیبیدن صبر کردن
شمیدن شوریدن شمیدن وحشت کردن و فغان کردن
شنودن شنیدن معروف و لو کردن
شوخیدن چرکیں شدن
شولیدن شوریدن یعنی ژولیدن
شیبیدن شیویدن شیفتہ و دیوانہ و برہم شدن

غ

غارتیدن غارت کردن
غالیدن غلتیدن و غلطاں شدن
غراشیدن غرشیدن خشم کردن و خشمگیں شدن
غرنبیدن یعنی غریدن

ف

فاتولیدن دور شدن و یکسو شدن
فازیدن یعنی خمیازہ کردن
فتاریدن شگافتن و جدا کردن
فتریدن فتلیدن شگافتن و جدا کردن
فخمیدن دانہ از پنبہ جدا کردن
فراخیدن مو برتن خاستن
فراشیدن لرزیدن و مو برتن خاستن
فرخیدن پنبہ زدن و دانہ از پنبہ جدا کردن
فرخویدن پیراستن تاک فرسودہ و کہنہ شدن
فرغاریدن تر کردن چیزے و سرشتن
فرونشاندن دور کردن و مخفف فرونشانیدن
فروہیدن گذاشتن و افگندن
فروہیختن ادب کردن
فروہیختن فرہنگیدن ادب کردن یا باز
و جدا نگاہ داشتن ہر چیز
فرولیدن راست شدن ترتیب و بجادہ مستقیم
فژولیدن تقاضا کردن و درو کردن
فسائیدن افسونگری کردن و مالیدن و آہ کردن
فسجیدن کشیدن یعنی پیش تپ و اسہال کی
فسوسیدن دریغ و استہزا کردن
فندیدن فریفتہ شدن و توقف کردن
والیتادن در گشادہ و رفتار و مغرور بودن

فریدن	سخریہ و استہزا کردن

ق

قطرہ زدن	جلد و تند رفتن

ک

کالیدن	درہم و پریشان شدن
کراچیدن	بانگ کردن ماکیان وقت بیضہ دادن
کراژیدن	پارہ پارہ کردن
کرخیدن	خفتن عضو و بے حس شدن
کپیدن	سخن در دہن کردن
کراشیدن	پریشان شدن
کرنیدن	پیراستن
کشفتن	کشودن و شگافتن و پراگندہ شدن و پژمردہ و معدوم شدن
کلندیدن	کندیدن
کنبوریدن	نکر کردن
کولیدن	کندن
کیبیدن	یکسو شدن

گ فارسی

گالیدن	دور شدن و کنارہ گرفتن
گرالیستن	بمعنی گرائیدن
گریفتن	بمعنی گریختن
گرنیدن	چارہ کردن
گلالیدن	افشاندن
گواردن	زود ہضم شدن
گوالیدن	بالیدن و افزون شدن

ل

لخشیدن	لغزیدن
لوغیدن	آشامیدن و دوشیدن
لوخیدن	خمیدن
لیزیدن	آمیختن
لائیدن	آواز کردن
لانیدن	جنبانیدن
لیسیدن	خائیدن

م

مانستن مانیدن	مانند شدن بچیزے
مچیدن	چسپیدن
مشتن	سرشتن و خمیر کردن
مولیدن	درنگ کردن
موئیدن	نوحہ کردن

ن

نشاستن	نشاندن
نشکنجیدن	گرفتن عضو بناخن بنوعی کہ درد کند
نشکلیدن	ہم بدین معنی ہندی چٹکی لینا۔
نمیدن	میل کردن
نوازیدن	ناخائیدہ بحلق فرو بردن
نوائیدن	بانگ کردن
نہاریدن	ناشتائی جمع کردن

ہنیدن	اندیشہ کردن	ہ

و		ہاژ ومیدن	حیران شدن و فرو ماندن
واجیدن	گفتن	ہنجیدن	کشیدن
واخیدن	پنبہ و پشم زدن	ہوختن ہوخیدن	کشیدن
واکردن	کشادن	ہوشیاری ون	تشنہ شدن حیوانات
وژولیدن	تقاضا کردن بر انگیختن کسی را بر کاری	**ی**	
وشتن	جہیدن و رقص کردن	یازیدن	جنبش کردن و نزد بعضی آہنگ کردن و کشیدن
وندیدن	چارہ جستن	یوزیدن	جوئیدن و تفحص کردن
ویسیدن	گستردن		

فائدہ کبھی مصدر مرکب ہوتا ہے۔ دو کلموں سے جیسے گوش کردن نقش کردن سیر کردن نگاہ داشتن امید داشتن اور مانند انکے اور یاد رکھو کہ ماضی اور مضارع اور امر و نہی بھی ان مرکب مصدروں سے مرکب ہوتے ہیں جیسے گوش کرد گوش کند گوش کن گوش مکن اسی قیاس پر سمجھو اوروں کو بھی۔

فصل فعلوں کے بنانے اور ان کی گردان کے بیان میں

فعل کے معنی کیا ہیں۔ کرنا کسی کام کا۔ اور جو کام ہے اسکے کرنیوالا بھی ضرور ہوتا ہے اس کام کے کرنے والے کو فاعل اس فعل کا کہتے ہیں۔ پس ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے۔ جیسے رفت زید یعنی گیا زید رفت فعل زید اسکا فاعل۔ اگر فعل اور فاعل ملکر بات پوری ہو اور فعل فاعل سے نکلے اور کسی پر نہ پہنچے اس فعل کو لازم کہتے ہیں جیسے نشست یعنی زید بیٹھا۔ زید نشست فعل زید اس کا فاعل فعل بیٹھے کا زید پر تمام ہوا اگر فعل اور فاعل سے بات پوری نہ ہو اور فعل فاعل سے تجاوز کرکے اور کسی پر واقع ہو اس فعل کو متعدی کہتے ہیں۔ جیسے زد زید بکر را یعنی مارا زید نے بکر کو زد فعل متعدی زید اس کا فاعل اور بکر مفعول ہے۔ کہ فعل مارنیکا زید سے نکل کے بکر پر واقع ہوا اور جس فعل کا فاعل معلوم ہو اس فعل کو معروف کہتے ہیں۔ اور معلوم بھی کہتے ہیں جیسے کشت زید عمرو را یعنی مار ڈالا زید نے عمرو کو۔ کشت کو فعل معروف کہتے ہیں۔ کہ زید فاعل اس کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مار ڈالنے والا زید ہے۔ اور جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو۔ اس فعل کو مجہول کہتے ہیں جیسے کشتہ شد زید یعنی مار ڈالا گیا زید۔ مار ڈالنے والا زید کا معلوم نہیں۔ کہ کس نے مار ڈالا۔ اس واسطے

کشتہ شد کو فعل مجہول کہتے ہیں۔ اور زید کو مفعول مالم یسم فاعلہ اس فعل کا کہتے ہیں یعنی ایسا مفعول کہ جسکے فاعل کا نام اور نشان نہیں۔ اور یاد رہے کہ فعل لازم مجہول نہیں ہوتا۔ اگر فعل معروف کے اوپر یا فعل مجہول کے اوپر نون مفتوح کہ اسکے معنے "نہیں" ہیں لاویں۔ تو اس فعل کو منفی یا نفی کہتے ہیں جیسے نکشت زید عمرو را و نکشتہ شد زید یعنی نہ مار ڈالا زید نے عمرو کو اور نہ مار ڈالا گیا۔ زید اور جس فعل پر نون کہ اسکے معنے نہیں ہیں نہ ہو اس فعل کو مثبت یا اثبات کہتے ہیں پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ہر ایک فعل چار طرح پر ہے۔ اثبات معروف جیسے پرورد پالا اس نے نفی معروف نپرورد نہ پالا اس نے۔ اثبات مجہول پرورده شد پالا گیا وہ نفی مجہول نپرورده شد نہ پالا گیا وہ اسی طرح سے مصدر بھی چار طرح پر ہے جیسے پروردن پالنا نپروردن نہ پالنا پرورده شدن پالا جانا نپرورده شدن نہ پالا جانا۔ جیسا مصدر ہوگا ویسا ہی فعل اس سے بنیگا۔ اور فعل چھ ہیں۔ ماضی مضارع حال مستقبل امر نہی ماضی کی قسم پر ہے ماضی مطلق ماضی قریب۔ ماضی بعید۔ ماضی استمراری۔ ماضی شکی۔ ماضی تمنی۔ ماضی معطوفہ۔ اب بنانا ہر ایک کا بیان کیا جاتا ہے۔ ماضی مطلق بنایا جاتا ہے مصدر سے جبکہ نون مصدر کے آخر سے اور حرکت نون کے ماقبل کی دور کی ماضی مطلق کا صیغہ بن جاوے گا جیسے پروردن سے پرورد اور نپروردن سے نپرورد اور پرورده شدن سے پرورده شد اور نپرورده شدن سے نپرورده شد بنا۔ اور ماضی مطلق کا ترجمہ ہندی میں مصدر کے ہندی ترجمہ سے حاصل ہوتا ہے جبکہ لفظ نا مصدر کے آخر سے دور کریں۔ بعد اس کے دیکھیں کہ آخر کو الف ہے یا واو ساکن جیسا دونوں صورتوں میں لفظ یا آخر کو زیادہ کریں۔ جیسے خوردن کا ترجمہ کھانا۔ خورد کا ترجمہ کھایا اور شستن کا ترجمہ دھونا شست کا ترجمہ دھویا۔ اگر الف یا واو ساکن آخر اسکے نہیں بلکہ کوئی اور حرف ہے تو چاہیئے فقط الف آخر کو زیادہ کریں جیسے پروردن کا ترجمہ پالنا۔ اور پرورد کا ترجمہ پالا۔ ہندی میں الف آخر علامت ماضی کی ہے مخفی نہ ہے۔ فارسی میں ماضی کے اوپر بائے موحدہ بھی زیادہ کرتے ہیں معنی میں اس بے کو کچھ دخل نہیں اگر ماضی کا پہلا حرف مضموم ہے۔ تو اس بے کو مضموم پڑھنا چاہیئے جیسے گفت بگفت اگر اول حرف ماضی کا مضموم نہیں مفتوح یا مکسور ہے۔ تو بے کو مکسور پڑھنا چاہیئے۔ جیسے رفت برفت ریخت بریخت اور اسی طرح سے ماضی مجہول مصدر مجہول سے بناؤ جیسے پرورده شدن سے پرورده شد اور نپرورده شدن سے نپرورده شد اور پرورده شدن کا ترجمہ پالا جانا اور پرورده شد کا ترجمہ پالا گیا۔ اور نپرورده شدن کا ترجمہ نہ پالا جانا۔ اور نپرورده شد کا ترجمہ نہ پالا گیا۔

عہ یہ قاعدہ حرف صیغہ امر کے لئے مقرر ہوا ہے۔ اور سوائے اسکے بائے زائد ہمیشہ مکسور پڑھی جاتی ہے ۱۲ بہار عجم

اور ہندی میں گیا۔ آخر کلمے کے علامت ماضی مجہول کی ہے۔ ماضی قریب دو طرح بناتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ماضی
مطلق کے آخر فتح دیکے سین مہملہ ساکن اور تائے مثناۃ فوقانی موقوف زیادہ کریں جیسے پرورد سے پرورده
است دوسرے یہ کہ آخر ماضی مطلق کے فتحہ دیکے ہائے مختفی زیادہ کریں جیسے پرورد سے پرورده اور ماضی قریب
کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہے زیادہ کریں جیسے پرورده است اور پرورده پالا ہے اسنے
نپرورده است اور نپرورده نہ پالا ہے۔ اسنے پرورده شد است اور پرورده شده پالا گیا ہے۔ نپرورده شد است
اور نپرورده شده نہ پالا گیا ہے۔ وہ اور ماضی بعید اگر بنایا چاہو۔ تو آخر ماضی مطلق کے فتحہ دیکے ہائے مختفی اور لفظ بود
زیادہ کرو۔ اور اسکے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر لفظ تھا لگا دو جیسے پرورده بود پالا تھا اسنے
نپرورده بود نہ پالا تھا۔ اسنے پرورده شده بود پالا گیا تھا وہ نپرورده شده بود نہ پالا گیا تھا۔ اور ماضی استمراری
اگر بنایا چاہو۔ تو ماضی مطلق کے اول لفظ می یا لفظ ہمی لگا دو اور اسکے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے آخر
کا الف یا لفظ یا دور کرکے لفظ تا تھا۔ لگا دو جیسے می پرورد ہمی پرورد پالتا تھا۔ وہ نمی پرورد نہیں پالتا تھا
وہ پرورده می شد ہمی پرورده شد پالا جاتا تھا وہ نپرورده می شد کہ پرورده شد نہیں پالا جاتا تھا وہ پوشیدہ نہ رہے
کہ لفظ می اور ہمی مجہول میں ہر کلمہ پر بھی لانا درست ہے۔ اور شد کے اوپر بھی جیسے مثال میں گذرا اور استمراری
کے معنے ہمیشہ کے ہیں۔ ماضی استمراری سے فعل کے معنے کی ہمیشگی زمانہ گذشتہ میں دریافت ہوتی ہے یعنی پالا
تھا۔ وہ ہمیشہ زمانہ گذشتہ میں اور کبھی ماضی استمراری کے آخر یائے مجہول بھی زیادہ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں می دیدی
ماضی شکّی۔ وہ ماضی ہے کہ اس سے کہنے والے کا شک دریافت ہوتا ہے۔ وہ ماضی اگر بنانا چاہو تو آخر ماضی مطلق
کے فتحہ دیکے ہائے مختفی اور لفظ باشد زیادہ کرو۔ اور اسکے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہوگا
زیادہ کرو۔ جیسے پرورده باشد پالا ہوگا اسنے نپرورده باشد نہ پالا ہوگا اسنے پرورده شده باشد پالا گیا ہوگا وہ نپرورده
شده باشد نہ پالا گیا ہوگا وہ اور ماضی تمنّی اگر بنایا چاہو تو ماضی مطلق کے آخر یائے مجہول زیادہ کرو اور اسکے
ترجمے کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمہ کے آخر سے الف یا لفظ یا دور کرکے لفظ تا یا تائے مثناۃ فوقانی زیادہ کرو۔
جیسے پروردی پالتا وہ نپروردی نہ پالتا وہ پرورده شدی پالا جاتا وہ نپرورده شدی نہ پالا جاتا وہ دیدی
دیکھتا وہ آمدی آتا وہ اور پوشیدہ نہ ہو۔ تمنّا کے معنے ہیں آرزو کے اگر یہ ماضی بعد اگر کے معنے کے واقع
ہو تو معنی آرزو کے حاصل ہوتے ہیں جیسے زید اگر پروردی چہ شدی زید اگر پالتا کیا ہوتا۔ اگر بعد اگر
کے واقع نہ ہو تو ماضی استمراری کے معنے پائے جاوینگے یہ بات محاورہ میں ظاہر ہے ماضی معطوفہ ہے

سے یہ قاعدہ لفظ صیغہ امر کے لئے مقرر ہوا ہے۔ اور سوائے اس کے اس کے زائدہ ہمیشہ مکسور پڑھی جاتی ہے۔ ۱۲۔ منہ

ماضی مطلق کے آخر فتحہ دیکے ہائے مختفی لگادیں اور بعد اسکے ایک فعل اور ذکر کریں. گویا یہ ہائے مختفی واو عطف کے معنے میں واو عطف کا ترجمہ ہندی میں ہے لفظ اور جیسے پرورده رفت ترجمہ اس کا پالکے گیا یعنی پالا اور گیا. اس ماضی کی گردان نہیں. سوا اسکے اور ماضیوں کی چار چار گردانیں ہیں پہلی گردان اثبات معروف کی دوسری نفی معروف کی تیسری اثبات مجہول کی چوتھی نفی مجہول کی ہر ایک گردان میں سوا ماضی تمنی کے چھ چھ صیغے ہوتے ہیں. پہلا صیغہ واحد غائب کا علامت واحد غائب کی لفظ میں ظاہر نہیں مگر اس صیغے میں اور پوشیدہ ہے جسکے معنے وہ یا اسنے جیسے رفت گیا وہ پرورد پالا اسنے. دوسرا صیغہ جمع غائب کا علامت اسکی ند جیسے پرورده پالا انہوں نے تیسرا صیغہ واحد حاضر کا علامت اس کی ی بیائے معروف جیسے پروردی پالا تونے چوتھا صیغہ جمع حاضر کا علامت اسکی ید بیائے مجہول جیسے پروردید پالا تمنے. پانچواں صیغہ واحد متکلم کا علامت اسکی م جیسے پروردم پالا میں نے متکلم کہتے ہیں بات کرنیوالے کو چھٹا صیغہ متکلم مع الغیر وہ بات کرنیوالا ہے. کہ اس کے ساتھ اور بھی کوئی شریک ہو. علامت اسکی یم بیائے مجہول جیسے پروردیم پالا ہمنے پوشیدہ نہ ہے. کہ یہ کلمے علامتوں کے جبکہ صیغے سے متصل ہوتے ہیں. الف ان کے اول سے دور کیا جاتا ہے. جیسے مذکور ہوا. اور اگر صیغہ کے آخر ہائے مختفی ہو تو وہ الف خاف نہیں کرتے جیسے پرورده پرورده اند پرورده پرورده اید پرورده ام پرورده ایم مخفی نہ ہے. کہ رسم خط فارسی کا یہ ہے. کہ جس کلمہ کے آخر ہائے مختفی ہو اور ی علامت واحد حاضر کی اس کے ساتھ لگادیں. تو لفظ ے لکھتے نہیں ایک ہمزہ ہائے مختفی پر لکھ ای پڑھتے ہیں. جیسے گذرہ اور ماضی تمنی کی گردان میں تین صیغے ہیں. واحد غائب کا جمع غائب کا واحد متکلم کا فعل مستقبل بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے. جب لفظ خواہد ماضی مطلق کے اوپر لاؤ گے فعل مستقبل بن جائیگا. اور ترجمہ بھی اس کا ماضی مطلق کے ترجمے سے بنتا ہے. جبکہ اس کے آخر سے الف کو یائے مجہول سے بدل سکے گا بکاف فارسی زیادہ کر دو ترجمہ مستقبل کا ہو جائے گا جیسے پرورد کا ترجمہ تھا پالا خواہد پرورد کا ترجمہ ہوا پالے گا. پوشیدہ نہ ہے. کہ مستقبل میں صیغہ ماضی مطلق کا مسلم رہتا ہے. اور کلمے علامتوں کے خواہد کی دال دور کر کے آخر کو لگاتے ہیں. جیسے خواہد پرورد خواہند پرورد خواہی پرورد. خواہید پرورد خواہم پرورد خواہیم پرورد. ترجمہ ان صیغوں کا گردانوں کی جدول سے معلوم ہوگا. اور مبتدی کے یاد کرنیکے واسطے یہ مقدمات نظم میں لکھے جاتے ہیں. وہ اگلے صفحہ پر ہیں.

نظم

فارسی اور ہندی اور تازی ہیں یار — جز ہے سب فعلوں کی مصدر آشکار
فارسی مصدر کا یہ جانو نشان — آخر اسکے تن ہے یا دن میری جان
مصدر ہندی کا سن لے یہ پتا — آخر اس کے ہے مقرر لفظ نا
فارسی مصدر سے پہلے تو بنا — ماضی مطلق میں دیتا ہوں بتا
آخر مصدر سے نون کو تو اٹھا — نون کے ماقبل کی حرکت مٹا
ماضی مطلق کا جب کر پایا ڈھب — پھر اسی سے تو بنا افعال سب
آخر اسکے س ت لالے حبیب — یا فقط ہے تا کہ ہو ماضی قریب
بود آخر کو بڑھا ماضی بعید — شکی ہو جاتی ہے باشد سے پدید
ماضی استمراری اب لے تو بنا — می کو اس پر یا ہمی اس پر تو لا
یائے مجہول اسکے آخر کو لگا — صیغۂ ماضی تمنی کو بنا
خواہد اس پر لا کے مستقبل بنا — اس کو ثابت رکھ تو خواہد کو پھرا
مصدر ہندی سے بھی افعال سب — بنتے ہیں اب سیکھ لے تو یہ ڈھب
ماضی مطلق کو اول تو بنا — آخر مصدر سے نا کو تو اٹھا
گر الف یا واؤ آخر ہو تو یا — ورنہ آخر کو الف اس کے لگا
ماضی مطلق سے باقی فعل سب — بنتے ہیں ہندی میں بھی اے لعل لب
ہے لگا آخر کو از بہر قریب — تھا لگا بہر بعید اے بانصیب
ماضی شکی پہ تو ہوگا بڑھا — ماضی استمراری اب تو یوں بنا
آخر مطلق بڑھا تھا سو گھٹا — لفظ تا تھا اس کے آخر کو لگا
صیغہ ماضی تمنی یوں بنا — تھا کو استمراری میں سے تو مٹا

پھر مستقبل الف سے لے بنا
لیک مجہول اس کے آخر گا لگا

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی مطلق معروف	پرورد	پروردند	پروردی	پروردید	پروردم	پروردیم
ترجمہ	پالا اسنے	پالا انہوں نے	پالا تونے	پالا تم نے	پالا میں نے	پالا ہم نے
نفی فعل ماضی مطلق معروف	نپرورد	نپروردند	نپروردی	نپروردید	نپروردم	نپروردیم
ترجمہ	نہ پالا اسنے	نہ پالا انہوں نے	نہ پالا تونے	نہ پالا تم نے	نہ پالا میں نے	نہ پالا ہم نے
اثبات فعل ماضی مطلق مجہول	پرورده شد	پرورده شدند	پرورده شدی	پرورده شدید	پرورده شدم	پرورده شدیم
ترجمہ	پالا گیا وہ	پالے گئے وہ	پالا گیا تو	پالے گئے تم	پالا گیا میں	پالے گئے ہم
نفی فعل ماضی مطلق مجہول	نپرورده شد	نپرورده شدند	نپرورده شدی	نپرورده شدید	نپرورده شدم	نپرورده شدیم
ترجمہ	نہ پالا گیا وہ	نہ پلے گئے وہ	نہ پالا گیا تو	نہ پالے گئے تم	نہ پالا گیا میں	نہ پالے گئے ہم
اثبات فعل ماضی قریب معروف	پرورده است پرورده	پرورده ستند پرورده اند	پروردستی پرورده	پروردستید پرورده اید	پروردستم پرورده ام	پروردستیم پرورده ایم
ترجمہ	پالا ہے اس نے	پالا ہے انہوں نے	پالا ہے تونے	پالا ہے تم نے	پالا ہے میں نے	پالا ہے ہم نے
نفی فعل ماضی قریب معروف	نپرورده است نپرورده	نپروردستند نپرورده اند	نپروردستی نپرورده	نپروردستید نپرورده اید	نپروردستم نپرورده ام	نپرورده ستیم نپرورده ایم
ترجمہ	نہ پالا ہے اسنے	نہ پالا ہے انہوں نے	نہ پالا ہے تونے	نہ پالا ہے تم نے	نہ پالا ہے میں نے	نہ پالا ہے ہم نے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی قریب مجہول	پرورده شدست پرورده شده	پرورده شدستند پرورده شده اند	پرورده شدستی پرورده شده	پرورده شدستید پرورده شده اید	پرورده شدستم پرورده شده ام	پرورده شدستیم پرورده شده ایم
ترجمہ	پالا گیا ہے وہ	پالے گئے ہیں وہ	پالا گیا ہے تو	پالے گئے ہو تم	پالا گیا ہوں میں	پالے گئے ہیں ہم
نفی فعل ماضی قریب مجہول	نپرورده شدست نپرورده شده	نپرورده شدستند نپرورده شده اند	نپرورده شدستی نپرورده شده	نپرورده شدستید نپرورده شده اید	نپرورده شدستم نپرورده شده ام	نپرورده شدستیم نپرورده شده ایم
ترجمہ	نہ پالا گیا ہے وہ	نہ پالے گئے ہیں وہ	نہ پالا گیا ہے تو	نہ پالے گئے ہو تم	نہ پالا گیا ہوں میں	نہ پالے گئے ہیں ہم
اثبات فعل ماضی بعید معروف	پرورده بود	پرورده بودند	پرورده بودی	پرورده بودید	پرورده بودم	پرورده بودیم
ترجمہ	پالا تھا اس نے	پالا تھا انہوں نے	پالا تھا تو نے	پالا تھا تم نے	پالا تھا میں نے	پالا تھا ہم نے
نفی فعل ماضی بعید معروف	نپرورده بود	نپرورده بودند	نپرورده بودی	نپرورده بودید	نپرورده بودم	نپرورده بودیم
ترجمہ	نہ پالا تھا اس نے	نہ پالا تھا انہوں نے	نہ پالا تھا تو نے	نہ پالا تھا تم نے	نہ پالا تھا میں نے	نہ پالا تھا ہم نے
اثبات فعل ماضی بعید مجہول	پرورده شده بود	پرورده شده بودند	پرورده شده بودی	پرورده شده بودید	پرورده شده بودم	پرورده شده بودیم
ترجمہ	پالا گیا تھا وہ	پالے گئے تھے وہ	پالا گیا تھا تو	پالے گئے تھے تم	پالا گیا تھا میں	پالے گئے تھے ہم
نفی فعل ماضی بعید مجہول	نپرورده شده بود	نپرورده شده بودند	نپرورده شده بودی	نپرورده شده بودید	نپرورده شده بودم	نپرورده شده بودیم
ترجمہ	نہ پالا گیا تھا وہ	نہ پالے گئے تھے وہ	نہ پالا گیا تھا تو	نہ پالے گئے تھے تم	نہ پالا گیا تھا میں	نہ پالے گئے تھے ہم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل ماضی استمراری معروف	می پرورد همی پرورد	می پروردند همی پروردند	می پروردی همی پروردی	می پروردید همی پروردید	می پروردم همی پروردم	می پروردیم همی پروردیم
ترجمہ	پالتا تھا وہ	پالتے تھے وہ	پالتا تھا تو	پالتے تھے تم	پالتا تھا میں	پالتے تھے ہم
نفی فعل ماضی استمراری معروف	نمی پرورد	نمی پروردند	نمی پروردی	نمی پروردید	نمی پروردم	نمی پروردیم
ترجمہ	نہ پالتا تھا وہ	نہ پالتے تھے وہ	نہ پالتا تھا تو	نہ پالتے تھے تم	نہ پالتا تھا میں	نہ پالتے تھے ہم
اثبات فعل ماضی استمراری مجہول	پرورده می شد می پرورده شد	پرورده می شدند می پرورده شدند	پرورده می شدی می پرورده شدی	پرورده می شدید می پرورده شدید	پرورده می شدم می پرورده شدم	پرورده می شدیم می پرورده شدیم
ترجمہ	پالا جاتا تھا وہ	پالے جاتے تھے وہ	پالا جاتا تھا تو	پالے جاتے تھے تم	پالا جاتا تھا میں	پالے جاتے تھے ہم
نفی فعل ماضی استمراری مجہول	پرورده نمی شد نمی پرورده شد	پرورده نمی شدند نمی پرورده شدند	پرورده نمی شدی نمی پرورده شدی	پرورده نمی شدید نمی پرورده شدید	پرورده نمی شدم نمی پرورده شدم	پرورده نمی شدیم نمی پرورده شدیم
ترجمہ	نہ پالا جاتا تھا وہ	نہ پالے جاتے تھے وہ	نہ پالا جاتا تھا تو	نہ پالے جاتے تھے تم	نہ پالا جاتا تھا میں	نہ پالے جاتے تھے ہم
اثبات فعل ماضی شکی معروف	پرورده باشد	پرورده باشند	پروردی باشی	پرورده باشید	پرورده باشم	پرورده باشیم
ترجمہ	پالا ہوگا اس نے	پالا ہوگا انہوں نے	پالا ہوگا تو نے	پالا ہوگا تم نے	پالا ہوگا میں نے	پالا ہوگا ہم نے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نفی فعل ماضی شکی معروف	نپرورده باشد	نپرورده باشند	نپرورده باشی	نپرورده باشید	نپرورده باشم	نپرورده باشیم
ترجمہ	نہ پالا ہوگا اس نے	نہ پالا ہوگا انہوں نے	نہ پالا ہوگا تو نے	نہ پالا ہوگا تم نے	نہ پالا ہوگا میں نے	نہ پالا ہوگا ہم نے
اثبات فعل ماضی شکی مجہول	پرورده شده باشد	پرورده شده باشند	پرورده شده باشی	پرورده شده باشید	پرورده شده باشم	پرورده شده باشیم
ترجمہ	پالا گیا ہوگا وہ	پالے گئے ہونگے وہ	پالا گیا ہوگا تو	پالے گئے ہوگے تم	پالا گیا ہوں گا میں	پالے گئے ہونگے ہم
نفی فعل ماضی شکی مجہول	نپرورده شده باشد	نپرورده شده باشند	نپرورده شده باشی	نپرورده شده باشید	نپرورده شده باشم	نپرورده شده باشیم
ترجمہ	نہ پالا گیا ہوگا وہ	نہ پالے گئے ہونگے وہ	نہ پالا گیا ہوگا تو	نہ پالے گئے ہوگے تم	نہ پالا گیا ہونگا میں	نہ پالے گئے ہونگے ہم
اثبات فعل ماضی تمنی مجہول	پروردی	پروردندی			پروردمی	
ترجمہ	پالتا وہ	پالتے وہ			پالتا میں	
نفی فعل ماضی تمنی مجہول	نپروردی	نپروردندی			نپروردمی	
ترجمہ	نہ پالتا وہ	نہ پالتے وہ			نہ پالتا میں	
اثبات فعل ماضی تمنی مجہول	پرورده شدی	پرورده شدندی			پرورده شدمی	
ترجمہ	پالا جاتا وہ	پالے جاتے وہ			پالا جاتا میں	

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نفی فعل ماضی تمنی مجہول	پرورده شدی پرورده نشدی	پرورده شدندی پرورده نشدندی			پرورده شدمی	
ترجمہ	نہ پالا جاتا وہ	نہ پائے جاتے وہ			نہ پالا جاتا میں	
اثبات فعل مستقبل معروف	خواہد پرورد	خواہند پرورد	خواہی پرورد	خواہید پرورد	خواہم پرورد	خواہیم پرورد
ترجمہ	پائے گا وہ	پالیں گے وہ	پائے گا تو	پالوگے تم	پالوں گا میں	پالیں گے ہم
نفی فعل مستقبل معروف	نخواہد پرورد	نخواہند پرورد	نخواہی پرورد	نخواہید پرورد	نخواہم پرورد	نخواہیم پرورد
ترجمہ	نہ پائے گا وہ	نہ پالیں گے وہ	نہ پائے گا تو	نہ پالوگے تم	نہ پالوں گا میں	نہ پالیں گے ہم
اثبات فعل مستقبل مجہول	پرورده خواہد شد	پرورده خواہند شد	پرورده خواہی شد	پرورده خواہید شد	پرورده خواہم شد	پرورده خواہیم شد
ترجمہ	پالا جاوے گا وہ	پالے جاویں گے وہ	پالا جاوے گا تو	پالے جاؤگے تم	پالا جاؤں گا میں	پالے جاوینگے ہم
نفی فعل مستقبل مجہول	پرورده نخواہد شد	پرورده نخواہند شد	پرورده نخواہی شد	پرورده نخواہید شد	پرورده نخواہم شد	پرورده نخواہیم شد
ترجمہ	نہ پالا جاوے گا وہ	نہ پالے جاوینگے وہ	نہ پالا جاوے گا تو	نہ پالے جاؤگے تم	نہ پالا جاؤں گا میں	نہ پالے جاویں گے ہم

مضارع بنتا ہے ماضی مطلق سے اثبات سے اثبات بنتا ہے اور نفی سے نفی اور معروف سے معروف اور مجہول سے مجہول اسی طرح سے کہ ماضی مطلق کے آخر کا حرف دور کرکے جونسا صیغہ مضارع کا بنانا ہو، اس صیغہ کی علامت آخر کو لگادیں - اور جس علامت کے سرے پر یائے تحتانی ہو اس کے ماقبل کو کسرہ دیں، اور جس علامت کے سرے پر یائے تحتانی نہ ہو اس کا ماقبل

مفتوح کریں۔ سکھے علامت کے اور مقام فتحے کا اور کسرے کا اس جدول سے دریافت کرو جدول یہ ہے۔

	علامت واحد غائب	علامت جمع غائب	علامت واحد حاضر	علامت جمع حاضر	علامت واحد متکلم	علامت متکلم مع الغیر
حروف علامت	د	ند	ی	ید	م	یم
کہ آخر مضارع آرند	دال مہملہ ساکن	نون ساکن و دال موقوف	یای تحتانی معروف	یای مجہول و دال مہملہ موقوف	میم ساکن	یای مجہول میم موقوف
حرکت ماقبل حرف علامت	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ	کسرہ
مثال ہر ایک	پرورد	پرورند	پروری	پرورید	پرورم	پروریم

جب مضارع بناتے ہیں، تب ماضی مطلق کے آخر کے ماقبل کا حرف ان گیارہ حرفوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ کہ جمع ہیں۔ وہ حرف حرف اس ترکیب میں شترخم اہنجش ی اور وہ حرف مضارع میں ایک اور حرف سے بھی بدل ہوتا ہے۔ اور کبھی دو حرفوں سے بدل ہوتا ہے۔ اور کبھی اس کے بعد ایک اور حرف زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے چید سے چنید۔ اور کبھی اس حرف کو مسلم رکھتے ہیں۔ اس بدل کرنے کا اور ایک حرف زائد کرنے کا اور مسلم رکھنے کا قاعدہ کلیہ نہیں۔ اسی سبب سے مضارع بنانا مبتدی کو دشوار ہے۔ واسطے آسانی کے ہر ایک مصدر کے ساتھ مضارع اس کا بھی لکھا گیا ہے۔ اور ان حرفوں کے بدل ہونے کی مثالیں اس جدول سے دریافت کرو۔ جدول صفحہ نمبر ۲۹ میں ہے۔

حرف ماقبل آخر ماضی	بجای حرف آخر ماضی در مضارع	صیغہ ماضی	صیغہ مضارع	حرف ماقبل آخر ماضی	بجای حرف ماقبل آخر در مضارع	صیغہ ماضی	صیغہ مضارع
خ	ز معجمہ	افروخت سوخت	افروزد سوزد	ا	ہ	داد	دہد
	سین مہملہ	شناخت	شناسد	ر مہملہ	ن	کرد	کند
ش	شین معجمہ	فروخت	فروشد	م	ے	آمد	آید
	ر مہملہ	کاشت گماشت	کارد گمارد	س	ہ	رست	رہد
ف	سین مہملہ	نوشت	نویسد		یای تحتانی	آراست	آراید
	ل	ہشت	ہلد		نون و دال مہملہ	بست پیوست	بندد پیوندد
	ب موحدہ	کوفت	کوبد		ز معجمہ	برخاست	برخیزد
	واؤ	رفت	رود		ل	گسست	گسلد
و		گفت	گوید	ز معجمہ	ز معجمہ	زد	زند
		فرمود	فرماید	ن	ن	راند	راند
		کشود	کشاید	ی	ی مخذوف	رید کشید	ریدکشد

جو ماضی دو حرفی ہو اسکے مضارع میں ایک حرف زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے زد کا مضارع زند ہے
اور شد کا مضارع شود یا شد اصل میں شود بواؤ معروف تھا مضارع اصل سے بنا یا شود ہوا اسی قیاس پر

پروردہ شد. ماضی مجہول تھا مضارع مجہول ہوا. پروردہ شود اور مضارع کا ترجمہ بھی ماضی کے ترجمے سے حاصل ہوتا ہے. جبکہ ماضی کے ترجمے کے آخر سے دور کرکے یائے مجہول لگادیں ترجمہ مضارع کا ہوجاویگا جیسے پرورد ماضی کا ترجمہ پالا. پرورد مضارع کا ترجمہ پالے پرورد شد. ماضی مجہول کا ترجمہ پالا گیا. پرورده شود مضارع کا ترجمہ پالا جاوے. پوشیدہ نہ ہے. کہ فارسی میں دال ساکن آخر میں اور ماقبل اس کا مفتوح اور ہندی میں یائے مجہول آخر میں علامت مضارع کی ہے. جس طرح سے یائے موحدہ زایدہ ماضی پر آتی ہے. اسی طرح اور اسی حرکتوں سے مضارع پر بھی آتی ہے جیسے بپرورد بخپید. بگوید **فعل حال** بنایا چاہو تو فعل مضارع کے اوپر یائے زیادہ کرو. اور مجہول میں لفظ میشود کے اوپر لاؤ. جیسے می پرورد فعل حال معروف ہے. اور پرورده میشود فعل حال مجہول ہے. اور ترجمہ فعل حال کا مضارع کے ترجمے سے بنتا ہے. کہ آخر سے یائے مجہول دور کرکے لفظ تاہے زیادہ کریں. اور فارسی میں لفظ می یا ہمی مضارع کے اوپر اور ہندی میں تاہے. آخر میں علامت حال کی ہے. امر حاضر مضارع حاضر سے اور ترجمہ امر حاضر کا مضارع حاضر کے ترجمے سے بنتا ہے. جبکہ مضارع حاضر سے اور اس کے ترجمے سے آخر کا حرف اور اس کے ماقبل کی حرکت دور کردگے. امر حاضر اور ترجمہ امر حاضر کا بنجائیگا جیسے پروردی اور بپروردی سے پرور اور بپرور اور ترجمہ اس کا پالے تو اسے پال تو معروف اسی طرح زنی اور بزنی اور گوئی اور بگوئی سے گو بگو اور کبھی لفظ اور برا اور بی بھی حاضر کے اوپر لاتے ہیں کہتے ہیں. درساز برافگن میفگن لیکن اس در اور برا در بی کو معنی میں کچھ دخل نہیں. افگن اور برافگن کے معنے ایک ہیں. امر حاضر مجہول پرورده شو کہ بنتا ہے. پرورده شوی مضارع مجہول سے ترجمہ اس کا ہے پالا جا تو نہی حاضر بنانا چاہو تو امر حاضر کے اوپر میم مفتوح نہی کا لگادو. اور نہی حاضر مجہول میں لفظ شو کے اوپر جیسے مپرورد اور پرورده مشو کہ اصل میں پرورد اور پرورده شو تھا. اور ان کے ترجمے کے واسطے امر کے ترجمے کے اوپر نون مفتوح لگا دینا چاہیئے. کہ پال سے نہ پال اور پالا جانے سے نہ پالا جا ہو. امر غائب بعینہ اثبات فعل مضارع ہے اور نہی غائب بعینہ نفی فعل مضارع ہے. کیا معروف کیا مجہول بعضے غائب اور نہی غائب کے اوپر ایک لفظ ان لفظوں سے لاتے ہیں. وہ لفظ یہ ہیں. گو کہ باید. اگر کہ مناسب ہے. مانند انکے

جدول گردانہائے فعل مضارع و فعل حال و امر و نہی						
نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل مضارع معروف	پرورد بپرورد	پرورند بپرورند	پروری بپروری	پرورید بپرورید	پرورم بپرورم	پروریم بپروریم
ترجمہ	پالے وہ	پالیں وہ	پالے تو	پالو تم	پالوں میں	پالیں ہم
نفی فعل مضارع معروف	نپرورد	نپرورند	نپروری	نپرورید	نپرورم	نپروریم
ترجمہ	نہ پالے وہ	نہ پالیں وہ	نہ پالے تو	نہ پالو تم	نہ پالوں میں	نہ پالیں ہم
اثبات فعل مضارع مجہول	پرورده شود	پرورده شوند	پرورده شوی	پرورده شوید	پرورده شوم	پرورده شویم
ترجمہ	پالا جاوے وہ	پالے جاویں وہ	پالا جاوے تو	پلے جاؤ تم	پالا جاؤں میں	پلے جائیں ہم
نفی فعل مضارع مجہول	نپرورده شود پرورده نشود	نپرورده شوند	نپرورده شوی	نپرورده شوید	نپرورده شوم	نپرورده شویم
ترجمہ	نہ پالا جاوے وہ	نہ پلے جاویں وہ	نہ پالا جاوے تو	نہ پلے جاؤ تم	نہ پالا جاؤں میں	نہ پلے جاویں ہم

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل حال معروف	می پرورد همی پرورد	می پرورند همی پرورند	می پروری همی پروری	می پرورید همی پرورید	می پرورم همی پرورم	می پروریم همی پروریم
ترجمہ	پالتا ہے وہ	پالتے ہیں وہ	پالتا ہے تو	پالتے ہو تم	پالتا ہوں میں	پالتے ہیں ہم
نفی فعل حال معروف	نمی پرورد	نمی پرورند	نمی پروری	نمی پرورید	نمی پرورم	نمی پروریم
ترجمہ	نہیں پالتا ہے وہ	نہیں پالتے ہیں وہ	نہیں پالتا ہے تو	نہیں پالتے ہو تم	نہیں پالتا ہوں میں	نہیں پالتے ہیں ہم
اثبات فعل حال مجہول	پرورده می شود	پرورده می شوند	پرورده می شوی	پرورده می شوید	پرورده می شوم	پرورده می شویم
ترجمہ	پالا جاتا ہے وہ	پالے جاتے ہیں وہ	پالا جاتا ہے تو	پالے جاتے ہو تم	پالا جاتا ہوں میں	پالے جاتے ہیں ہم
نفی فعل حال مجہول	پرورده نمی شود	پرورده نمی شوند	پرورده نمی شوی	پرورده نمی شوید	پرورده نمی شوم	پرورده نمی شویم
ترجمہ	نہیں پالا جاتا ہے وہ	نہیں پالے جاتے ہیں وہ	نہیں پالا جاتا ہے تو	نہیں پالے جاتے ہو تم	نہیں پالا جاتا ہوں میں	نہیں پالے جاتے ہیں ہم

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر معروف	پرور بپرور	پرورید بپرورید		
ترجمہ	پال تو	پالو تم		
فعل امر حاضر مجہول	پرورده شو	پرورده شوید		
ترجمہ	پالا جا تو	پالے جاؤ تم		
فعل امر غائب معروف	باید کہ بپرورد	باید کہ بپرورند	باید کہ بپرورم	باید کہ بپروریم
ترجمہ	چاہیئے کہ پالے وہ	چاہیئے کہ پالیں وہ	چاہیئے کہ پالوں میں	چاہیئے کہ پالیں ہم
فعل امر غائب مجہول	باید کہ پرورده شود	باید کہ پرورده شوند	باید کہ پرورده شوم	باید کہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیئے کہ پالا جاوے وہ	چاہیئے کہ پالے جاویں وہ	چاہیئے کہ پالا جاؤں میں	چاہیئے کہ پالے جاویں ہم
فعل نہی حاضر معروف	مپرور	مپرورید		
ترجمہ	نہ پال تو	نہ پالو تم		
فعل نہی حاضر مجہول	پرورده مشو	پرورده مشوید		
ترجمہ	نہ پالا جا تو	نہ پالے جاؤ تم		
فعل نہی غائب معروف	باید کہ نہ پرورد	باید کہ نپرورند	باید کہ نپرورم	باید کہ نپروریم
ترجمہ	چاہیئے کہ نہ پالے وہ	چاہیئے کہ نہ پالیں وہ	چاہیئے کہ نہ پالوں میں	چاہیئے کہ نہ پالیں ہم
فعل نہی غائب مجہول	باید کہ نہ پرورده شود	باید کہ نہ پرورده شوند	باید کہ نہ پرورده شوم	باید کہ نہ پرورده شویم
ترجمہ	چاہیئے کہ نہ پالا جاوے وہ	چاہیئے کہ نہ پالے جاویں وہ	چاہیئے کہ نہ پالا جاؤں میں	چاہیئے کہ نہ پالے جاویں ہم

امر استمراری ماضی شکی سے بنتا ہے جس طرح کہ وہ امر مضارع سے بنا ہے۔ امر کو بھی اسی طرح ماضی شکی سے بناؤ۔ ماضی شکی حاضر کا صیغہ تھا پرورده باشی امر حاضر استمراری ہوا پرورده باش اسکے ترجمے کیواسطے امر کے ترجمے کے آخر لفظ تا رہ لگاؤ جیسے امر تھا پرور اور اس کا ترجمہ پال تو امر استمراری کا ترجمہ ہوا پالتا رہ تو نہی استمراری کے بنانے کیواسطے امر استمراری کے باش کے اوپر میم نہی کا مفتوح لگا دو جیسے پرورده مباش اسکا ترجمہ نہ پالتا رہ تو پوشیدہ نہ رہے۔ کبھی امر استمراری کے اوپر لفظ می بھی آتا ہے جیسے می پرورده باش۔

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل امر حاضر معروف استمراری	پروردہ باش مے پروردہ باش	پروردہ باشید مے پروردہ باشید		
ترجمہ	پالتا رہ تو	پالتے رہو تم		
فعل امر حاضر مجہول استمراری	پروردہ شدہ باش	پروردہ شدہ باشید		
ترجمہ	پالا جاتا رہ تو	پالے جاتے رہو تم		
فعل امر غائب معروف استمراری	باید کہ پروردہ باشد	باید کہ پروردہ باشند	باید کہ پروردہ باشم	باید کہ پروردہ باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ پالتا رہے تو	چاہیے کہ پالتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالتا رہوں میں	چاہیے کہ پالتے رہیں ہم
فعل امر غائب معروف استمراری	باید کہ پروردہ شدہ باشد	باید کہ پروردہ شدہ باشند	باید کہ پروردہ شدہ باشم	باید کہ پروردہ شدہ باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جاتا رہے وہ	چاہیے کہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالا جاتا رہوں میں	چاہیے کہ پالے جاتے رہیں ہم
نہی امر معروف استمراری	پروردہ مباش	پروردہ مباشید		
ترجمہ	نہ پالتا رہے تو	نہ پالتے رہو تم		
نہی حاضر مجہول استمراری	پروردہ شدہ مباش	پروردہ شدہ مباشید		
ترجمہ	نہ پالا جاتا رہے تو	نہ پالے جاتے رہو تم		
نہی غائب معروف استمراری	باید کہ نپروردہ باشد	باید کہ نپروردہ باشند	باید کہ نپروردہ باشم	باید کہ نپروردہ باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالتا رہے وہ	چاہیے کہ نہ پالتے رہیں وہ	چاہیے کہ نہ پالتا رہوں میں	چاہیے کہ نہ پالتے رہیں ہم
نہی غائب مجہول استمراری	باید کہ نپروردہ شدہ باشد	باید کہ نپروردہ شدہ باشند	باید کہ نپروردہ شدہ باشم	باید کہ نپروردہ شدہ باشیم
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالا جاتا رہے وہ	چاہیے کہ نہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالا جاتا رہوں میں	چاہیے کہ نہ پالے جاتے رہیں ہم

اسم فاعل بنایا چاہو تو امر حاضر معروف کے آخر بقول بعضے فتحہ اور بقول بعضے کسرہ دیکے لفظ نده بنون ساکن زیادہ کرو۔ جیسے امر حاضر معروف تھا، پرور اسم فاعل ہوا، پرورنده اور اسکے ترجمے کیواسطے مصدر کے ترجمے کے آخر کا الف یائے مجہول سے بدل کرکے لفظ والا اسکے بعد لاؤ۔ جیسے پروردن مصدر کا ترجمہ ہے پالنا اور اسم فاعل کا ترجمہ ہوا پالنے والا۔ اور اگر اسم فاعل کی جمع بنایا چاہو۔ تو آخر کی ہائے مختفی کو کاف فارسی سے بدل کرکے الف اور نون جمع کا بعد اسکے زیادہ کرو۔ اور اسکے ترجمے کے واسطے واحد کے ترجمے کے آخر کا الف یائے مجہول سے بدل کرو۔ جیسے پرورنده پالنے والا، پرورندگان پالنے والے۔ اسم مفعول بنایا چاہو تو ماضی مطلق معروف کے آخر یا ماضی مطلق مجہول کے آخر ہائے مختفی زیادہ کرو۔ دونو طرح سے اسم مفعول کا صیغہ بن جائیگا اگر ماضی مطلق معروف سے بنایا ہے تو اسکے ترجمے کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر لفظ ہوا لگادو۔ اگر ماضی مطلق مجہول سے بنایا ہے۔ تو اس کا ترجمہ بعینہٖ ماضی مطلق مجہول کا ترجمہ ہے۔ لیکن ماضی کے معنے میں زمانہ کا لحاظ ہے۔ اسم مفعول کے معنے میں زمانہ کا لحاظ نہیں۔ اگر اسم مفعول کی جمع بنایا چاہو تو آخر کے ہائے مختفی کا کاف فارسی سے بدل کرکے الف اور نون جمع کا آخر کا زیادہ کرو۔ اور جمع کے ترجمے کے واسطے واحد کے ترجمے کے دونوں کلموں کے آخر جو الف ہو۔ اسکو یائے مجہول سے بدل ڈالو جیسے پرورده پالا ہوا، پروردگان پالے ہوئے پرورده شده پالا گیا پرورده شدگان پالے گئے پوشیدہ نرہے۔ کہ عربی میں فعل لازم کا اسم مفعول نہیں آتا مگر فارسی میں لازم کا اسم مفعول ماضی مطلق معروف سے بنایا ہوا آتا ہے جیسے رفته گیا ہوا رفتگان گئے ہوئے۔ اسم تفضیل صیغہ اسم فاعل کا ہے۔ کہ آخر اسکے لفظ تر ہے اور ترجمہ اس کا بھی ترجمہ اسم فاعل کا ہے کہ اسکے اوپر لفظ زیادہ زیادہ ہے۔ جیسے پرورنده تر زیادہ پالنے والا اور اسکی جمع کیواسطے آخر کو الف اور نون زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے پرورنده تراں زیادہ پالنے والے۔ اسم ظرف صیغہ مصدر کا ہے کہ آخر اسکے گاہ بکاف فارسی زیادہ ہے۔ اور گاہ کا ترجمہ وقت اور جگہ ہے جیسے پروردن گاہ پالنے کی جگہ اور پالنے کا وقت اسم حال صیغہ امر کا ہے۔ کہ اسکے آخر الف اور نون ہے اور اسکا ترجمہ بھی امر کا ترجمہ ہے کہ آخر اسکے تا ہوا ہے جیسے پروران پالتا ہوا۔

فعل در شناختن فعل لازم و متعدی کردن لازم و متعدی المتعدی کردن متعدی

یاد رکھو کہ نوردن اور بردن اور بودن یہ تینوں مصدر اور تینوں کے افعال متعدی ہیں اور سوا ان تینوں کے جس کے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے آوے اس مصدر کو اور اسکے افعال کو متعدی جانو جیسے زد زید مارا زید نے پرورد عمرو پالا عمرو نے پس زدن اور پروردن اسکے افعال متعدی ہیں۔ کہ انکے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے آیا ہے اور جسکے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے نہ آوے اس مصدر کو اور اسکے افعال کو لازم سمجھو جیسے رفت زید گیا زید

خفت عمرو سو یا عمرو بس رفتن اور خفتن لازم ہیں کہ ان کے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے نہیں آیا۔ فائدہ فعل متعدی فاعل اور مفعول دونوں چاہتے ہیں کسواسطے کہ جبتک فعل متعدی کے فاعل اور مفعول نہ ہو تو بات پوری نہیں ہوتی جیسے زد زید عمرو مارا زید نے عمرو کو زد فعل متعدی زید اس کا فاعل ہے اور عمرو مفعول ہے فعل متعدی کے فاعل اور مفعول جو مذکور ہوئے تو بات پوری ہوئی۔ اور فعل لازم فقط فاعل کو چاہتا ہے مفعول کو نہیں چاہتا ہے کسواسطے کہ فعل لازم کے ساتھ جو فاعل اس کا مذکور کرتی ہیں۔ تو بات پوری ہو جاتی ہے۔ جیسے رفت زید گیا زید رفت فعل لازم زید اس کا فاعل فعل لازم جو فاعل کیساتھ ملا۔ تو بات پوری ہوئی۔ اگر مصدر لازم کو متعدی بنایا چاہو تو مصدر لازم کے امر حاضر معروف کے آخر فتحہ دے کے الف اور نون غنہ یا الف اور نون اور یائے معروف زیادہ کر کے دن علامت مصدری لگا دو مصدر متعدی ہو جائیگا۔ اور اسکے سب فعل متعدی ہونگے جیسے ترسیدن لازم مصدر بمعنے ڈرنا اور اسکا امر حاضر معروف ترس اسکے آخر الف اور نون غنہ اور لفظ دن زیادہ کیا۔ ترساندن ہوا اور اگر الف اور نون کے بعد یائے معروف بھی لائے تو ترسانیدن ہوا پس ترسانیدن اور ترساندن دونوں مصدر متعدی ہیں اگر اس مصدر متعدی کو اسی طرح سے پھر متعدی کرو ترسانیدن متعدی المتعدی ہوگا۔ اور متعدی مصدر کا ترجمہ اسکے لازم مصدر کے امر کی ترجمہ سے بنتا ہے اس طرح سے کہ آخر اسکے الف اور لفظ نا کو علامت مصدری ہے زیادہ کرو جیسے ترس کا ترجمہ ڈر ہوتا۔ ترساندن ترسانیدن کا ترجمہ ڈرانا اور متعدی المتعدی کیواسطے الف کے ماقبل واؤ مفتوح لگا دو۔ جیسے ترسانیدن کا ترجمہ ڈروانا ہوا اگر لازم امر کے آخر حرف علت کا ہو یعنی الف ہو یا واؤ ہو یا یائے تحتانی ہو اس کو لام سے یا واؤ مفتوح سے بدلنا چاہیئے جیسے سرائیدن کا ترجمہ گانا سرایانیدن کا ترجمہ گوانا۔ کاف فارسی کے بعد کا الف واؤ سے بدل ہوا شستن کا ترجمہ دھونا شویاندن اور شویانیدن کا ترجمہ دھلوانا اور راء سے بدل ہوا اور دوختن اور دوزیدن کا ترجمہ سینا اور دوزاندن اور دوزانیدن کا ترجمہ سلانا یہاں یائے تحتانی لام سے بدل ہوئی ہندی زبان والے موافق اپنے محاورے کے قیاس کریں۔

فصل در شناختن فاعل ہر فعل کہ در عبارت واقع شود

صیغہ واحد حاضر اور جمع حاضر کا اور واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کا فعل بافاعل ہے۔ کہ انکا فاعل انکے ساتھ ہی حاضر کے دونوں صیغوں کا فاعل مخاطب ہے جیسے کردی کیا تو نے کردید کیا تم نے لفظ تو اور تم فاعل ہے اور متکلم کے دونوں صیغوں کا فاعل بات کرنیوالا ہے جیسے کردم و کردیم کیا میں نے کیا ہم نے لفظ میں اور ہم فاعل ہیں۔ ان چاروں صیغوں کا تو فاعل معلوم ہوا اب غائب کے دونوں صیغوں کا فاعل معلوم کیا چاہیئے۔ ان دونوں صیغوں

ہیں جسکا فاعل مفعول کیا چاہو اس صیغے کے ترجمے کے ساتھ لفظ کون یا کس نے ان دونوں لفظوں میں سے جونسا لفظ محاورہ ہندی میں ٹھیک ہوتا ہو ملاؤ جونسا لفظ عبارت میں اسکا جواب ہوسکے اس لفظ کو فاعل اس فعل کا جانو جیسے رفت زید گیا زید جب ہم نے کہا کون گیا یہی کہوگے کہ زید پس زید فاعل ہے رفت کا اسی طرح سے زد زید مارا زید نے جب ہم نے کہا کس نے مارا یہی جواب دوگے کہ زید نے پس زید فاعل ہے زد کا از بسکہ فاعل کا ہونا ضرور ہے جہاں کہیں فاعل لفظ میں ظاہر نہ ہو ضمیر واحد غائب کی کہ ماضی کے صیغہ واحد غائب میں پوشیدہ ہے اور لفظ او ہے کہ جس کا ترجمہ وہ یا اسنے ہے۔ وہی ضمیر فاعل ہوگی صیغہ واحد غائب میں اور صیغہ جمع غائب میں ضمیر جمع غائب کی لفظ اند ہے کہ ترجمہ اس کا وہ یا انہوں نے ہے۔ اس ضمیر کو صیغہ جمع غائب کا فاعل کہینگے جیسے رفت گیا وہ لفظ وہ فاعل ہے رفت کا اور جیسے رفتند گئے وہ لفظ وہ فاعل ہے۔ رفتند کا واحد غائب کا فاعل کا حذف کرنا بالکل درست نہیں مگر جمع غائب کا فاعل حذف کرنا درست ہے جیسے آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بیقیاس بود یعنی خبر لائے ہیں خبر لانیوالے کہ سپاہ دشمن کی بیقیاس تھی آوردہ اند کہ کا فاعل لانیوالے ہیں عبارت سے محذوف اور جیسے اختیار بدست من نداده اند یعنی اختیار میرے ہاتھ میں نہیں دیا ہے۔ قضا و قدر نے نداده اند کا فاعل قضا و قدر ہے محذوف پوشیدہ رہے ضمیر جس کی طرف پھرتی ہے۔ اس کو مرجع اس ضمیر کا کہتے ہیں جیسے آمد زید و نشست یعنی آیا زید اور بیٹھا نشست میں ضمیر ہو کہ پھرتی ہے زید کی طرف زید مرجع ہے۔ اس ضمیر کا اور سنو جس طرح فعل معروف کا فاعل پہچاننا معلوم کیا تم نے اسی طرح سے فعل مجہول کا مفعول مالم یسم فاعلہ کون کے لفظ کیساتھ معلوم کرو جیسے کشتہ شد زید مارا گیا زید جب کہوگے کون مارا گیا۔ تو جواب یہی ہوگا کہ زید پس زید مفعول مالم یسم فاعلہ ہے کشتہ شد فعل مجہول کا یاد رکھو کہ فاعل اسم ہوتا ہے فعل اور حرف نہیں ہوتا بلکہ جو اسم کہ اسکے اوپر حرف لگا ہو وہ اسم بھی فاعل نہیں ہوتا اور کبھی فاعل مرکب بھی ہوتا ہے جیسے رفت پدر زید فاعل رفت کا پدر زید ہے مرکب اس طرح سے ہے۔ رفت غلام پدر زید۔

فصل در شناختن مفعول ہر فعل متعدی کہ در عبارت واقع شود

اگر چاہو کہ فعل متعدی کا مفعول عبارت میں معلوم کرو تو اس فعل کو ہندی ترجمے کیساتھ لفظ کیا یا کسی کو ان دونوں لفظوں میں سے جونسا لفظ موافق محاورہ ہندی کے درست ہوتا ہو اس لفظ کو ملاؤ جونسا کلمہ اسکا جواب ہوسکے وہی کلمہ مفعول اس فعل کا ہے جیسے خورد زید طعام کھایا زید نے طعام جب کہوگے کیا کھایا زید نے تو جواب اس کا ہوگا طعام پس طعام مفعول ہے خورد کا اور زید فاعل ہے۔ اور جیسے زد زید بکر را - مارا زید نے

بکر کو جب کہو گے کسکو مارا زید نے تو جواب یہی ہوگا بکر کو پس بکر مفعول ہے۔ زد کا اور لفظ را نشان مفعول کا ہے اور زید
فاعل زد کا اس مفعول کو عربی میں مفعول بہ کہتے ہیں۔ کہ فعل اس پر واقع ہوتا ہے جیسے اس مثال میں بکر پر
واقع ہوئی اور لفظ را نشان مفعول کا کبھی لاتے ہیں کبھی نہیں لاتے اگر مفعول بہ انسان ہو تو اکثر لاتے
ہیں۔ مثال اس کی آگے گذری۔ اور بعضے فعلوں کے دو مفعول ہوتے ہیں پہلے مفعول کو مفعول اول کہتے ہیں
دوسرے مفعول کو مفعول ثانی اور ثانی کے معنے دوسرا۔ ان فعلوں کے مصدر یہ ہیں۔ دانستن یافتن انگاشتن
نگریستن داشتن بخشیدن گردانیدن اور مرادف انکے اور کبھی کردن اور ساختن بھی گردانیدن کے معنے میں
آتے ہیں۔ اس وقت ان کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں جیسے دانستم زید را دانا دانستم فعل با فاعل زید مفعول اول دانا
مفعول ثانی اسی طرح سے انگاشتم زید را دانا اور گردانیدم زید را دانا اور ساختم زید را دانا اور کردم زید را دانا اور
کبھی مفعول ثانی ان کا بھی نہیں ہوتا جیسے او را بخشیدم بخشیدم فعل با فاعل او مفعول را نشان مفعول کا یعنی اسکو دیدیئے
گفتن کے مشتقات کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں پہلا مفعول مفعول بہ کہلاتا ہے اور دوسرے کو مقولہ کہتے ہیں اور مقولہ
اکثر جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات جیسے ع گفتمش در چشم بنشین ای رقیب۔ کہا میں نے اسکو آنکھوں میں بیٹھ کہا رقیب اسکو بیٹھ
گفتم فعل با فاعل ش ضمیر مفعول بہ در چشم بنشین جملہ ہے مقولہ گفتم کا اسی طرح سے گفت فعل رقیب اس کا فاعل
دوسرا بنشین مفعول بہ گفت کا بنشین مقولہ ہے دوسرے گفت کا اور کبھی اس کا مفعول بہ محذوف بھی ہوتا ہے جیسے
ع فلک گفت احسنت مہ گفت زہ۔ فلک فاعل ہے پہلے گفت کا اور مہ فاعل ہے دوسرے گفت کا احسنت مقولہ
ہے پہلے گفت کا زہ مقولہ ہے دوسرے گفت کا اور کبھی مقولہ اسم مفرد بھی ہوتا ہے جیسے ثنا گفتم ثنا اسم مفرد ہے مقولہ گفتم کا اور
کبھی مفعول بہ جملہ ہوتا ہے یعنے پوری بات جیسے میخواہم ترا ببینم میخواہم فعل با فاعل ترا ببینم پوری بات ہے مفعول میخواہم کا
پوشیدہ نہ رہے۔ کہ ترا ببینم مصدر کے معنے ہیں یعنی میخواہم دیدن تو مخفی نہ رہے۔ کہ سوا ان مفعولوں کے اور بھی
مفعول ہیں مفعول فیہ۔ اور مفعول لہ۔ اور مفعول مطلق بیشتر عرض کر چکا ہوں میں کہ فعل کرنا ایسا
کام کا ہے۔ وہ جس مکان میں یا جس وقت میں کیا جاوے اس مکان کو اور اس وقت کو مفعول فیہ
کہتے ہیں۔ اور اسکو ظرف کہتے ہیں۔ وقت کو ظرف زمان اور مکان کو ظرف مکان کہتے ہیں اور مفعول فیہ
کے اوپر در اور بر اور با سے موحدہ یعنی در اور بہ کے اکثر لاتے ہیں جیسے خفتم بر تخت در شب اور جیسے رفتم
بوقت شام ببازار۔ تخت اور بازار ظرف مکان ہیں۔ اور شب اور شام ظرف زمان ہیں کبھی در اور بر اور با سے
موحدہ نہیں بھی لاتے۔ جیسے شب کجا بودی یعنی در شب کجا بودی اور وہ کام جس بات کیواسطے

کیا جاوے۔ اس بات کو مفعول لہ کہتے ہیں جیسے زدم زید را برائے ادب مارا میں نے زید کو واسطے ادب کے لفظ ادب مفعول لہ ہے۔ اور جو اسم کہ اس پر با ہو اور مفعول بہ کے بعد واقع ہو اس اسم کو مفعول معہ کہتے ہیں جیسے زدم زید را بعمرو مارا میں نے زید کو ساتھ عمرو کے یعنی عمرو کو بھی مارا عمرو مفعول معہ ہوا اور مفعول یا شریک مفعول کے ہوتا ہے۔ مفعول مطلق بمعنے اس فعل کا ہے کہ جس فعل کا مفعول مطلق ہو اکثر مفعول مطلق فعل کی تاکید کے واسطے آتا ہے۔ اور اسکے آخر یائے معروف بھی زیادہ کرتے ہیں جیسے زدم زید را زدنی یعنی مارا میں نے زید کو جو مارنے کا حق ہے اور مفعول مطلق ایک نوع کے بیان کرنے میں بھی آتا ہے۔ سکے آخر یائے معروف نہیں لاتے جیسے نشستم نشستن امیر بیٹھا میں بیٹھک امیر کی یعنی امیر کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا میں اور مفعول مطلق واسطے شمار کے بھی آتا ہے جیسے نشستم یک نشست یہاں نشست بمعنی نشستن ہے یعنی بیٹھا میں ایک بیٹھک فائدہ ان مفعولوں کے دریافت کرنے کو ہر ایک مفعول کے واسطے ایک ایک لفظ مقرر کیا ہے جب وہ لفظ فعل کے ترجمے کے ساتھ ملاؤ گے جواب اس کا وہی مفعول ہوگا چنانچہ ہر ایک مفعول کے نیچے وہ لفظ لکھا جاتا ہے۔ اس جدول سے دریافت کرو۔

مفعول فیہ مفعول فیہ ظرف زمان ظرف مکان کب کہاں	مفعول معہ کسکے ساتھ	مفعول لہ کسواسطے	مفعول مطلق برائے تاکید کیا	مفعول مطلق برائے نوع کس طرح	مفعول مطلق برائے عدد کے بار

فصل در افعال ناقصہ

افعال ناقصہ وہ فعل ہیں۔ کہ جن کا فاعل اور مفعول نہیں ہوتا بلکہ اسم اور خبر کو چاہتے ہیں یا لازم ہیں کہ فاعل کے پہچاننے کے قاعدے سے ان کی خبر عبارت میں معلوم کریں اور ان فعلوں کے مصدر یہ ہیں۔ بودن اور شدن اور مرادف اسکے گشتن اور گردیدن اور ہست اور نیست کو بھی افعال ناقصہ گنتے ہیں جیسے بود زید دانا شد زید دانا گشت زید دانا گردید زید دانا ہست زید دانا نیست زید دانا۔ سب افعال ناقصہ ہیں زید ان کا اسم اور دانا انکی خبر ہے اور کبھی است بھی ہست کے معنی میں آتا ہے۔ اسم اور خبر چاہتا ہے اور فعلوں کی طرح ہست اور نیست کے بھی چھ چھ صیغے ہیں ہست هستند هستی هستید هستم هستیم نیست نیستند نیستی نیستید نیستم نیستیم۔

فصل در بیان حال

حال وہ اسم ہے جس سے ہیئت فاعل یا مفعول کی معلوم ہو جیسے زدم زید را ایستادہ میں نے مارا زید کو کھڑے ہوئے

زدم فعل با فاعل زید مفعول بر ایستاده حال ہے کہ اس سے ہیئت مفعول کی معلوم ہوتی ہے کہ متکلم نے زید کو کھڑے ہونے کے حال میں مارا جیسے کشتم زید را تشنہ مار ڈالا میں نے زید کو اس حال میں کہ وہ زید پیاسا تھا زدم فعل بافاعل زید مفعول تشنہ حال ہے کہ ہیئت مفعول کو اس سے معلوم ہوتی ہے اور کبھی حال مرکب ہوتا ہے ایسا مرکب جسکو پوری بات کہتے ہیں جیسے زدم زید را و پدرش ایستادہ بود مارا میں نے زید کو اس حال میں کہ باپ اسکا کھڑا تھا زدم فعل با فاعل زید مفعول اسکا اور پدرش ایستادہ بود جملہ ہے کہ حال واقع ہوا ہے۔ اور اس جملے کے اوپر کے واو کو واو حالیہ کہتے ہیں۔

فصل در بیان ضمیرہا

ضمیر وہ اسم ہے کہ بنایا گیا ہے واسطے غائب کے یا حاضر کے یا متکلم کے وہ اوپر دو قسم کے ہے متصل اور منفصل متصل وہ کہ کسی کلمہ سے پیوستہ ہو علیحدہ کلمے سے نہ ہو منفصل وہ ہے کہ بذات خود کلمہ علیحدہ ہو اور کلمے کے ساتھ ملنے کی اسے احتیاج نہ ہو ہر ایک ان دونوں قسموں سے تین طرح کے ہے مرفوع اور منصوب اور مجرور مرفوع ضمیر فاعل کی ہے منصوب ضمیر مفعول ہے مجرور ضمیر مضاف الیہ کی ہے یہ سب قسم اور مثالیں ان کی اس جدول سے دریافت کرو اور یاد رکھو کہ ضمیر منصوب اور مجرور ہر فاعل واقع نہ ہوگی !!

[illegible]	[illegible]	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مرفوع متصل		ورنہی مستتر ور مثالش سازد	ند سازند	ی سازی	ید سازید	م سازم	یم سازیم
منصوب متصل		ش دہندش	شان دہندشان	ت دہندت	تان دہندتان	م دہندم	مان دہندمان
مجرور متصل		ش غلامش	شان غلام شان	ت غلامت	تان غلامتان	م غلامم	مان غلام مان
مرفوع منفصل		او وی آن آمد او	ایشان آنان آنہا آمدند ایشان	تو آمدی تو	شما آمدید شما	من آمدم من	ما آمدیم ما
منصوب منفصل		اورا ویرا آنرا دیدند اورا	ایشانرا آنانرا آنہارا دیدند ایشانرا	ترا دیدند ترا	شمارا دیدند شمارا	مرا دیدند مرا	مارا دیدند مارا
مجرور منفصل		او وی آن غلام او	ایشان آنان آنہا غلام ایشان	تو غلام تو	شما غلام شما	من غلام من	ما غلام ما

جس کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو اور ضمیر متصل اس سے لگے اس ضمیر کے اوپر الف زیادہ کرتے ہیں کہ دو ساکن جمع نہوں جیسے بندہ اند بندہ ام بندہ ایم اور بعد اسم کے ضمیر واحد غائب متصل جگہ لفظ ست لاتے ہیں جیسے کہیں زید بندہ خداست اور اس است کے اوپر الف زیادہ کرتے ہیں جب ست ہائے مختفی والے کلمے کے ساتھ ملاتے ہیں کہتے ہیں زید بندہ است جس کلمے کے آخر (ہ) نہ ہو اس کلمے کے بعد است الف کیساتھ لکھنا غلط ہے بغیر الف کے صحیح ہے جیسے عاشق ہو جب ترست جو شخص قریب ست میں لفظ لکھتے ہیں خطا کرتے ہیں۔

باب دوم در ترکیب مرکب

ترکیب کے معنے کیا ہیں دو کلموں کو آپس میں ملانا اور مرکب وہ دو کلمے ہیں کہ آپس میں ملے ہوں پس مرکب دو قسم ہے قسم اوّل مرکب وہ مرکب ہے کہ پوری بات ہو اور سننے والے کو اس سے پورا فائدہ حاصل ہو اسکو عربی میں کلام تام کہتے ہیں جیسے زید آمد اور زید بکر نیک ست قسم دوم مرکب وہ مرکب ہے کہ پوری بات نہ ہو اور سننے والے کو اس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو اس کو عربی کلام میں ناقص کہتے ہیں جیسے غلام زید اور جیسے مرد نیک بیان قسم اوّل مرکب کہ کلام تام ست کلام تام بھی اوپر دو قسم کے ہے۔ ایک قسم کا نام جملہ فعلیہ ہے۔ دوسری قسم کا نام جملہ اسمیہ ہے۔

فصل در بیان جملۂ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ مرکب ہے کہ فعل اور اسم سے ملکے بات پوری ہو اگر اس میں لازم فعل ہے تو فعل صرف فاعل کیساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہو جائیگا جیسے رفت زید رفت فعل زید اسکا فاعل ہے فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر متعدی فعل ہے تو وہ فعل فاعل اور مفعول کیساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوگا جیسے زد زید عمرو را مارا زید نے عمر کو زد فعل زید اسکا فاعل عمرو اسکا مفعول را علامت مفعول کی فعل متعدی ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر جملہ فعلیہ میں فعل ماضی یا مضارع یا حال یا مستقبل ہو اسکو جملہ فعلیہ خبریہ کہتے ہیں اگر جملہ میں فعل امر یا فعل نہی ہو اس کو جملہ فعلیہ انشائیہ کہتے ہیں جیسے بیا اور میا دونوں فعل با فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہیں۔ اور جیسے بزن زید را مارا زید کو بزن فعل با فاعل زید مفعول اس کا فعل با فاعل ساتھ مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا اور افعال ناقصہ اپنے اسم اور خبر کیساتھ اور گفتن کے مشتقات اپنے فاعل اور مفعول اور مقولہ کے ساتھ ملکے جملے ہوتے ہیں جیسے بود زید دانا تھا زید دانا۔ بود افعال ناقصہ سے ہے۔ چاہتا ہے اسم اور خبر کو زید اس کا اسم دانا اس کی خبر بود اپنے اسم اور خبر کے ساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا بعضے اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ اور جیسے گفتمش در چشم نشین گفتم فعل با فاعل ش مفعول بہ در چشم نشین جملہ فعلیہ مقولہ ہے گفتم کا گفتم فعل با فاعل ساتھ مفعول اور مقولہ کے ملکے

جملہ فعلیہ ہوا جو جملہ مقولہ ہوتا ہے کبھی اس پر کاف بھی لاتے ہیں جیسے ع گفتم کہ گلے بچینم از باغ یہاں کاف کو کاف
سر جملہ کہو یا کاف بیانیہ کہو کیونکہ جملہ بیان ہے اس محذوف کا یعنی گفتم این کہ گل بچینم از باغ کہی میں نے بات کہ ایک
پھول چنوں میں باغ سے مخفی نہ رہے۔ فارسی میں فاعل فعل کے اوپر اکثر مقدم آتا ہے جیسے زید رفت اور عربی میں
فاعل فعل کے اوپر مقدم نہیں ہوتا عربی میں زید رفت کی ترکیب یوں کہتے ہیں۔ زید مبتدا رفت فعل اسمیں
ضمیر ہے پھرتی ہے۔ زید کیطرف وہ فاعل ہے رفت کا فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوکے خبر ہوئی مبتدا
کی مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا مخفی نہ رہے۔ جہاں قرینہ پایا جاتا ہے وہاں جملہ فعلیہ سے فعل حذف کیا جاتا ہے
جیسے کوئی کہے کہ آمد کون آیا اسکے جواب میں کہیں زید یعنی آمد زید یہاں آمد محذوف ہے اور کہیں تمام جملہ محذوف
ہوتا ہے۔ جیسے آغاز میکنم این کتاب را جملہ محذوف ہے ع بنام جہاندار جان آفرین کے اوپر سے منادی کے آگے
کے اوپر سے بھی فعل اور فاعل محذوف ہوتا ہے۔ عربی میں جسکو بلاتے ہیں اس کو منادی کہتے ہیں جیسے اے زید مقصود اس سے
یہ ہے کہ میخوانم زید را یعنی بلاتا ہوں میں زید کو اے حرف ندا کا زید منادی حرف ندا کا منادی کیساتھ ملکے قائم مقام جملہ
فعلیہ کے ہے کیونکہ اسواسطے کہ معنے فعل کے اسمیں پائے جاتے ہیں۔ اور یہ جملہ بغیر دوسرے جملہ کے تمام نہیں ہوتا اس دوسرے جملے کو
جواب ندا کا کہتے ہیں جیسے اے کریم کرم کن۔ تو ترکیب اسکی یوں کہنا چاہیے اے حرف ندا کا کریم منادی حرف ندا کا
منادی سے ملکر قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہوا۔ کن فعل با فاعل کرم اس کا مفعول فعل با فاعل ساتھ مفعول کے
ملکے جملہ فعلیہ ہو کے جواب ندا کا ہوا ندا ساتھ جواب کے ملکے جملہ ندائیہ ہوا اور اسی طرح سے کبھی فعل اور فاعل قسم کے
اوپر سے محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے بخدائے کریم یعنی قسم خورم بخدائے کریم قسم کھاتا ہوں میں ساتھ خدائے کریم کے جملہ
بھی بغیر دوسرے جملے کے تمام نہیں ہوتا اس دوسرے جملے کو جواب قسم کا کہتے ہیں جیسے ع بنام ایزد عجب ارزان خریدیم یعنی قسم میخورم بنام ایزد
عجب ارزان خریدیم یوسف را قول زلیخا کا ہے قسم کھاتی ہوں میں خدا کے نام کی سستا خریدا میں نے یوسف کو قسم میخورم
جملہ ہے محذوف بنام ایزد متعلق ہے فعل محذوف کے خریدیم فعل با فاعل یوسف اسکا مفعول محذوف عجب ارزان حال ہے مفعول
محذوف کا فعل با فاعل ساتھ مفعول محذوف کے ملکے جملہ فعلیہ ہو کے جواب ہوا قسم کا قسم ساتھ جواب کے ملکے جملہ
قسمیہ ہوا۔ اور کبھی حرف ندا کا بھی محذوف ہوتا ہے جیسے بیا جامی رہا کن شرمساری یعنی بیا اے جامی رہا کن شرمساری
اور کبھی منادی بھی محذوف ہوتا ہے۔ جیسے ع اے بذات تو مزین مسند پیغمبری یعنی اے آنکہ بذات تو مزین است مسند
پیغمبری۔ لفظ آن منادی ہے۔ محذوف اور اسی طرح سے جملہ دعائیہ سے بھی فعل محذوف ہوتا ہے یعنی چشم بد
بد نظر تری دور ہو جیسے چشم بد اسم ہے۔ باد کا باد مخفف ہے۔ بواد کا اور بود اصل میں بود صیغہ مضارع کا ہے تعالی

ناقصہ سے الف دعا کا جیسے اس میں آیا تو لباؤ ہوا سو یہاں سے محذوف ہے۔ ورد اسکے خبر ہے یا فعل مضارع محذوف ساتھ اسم اور خبر کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اور کبھی سوال کے قرینے سے فعل اور فاعل جواب سے حذف کرتے ہیں اور مفعول کو مذکور کرتے ہیں جیسے کوئی پوچھے زید کرا زد جواب میں کہیں عمرو را یعنی زد زید عمرو را فعل فاعل دونوں جواب سے محذوف ہیں عمرو مفعول مذکور ہے۔ را علامت مفعول کی فعل محذوف ساتھ فاعل محذوف اور مفعول مذکور کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا۔ جملہ شرطیہ بھی دو جملوں سے تمام ہوتا ہے پہلے جملہ کو فعل شرط کہتے ہیں دوسرے جملہ کو جزا شرط کی جیسے اگر رفتی جاں بسلامت بردی واگر خفتی مردی یعنی اگر گیا تو جان سلامت لیگیا۔ اور اگر سو یا تو مرا ترکیب اسکی یہ اگر حرف شرط کا رفتی فعل با فاعل جملہ فعلیہ فعل شرط بردی فعل با فاعل جان اسکا مفعول بسلامت متعلق فعل کے فعل با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے ملکے جزا ہوئی شرط کی شرط ساتھ جزا کے ملکے جملہ شرطیہ ہوا اسی طرح سے ترکیب اگر خفتی مردی کی ہو اور کبھی جزا شرط کی محذوف ہوتی ہے جیسے غنیمت کے کلام میں بیت مرا خود عرصۂ اندیشہ تنگ ست ؎ اگر با قضا یارائی جنگ ست ؎ اگر حرف شرط کا مرا با قضا یارائی جنگ ست جملہ ہے فعل شرط اور جزا اسکی یعنی جنگ محذوف ہے یعنی جنگ کروں گا قضا کے ساتھ طاقت لڑائی کی ہو تو لڑ پوشیدہ نہ رہے جملہ شرطیہ میں ایک حرف شرط کے حروف میں سے رہتا ہے حرف شرط کے یہ ہیں۔ مگر اور اگر اور ورا اور چوں اور چو اور ہر آنکہ و قتیکہ اور ہر روز کہ اور ہر گاہ مگر یکا اور مثال انکے جس جملہ میں آئے ہیں اس جملے میں شرط کے معنے پائے جاتے ہیں۔

فصل در بیان جملہ اسمیہ

جملہ اسمیہ وہ ہے۔ کہ دو اسم ملکے بات پوری ہو اور سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو اور بات کی ابتدا اس اسم سے ہو کہ دوسرا اسم اس پہلے اسم کے احوال سے خبر دینے والا ہو ابتدا والے اسم کو مبتدا کہتے ہیں۔ اور دوسرے اسم کو خبر کہتے ہیں مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ اور جملہ اسمیہ میں ایک حرف ربط کا لفظ میں یا معنے میں ہوتا ہے جیسے زید نیک ست و عمرو زید نیک ہے اور عمرو زید زید مبتدا اور نیک خبر کہ زید کے احوال سے خبر دیتا ہے۔ کہ وہ نیک ہے اور است حرف ربط کا ہے مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا اور اسی طرح سے عمرو مبتدا ہے اور زید خبر ہے اور است حرف ربط کا اس قرینے سے کہ پہلے جملہ میں ہے اس جملے سے محذوف ہوا لیکن معنی میں ملحوظ ہے۔ یہ مبتدا بھی خبر کیساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوا۔ زیادہ واضح کرتا ہوں کہ مضمون جملہ اسمیہ کا یہ ہے۔ کہ شخص یا یہ چیز یہ ہے۔ شخص کو یا چیز کو مبتدا جانو اور یہ کہ مقام پر جو کلمہ ہو اسکو خبر سمجھو اس سے بھی زیادہ تر روشن کرتا ہوں میں کہ مبتدا کیساتھ لفظ کیا ہے۔ مثلاً یہ جو لفظ جواب اس کا ہو سکے اسکو خبر سمجھیں اور خبر کیساتھ لفظ کون ہے۔ مثلاً اسکا جواب جو لفظ ہو سکے اس کو مبتدا جانو جیسے زید نیک ست میں

جب کہو گے زید کیا ہے. جواب یہی ہوگا کہ نیک معلوم ہوا کہ لفظ نیک خبر ہے۔ اور جب کہو گے کہ نیک کون ہے. تو جواب اسکا ہوا زید جان لو کہ زید مبتدا ہے۔ یاد رکھو کہ حرف نہ مبتدا ہوتا ہے۔ نہ خبر اور فعل بھی مبتدا نہیں ہوتا مگر جملہ ہو کے خبر ہوتا ہے سو جملہ اسم کی جگہ گنا جاتا ہے۔ اس راہ سے اسم ہی مبتدا ہوتا ہے اور اسم ہی خبر ہوتا ہے۔ اور جسوقت جملہ خبر ہووے تو جملہ میں ضرور ہے۔ کہ ایک ضمیر کی مبتدا کی طرف پھرے جیسے زید پدرش نیک است. ترکیب اس کی یوں کہا چاہیئے۔ زید پہلا مبتدا پدر دوسرا مبتدا مضاف شین کی ضمیر کہ پھرتی ہے پہلے مبتدا کی طرف مضاف الیہ ہے نیک خبر اور است حرف ربط دوسرا مبتدا خبر کیساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہو کے خبر ہوا پہلے مبتدا کا پہلا مبتدا خبر کیساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوا۔ پوشیدہ نہ رہے کہ مبتدا اور خبر میں مطابقت ضرور ہے۔ اور مبتدا ان چھ قسم سے باہر نہیں واحد غائب ہے. جمع غائب یا واحد حاضر یا جمع حاضر یا واحد متکلم یا متکلم مع الغیر اور ضمیر مرفوع متصل کہ اسم کے ساتھ لگتی ہے اس کے بھی چھ کلمے ہیں۔ است اور اند اور ای اور اید ام اور ایم ضرور ہے۔ کہ موافق مبتدا کے حال کے ایک کلمے کو ان کلموں سے خبر کے آخر یا مبتدا کے آخر لگادیں جس لفظ کے ساتھ لگادیں اگر اسکے آخر ہائے مختفی ہو تو ضمیر کا کلمہ الف کے ساتھ پڑھا چاہیئے اور اگر ہائے مختفی اسکے آخر نہ ہو تو کلمہ ضمیر کا بغیر الف کے لکھا پڑھا چاہیئے چھیوں قسم کے مبتدا اور ہر ایک مبتدا کی دو دو خبریں ایک وہ کہ جس کے آخر ہائے مختفی نہ ہو دوسرے وہ کہ جسکے آخر ہائے مختفی ہو اور علامت کے کلمے فارسی جملہ اسمیہ کے اور ہندی جملہ اسمیہ کی اس جدول سے معلوم کرے جدول یہ ہے۔

نام اقسام	مبتدا خبر یہ کلمہ کہ آخر میں	مبتدا خبر کلمہ کہ آخر میں	علامت جملہ	علامت جملہ
مبتدا	ہائے مختفی نیست	ہائے مختفی ہست	فارسی	ہندی
واحد غائب	خدا کریم ست	خدا بخشندہ است	است	ہے
جمع غائب	جوانان خود پسندیدہ خرم اند	جوانان شاد اند	اند	ہیں
واحد حاضر	تو سروری	تو پسندیدہٗ	ای	ہے
جمع حاضر	شما سرورید	شما پسندیدہ اید	اید	ہو
واحد متکلم	من گنہگارم	من بندہ ام	ام	ہوں
متکلم مع الغیر	ما گنہگاریم	ما بندہ ایم	ایم	ہیں

جملہ معترضہ وہ جملہ ہے۔ کہ ایک جملہ کے درمیان واقع ہو جیسے یار من چشم بد دور خوبست یار مبتدا خوبست خبر مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا چشم بد دور جملہ معترضہ ہے کہ اس جملہ کے بیچ میں واقع ہوا ہے۔ اگر قرینہ دلالت کرے تو مبتدا کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے کوئی کہے وند و وزد یعنی انیست وزد این مبتدا محذوف است علامت جملہ اسمیہ کی اور خبر یا کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست اسکے جواب میں کہو پسر زال است یعنی رستم پسر زال است رستم مبتدا محذوف پسر زال خبر اور است علامت جملہ اسمیہ کی اسی طرح سے خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے زید درخانہ است یعنی زید در خانہ موجود است زید گھر میں موجود ہے زید مبتدا موجود خبر محذوف درخانہ متعلق خبر کے جملہ بیانیہ وہ جملہ ہے کہ کسی اسم کا بیان پڑے۔ اس جملہ پر کاف بیانیہ بھی آتا ہے۔ اور یہ جملہ جس اسم کا بیان پڑتا ہے۔ اس اسم کو مبین کہتے ہیں اگر جملہ بیانیہ مبین کی ذات کا بیان ہے۔ تو جملے سے مبتدا کا حذف کرنا اولیٰ ہے جیسے ع کجا رفت یارے کہ جان من است یعنی کجا رفت یارے کہ جان من است۔ ترکیب اسکی یوں کہنا چاہیے۔ جان من خبر مبتدا محذوف کی مبتدا محذوف لفظ او ہے مبتدا خبر کیساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہو کے بیان پڑا یار کا یار ساتھ بیان کے ملکے فاعل ہوا رفت کا رفت فعل ساتھ فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا اگر جملہ بیانیہ مبین کی ذات کا بیان نہ ہو بلکہ مبین کے متعلق کا بیان ہو تو اس مقام میں مبتدا کو حذف نہیں کرتے بلکہ اس جملہ میں ایک ضمیر لاتے ہیں۔ کہ پھرتی ہو مبین کی طرف جیسے رفیق من سوار لیست کہ اسپش کمیت است مبتدا مضاف ضمیر شین کی کہ پھرتی ہے سوار کی طرف مضاف الیہ کمیت خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر کیساتھ ملکے بیان ہوا سوار کا مبین اپنے بیان کے ساتھ ملکے خبر ہوئی رفیق من کی رفیق من مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا اس جملہ میں اسپ کا بیان ہو کہ متعلق ہو سوار سے سوار کی ذات کا بیان نہیں اور جملہ بیانیہ جملہ اسمیہ بھی ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے ع شنیدم کہ شاہ پور دم درکشید درکشید فعل او ضمیر زاہد شاہ پور فاعل دم مفعول فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکے جملہ فعلیہ ہو کے بیان ہوا اس محذوف کا یعنے شنیدم اس کہ شاہ پور دم درکشید سنی میں نے یہ بات کہ شاہ پور نے دم کھینچا یعنی خاموش رہا دوسرا قسم مرکب کا کہ پوری بات نہ ہو اور سننے والے کو اس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو مرکب کئی نوع پر ہے۔ ہر ایک کی بیان کی ایک فصل ہے۔

فصل در بیان مرکب اضافی

مرکب اضافی یہ کہ جسمیں اضافت پائی جائے اضافت کیا ہے نسبت کرنا ایک اسم کا دوسرے اسم کی طرف لگاؤ کو کہتے ہیں جس اسم کو لگاتے ہیں دوسرے اسم کیساتھ اس اسم کو مضاف کہتے ہیں۔ اور جس اسم کیطرف نسبت کرتے ہیں اسکو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ اور فائدہ اضافت کا یہ کہ مضاف عام سے خاص ہوتا ہے۔ جیسے غلام زید غلام زید کا

غلام کا لفظ عام تھا ہر ایک غلام کو غلام کہہ سکتے تھے۔ جب اس غلام کے لفظ کو زید کیطرف نسبت کیا اور کہا غلام زید یعنی غلام زید کا وہ غلام کا لفظ خاص ہوگیا۔ زید ہی کے غلام کو غلام زید کہیں گے اور کسی کے غلام کو نہ کہینگے اور فارسی کی ترکیب میں مضاف کے آخر کسرہ علامت اضافت کی ہے جیسے غلام زید میں غلام کی میم کا کسرہ اور حذف کرنا اس کسرہ کا درست نہیں۔ مگر بعض الفاظ میں استادوں نے روا رکھا ہے جیسے لفظ صاحب اور لفظ سر ان دونوں لفظوں پر کسرہ پڑھنا فصیح ہے۔ جیسے صاحب دل اور سر پل پوشیدہ نہ رہے جس کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو اور اس کلمے کو مضاف کریں تو متقدمین اسکے آخر سے کسرہ کا حذف کرنا مضائقہ نہیں جانتے تھے مگر متاخرین اسکو غیر فصیح سمجھتے ہیں۔ یاد رکھو کہ ہندی میں علامتیں اضافت کی تو ہیں۔ باعتبار تینوں قسم مضاف کے اور تینوں قسم مضاف الیہ کے تین قسم مضاف کے یہ ہیں۔ واحد مذکر اور جمع مذکر اور مونث اسی طرح مضاف الیہ ضمیر مخاطب ہو یا متکلم ہو جیسے من اور ما اور تو اور شما یا مضاف الیہ لفظ خود ہو یا خود کا مرادف ہو جیسے لفظ خویش یائے فوقانی کر خود کے معنے میں ہو یا مضاف الیہ کوئی اور لفظ سوا ان دونوں قسموں سے ہو اس تقریر سے ہر ایک قسم مضاف کی باعتبار تین قسم ہونے مضاف الیہ کے تین قسم ہوگا پس مضاف کی تینوں قسموں سے تو قسمیں ہوگئیں ہر ایک قسم کی ایک ایک علامت ہندی میں مقرر ہے ان لفظوں میں سے را اور یہ بیائے مجہول اور ری بیائے معروف اور نا اور نی بیائے مجہول اور نی بیائے معروف اور کا اور کے بیائے مجہول اور کی بیائے معروف سب اقسام مضاف کی اور مضاف الیہ کی اور علامتیں اضافت کی جو ہندی میں ہیں اور مثالیں ہر قسم کی اس جدول سے واضح ہونگی۔ جدول یہ ہے۔

اقسام مضاف / اقسام مضاف الیہ	من یا تو شما	خود خویش و مرادف خود	سوائے من یا تو شما خود خویش و مرادفش	
واحد مذکر	غلام من غلام تو غلام میرا غلام تیرا	غلام خود غلام خویش غلام اپنا نا	غلام زید غلام زید کا	کا
جمع مذکر	غلامان من غلامان تو غلام میرے غلام تیرے ے	غلامان خود غلامان خویش غلام اپنے نے	غلامان زید غلام زید کے	کے
مونث	کتاب من کتاب تو کتاب میری کتاب تیری ری	کتاب خود کتاب خویش کتاب اپنی نی	کتاب زید کتاب زید کی	کی

کسرہ آخر مضاف کا اگرچہ علامت اضافت کی ہے لیکن کئی مقام میں نہ پڑھنا چاہیے ان مقاموں سے ایک مقام

اضافت مقلوب کا بیان اضافت مقلوب اسے کہتے ہیں کہ مضاف الیہ مضاف کے اوپر مقدم ہو جیسے جہاں شاہ لفظ شاہ مضاف ہے مؤخر اور لفظ جہاں مضاف الیہ ہے مقدم اور معنے جہاں شاہ اور شاہ جہاں کے ایک ہیں دوسرا مقام وہ ہے کہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو جیسے غلامش اور غلامت اور غلامم اس مقام میں آخر مضاف کے فتحہ پڑھنا واجب ہے جیسے غلام کا میم تینوں جگہ مفتوح ہے اور غلام مضاف ہے شین اور تائے فوقانی اور میم تینوں ضمیر مجرور مضاف الیہ ہیں تیسرا مقام وہ کہ آخر مضاف الیہ کے لفظ را علامت اضافت کی ہو خواہ مضاف الیہ متصل مضاف کے ہو خواہ فاصلے سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جیسے غلام زید را اور زید را غلام اور زید را گفتم غلام اور تو غلام ہستی زید را ان سب مثالوں میں غلام مضاف ہے۔ اور زید مضاف الیہ ہے۔ اور لفظ را علامت اضافت کی ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اضافت کی علامتیں ہندی میں سب بیان ہو گئیں اور جب کہ تم فارسی عبارت کا ترجمہ ہندی میں کرو گے جس لفظ کے ترجمے کے ساتھ ان علامتوں میں سے کوئی علامت ہو تو بے شبہ جان لو کہ یہ مضاف الیہ ہے جیسے غلام زید ترجمہ اس کا غلام زید کا لفظ کا اضافت کی علامتوں میں سے آخر زید کے پایا معلوم ہوا کہ زید مضاف الیہ ہے۔ جب تم نے مضاف الیہ کو معلوم کر لیا مضاف کے معلوم کرنے کے واسطے مضاف الیہ کے ترجمے کے ساتھ جو علامت اضافت کی ہندی میں ہے ملا کے لفظ کیا بکاف تازی اس پر زیادہ کرو جو لفظ اس کا جواب اس عبارت میں ہو سکے وہی اس مضاف الیہ کا مضاف ہے خواہ مضاف الیہ کے متصل ہو خواہ فاصلے سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جہاں کہیں ہو معلوم ہو جائیگا جیسے غلام زید میں معلوم کیا تھا کہ زید مضاف الیہ ہے جب ہم نے علامت اضافت کی اسکے ساتھ ملائی اور لفظ کیا بکاف تازی مکسور زیادہ کیا یعنی کہا کیا زید کا تو بیشک جواب اسکا غلام ہے معلوم ہوا مضاف غلام ہے۔ اسی طرح سے مال خود ترجمہ اسکا مال اپنا لفظ نا اضافت کی علامتوں میں سے خود کے ترجمے کے ساتھ پایا معلوم ہوا کہ لفظ خود مضاف الیہ ہے جب خود کے ترجمے کے ساتھ وہی لفظ نا ملا کے کیا بکاف تازی مکسور زیادہ کیا یعنی کہا کیا اپنا تو جواب اس کا لفظ مال ہوگا پس مال کو مضاف جانو اور مثلاً اس مصرع کے سمجھنے کو گنجیتم خاطر از شام درہم تو اے شام میری خاطر شام درہم سے مرتجم کے آخر جو میم ہے۔ اسکا ترجمہ ہوا میری بیائے معروف در آخر پس سبب لفظ رے کے کہ اضافت کی ہے معلوم کیا کہ وہ میم مضاف الیہ ہے جب ہم نے کہا میری کیا تو جواب اس کا ہوا خاطر معلوم ہوا کہ لفظ خاطر مضاف ہے اگرچہ مضاف الیہ کے بعد واقع ہو یا دیکھو کہ ضمیر مجرور متصل جو مضاف علیہ ہو ضرور نہیں کہ مضاف سے لگی ہوئی ہو اگر مضاف سے آگے یا پیچھے یا فاصلے سے اور کسی کلمے کے ساتھ لگی ہوئی ہو کچھ مضائقہ نہیں اور استادوں کی کلام میں بہت واقع ہے پوشیدہ نہ رہے

کہ اقسام اضافت کے معنے کی راہ سے بہت ہیں۔ انہیں سے کئی قسم اضافت کی کہ دریافت کرنا انکا ضروری ہے بیان کرتا ہوں ہیں یہ سب قسم یاد رکھو۔ ذکر اقسام اضافت۔ اضافت باعتبار معنے کے کئی قسم ہے اضافت تخصیصی ہے اور تملیکی ہے اور توضیحی ہے تعیینی ہے اور تشبیہی ہے اور ابنی ہے اور ظرفی ہے۔ اب ہر ایک کا بیان سنو اور خوب یاد رکھو۔ اضافت تخصیصی وہ ہے کہ مضاف خاص کیا جاوے واسطے مضاف الیہ کے جیسے یار من یار خاص میرا سردار من یعنی سردار خاص میرا۔ اضافت تملیکی وہ ہے کہ مملوک کو مالک کی طرف مضاف کریں۔ جیسے قصر شاہ مال بادشاہ اسپ امیر باغ وزیر لفظ قصر مملوک ہے اور مضاف ہے اور شاہ مالک ہے اور مضاف الیہ ہے اسی طرح سے مال بادشاہ اور اسپ امیر اور باغ وزیر۔ اضافت توضیحی وہ ہے کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح کرے جیسے شہر بریلی لفظ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی بریلی کے کہنے سے واضح ہوا کہ اس شہر کا ذکر ہے جسکا نام بریلی ہے اسیطرح سے دریائے گنگ اور کتاب گلستاں اور باد شمال اور درخت انار اور سنگ مقناطیس علی ہذا القیاس۔ اضافت تعیینی کہ جسکو بیانی کہتے ہیں۔ وہ ہے کہ مضاف الیہ بیان مضاف کا ہو جیسے میخ آہن معلوم نہ تھا کہ میخ کاہے کی ہے مضاف الیہ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ آہن کی ہے اسیطرح سے انگشتری طلا اور خشت نقرہ اور تخت چوب اضافت بیانی میں مضاف اور مضاف الیہ ایک جنس کے ہوتے ہیں جیسے میخ اور آہن ایک جنس ہیں۔ اضافت تشبیہی کا دریافت کرنا موقوف ہے اور دریافت کرنے تشبیہ کے تشبیہ کیا ہے۔ ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز فلانی چیز جیسی ہے جیسے کہیں آنکھ نرگس جیسی ہے جسکو تشبیہ دیتے ہیں اسکو مشبہ اور جسکے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اسکو مشبہ بہ کہتے ہیں جیسے آنکھ کا لفظ پہلی مثال میں مشبہ ہے اور جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اسکو مشبہ بہ کہتے ہیں جیسے نرگس کا لفظ اس مثال میں پوشیدہ رہتا ہے کہ اضافت تشبیہی یہ ہے مشبہ بہ کا مضاف کرنا ہے مشبہ کی طرف جیسے نرگس چشم نرگس مشبہ بہ ہے اور مضاف اور چشم مشبہ اور مضاف الیہ معنے اسکے یہ کہ آنکھ مانند نرگس کے ہے اسی طرح سے لعل لب یعنی لب سا لب ہے اور اسی طرح سیب زنخ اور لعل لب یعنی زنخ مانند سیب کے اور لب مانند لعل کے۔ اضافت ابنی وہ ہے کہ بیٹے کے نام کو باپ کے نام کی طرف مضاف کریں اور عربی میں ابن اور بن بیٹے کو کہتے ہیں جیسے عباس علی یعنی عباس ابن علی اور خالد ولید یعنی خالد ابن ولید۔ اضافت ظرفی اضافت مظروف کی ہے ظرف کی طرف ظرف دو قسم ہے ظرف مکان اور ظرف زمان چنانچہ اسکا بیان ہو چکا ہے مظروف اسے کہتے ہیں جو ظرف مکان میں یا ظرف زمان میں واقع ہو جیسے آب دریا آب مظروف مضاف دریا ظرف مکان مضاف الیہ اسی طرح ساکن شہر اور جیسے سردی زمستان لفظ سردی مظروف مضاف

زمستان ظرف زمان مضاف الیہ۔ اسی طرح گرمئ تابستان اگر مضاف اور مضاف الیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں ہو۔ جیسے اضافت تملیکی میں لگاؤ ملکیت کا اور اضافت تخصیصی میں لگاؤ خصوصیت کا اور اضافت توضیحی میں لگاؤ توضیح کا اور اضافت بیانی میں لگاؤ تبیین کا اور اضافت تشبیہی میں لگاؤ تشبیہ کا اور اضافت ابنی میں لگاؤ ابنیت کا اور اضافت ظرفی میں لگاؤ ظرفیت کا تو اسکو اضافت حقیقی کہتے ہیں۔ اگر مضاف اور مضاف الیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں نہ جیسے سر ہوش پائے فلک یعنی سر ہوش کا پاؤں فلک کا شاعر نے اپنے خیال میں ہوش اور فلک کو ایک شخص صاحب سر و صاحب قدم قرار دیا ہے۔ اور سر کو ہوش کیطرف اور قدم کو فلک کیطرف مضاف کیا ہے۔ حقیقت میں سر کو ہوش کیساتھ اور قدم کو فلک کیساتھ کچھ لگاؤ نہیں۔ اس اضافت کو مجازی کہتے ہیں اور اسی کو استعارہ بھی کہتے ہیں۔ اقسام استعارہ اور تشبیہ کے بہت ہیں۔ اس مختصر میں انکے بیان کی گنجائش نہیں صرف نام تشبیہ کا اور استعارہ کا لکھدیا ہے۔ فائدہ اگر مضاف کے اوپر ایک مضاف اور ہو اسکے ہندی ترجمہ میں ایک اور علامت اضافت کی موافق اوپر والے مضاف کی پہلی علامت کے بعد زیادہ کریں لیکن جہاں کہیں پہلی علامت کے آخر الف ہو۔ وہ الف یائے مجہول سے بدلنا چاہیئے جیسے برادر زید اور برادر من اور برادر خود ترجمہ اسکا بھائی زید کا اور بھائی میرا اور بھائی اپنا ان سب کے آخر الف ہے۔ جب ان پر ایک مضاف اور ہو جیسے غلام برادر زید برادر من غلام برادر خود ترجمہ ان کا یوں ہوگا غلام بھائی زید کے کا غلام بھائی میرے کا غلام بھائی اپنے کا پوشیدہ نہ رہے کہ مضاف اور مضاف الیہ ترکیب میں حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں۔

فصل دربیان مرکب وصفی

مرکب وصفی وہ ہے۔ کہ جسمیں ایک اسم موصوف ہو اور دوسرا اسم اسکی صفت ہو موصوف وہ ہے۔ کہ جسکی بھلی یا بری صفت کیجائے اور صفت وہ ہے۔ کہ جس سے بھلائی یا برائی موصوف کی دریافت ہو۔ پوشیدہ نہ رہے۔ فارسی میں مضاف اور مضاف الیہ کے پڑھنے میں اور موصوف اور صفت کے پڑھنے میں کچھ فرق نہیں وہاں مضاف کے آخر کسرہ پڑھتے ہیں۔ یہاں موصوف کے آخر جیسے مرد دانا لفظ مرد موصوف کسرہ مرکی دال کا علامت موصوف کی اور لفظ دانا صفت ہے اس موصوف کی اور کہتے ہیں متقدمین موصوف کے آخر یائے مجہول لکھا کرتے تھے کہ ترکیب وصفی اور ترکیب اضافی میں فرق ہو۔ متاخرین نے اسکو موقوف کیا لیکن بعض بعض کتاب فارسی کی چارسو یا پانچسو برس کی لکھی ہوئی دیکھنے میں آئی اسمیں آخر موصوف کی یائے مجہول نظر نہ آئی معلوم ہوا کہ آخر موصوف کے یائے مجہول لکھنا درست نہیں۔ ترکیب وصفی کے پہچاننے کے واسطے لازم ہے۔

کہ اگر موصوف واحد مذکر ہو تو لفظ کیسا اور اگر جمع مذکر ہو تو لفظ کیسے بیائے مجہول در آخر اور اگر مؤنث ہو تو کیسی بیائے معروف در آخر موصوف کیساتھ بڑھاؤ صفت کا کلمہ اس کا جواب ہوگا جیسے مرد دانا جب کہوگے کیسا مرد جواب اس کا دانا ہوگا۔ تو دریافت ہوا کہ یہ ترکیب صیفی ہے اور لفظ دانا صفت ہے اگر جواب درست نہ پڑتا تو جانتے کہ ترکیب اضافی ہے مخفی نہ رہے۔ اکثر صفت میں وہ اسم واقع ہوتا ہے کہ لغت بنانیوالے نے اسکو صفت کے معنے کیواسطے بنایا ہے۔ جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول اور وہ اسم جس کے ہندی ترجمے میں لفظ والا آسکے جیسے نیک اور بد ترجمہ اس کا نیکی والا اور بدی والا اور مرد نویسندہ میں مرد موصوف نویسندہ صفت اسکی اسی طرح سے بخت برگشتہ اور مرد نیک اور کبھی اسم جنس بھی صفت واقع ہوتا ہے۔ وہاں بیشتر معنے تشبیہ کے ہوتے ہیں جیسے لب لعل لب موصوف لعل نام ایک جنس کا ہے جواہر کی جنسوں میں سے معنے اسکے لب کہ مانند لعل کے سرخ اور شفاف ہے۔ حقیقت میں لب موصوف اور مشبہ ہے لعل صفت اور مشبہ بہ ہے۔ پوشیدہ نہ رہے۔ کہ موصوف صفت کے اوپر اکثر مقدم ہوتا ہے جیسے مذکور ہوا۔ اور کبھی صفت کو موصوف کے اوپر لاتے ہیں۔ اس حالت میں کسرہ موصوف کے آخر پڑھا نہیں جاتا اس ترکیب میں معنے کیواسطے یہ دیکھنا ضرور ہے۔ کہ موصوف کسی اور ذات سے تعلق رکھتا ہے یا نہیں رکھتا۔ بذات خود قائم ہے۔ اگر تعلق کسی اور ذات سے نہیں رکھتا۔ بذات خود قائم ہے ترکیب کے الٹنے میں معنے نہیں بدلینگے۔ جیسے مرد نیک اور نیک مرد میں مرد موصوف ہے۔ بذات خود قائم اور نیک صفت ہے معنے دونوں کے ایک ہیں۔ اور موصوف بذات خود قائم نہیں۔ بلکہ تعلق اور کسی ذات سے رکھتا ہے۔ اس وقت یہ موصوف اور صفت اس ذات کی صفت ہونگے۔ کہ جس سے موصوف تعلق رکھتا ہے۔ جیسے روئے خوب رو موصوف اور خوب اسکی صفت ہے۔ جب ہمنے صفت کو موصوف کے اوپر مقدم کیا اور کہا خوب رو یہ لفظ خوبرو صفت اسکی ہوا۔ کہ جس سے رو تعلق رکھتا ہے یعنی خوبرو وہ شخص ہے۔ کہ جسکا رو خوب ہے۔ اور جیسے لعل لب کا لام آخر کا لعل کے مکسور نہیں۔ اس کو کہیں گے جسکا لب مانند لعل کے ہے۔ اور خوشخو وہ شخص ہے جسکی خو خوش ہے۔ اور نیک نیت وہ شخص ہے۔ کہ جس کی نیت نیک ہے۔ سروقد وہ شخص ہے۔ کہ جسکا قد سرو جیسا ہے آہوچشم وہ ہے۔ کہ جسکی چشم آہو جیسی ہے۔ یہ ترکیب فارسی میں بیشتر ہے۔ خیال میں رکھنا چاہیئے۔ مخفی نہ رہے کہ صفت کئی طرح آتی ہے۔ ایک تو یہ کہ صفت مفرد ہو۔ جیسے مرد دانا مرد موصوف دانا مفرد ہے اور صفت ہے۔ دوسرے یہ کہ صفت مرکب ہو۔ مرکب کے کئی نوع ہیں۔ ایک یہ کہ مرکب بترکیب اضافی ہو۔ جیسے

مرد دانائے زمان مرد موصوف دانا مضاف اور زمان مضاف الیہ دونوں ملکے صفت ہوئی موصوف کی اور جیسے یار دلفریب یعنی یار فریبندہ دلفریب یعنی فریبندہ مضاف دل مضاف الیہ دونوں ملکر صفت ہوئی موصوف کی دوسرے یہ کہ صفت مرکب وصفی الٹا ہوا ہو جیسے یار خوشخو یار موصوف خوشخو مرکب وصفی الٹا ہوا کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے صفت ہے یار کی اسی طرح سے یار خوش تقریر تیسرے یہ کہ صفت الٹا ہوا جملہ اسمیہ بیانیہ ہو۔ وہ اس طرح ہے کہ جملہ اسمیہ بیانیہ میں سے کاف بیانیہ سر جملہ اور ضمیر کہ پھرتی ہے موصوف کی طرف یعنی لفظ او اور لفظ است کہ علامت جملہ اسمیہ کی ہے۔ یہ تینوں کلمے حذف کرکے مبتدا اور خبر کو مقلوب کریں یعنی الٹ دیں خبر کو مقدم کریں اور مسند الیہ کو مؤخر جیسے شہید تبسم وبیت عشوہ خون بہا تبسم دبیت جملہ اسمیہ بیانیہ الٹا ہوا صفت ہے شہید کی اسی طرح سے عشوہ خون بہا بھی اصل اسکی یہ ہے۔ شہید کہ دیت او تبسم است و خون بہائے او عشوہ است جب کاف بیانیہ سر جملہ او ضمیر او اور لفظ ست حذف کرکے مبتدا اور خبر کو الٹ دیا شہید تبسم دیت عشوہ خون بہا ہو گیا۔ یاد رکھو کہ صفت اور موصوف کے بیچ میں اور کوئی کلمہ فاصل نہیں ہوتا اس مثال میں کہ زید مرد لیست نیک لفظ نیک جسکو عطف بیان یا بدل کہا چاہیئے۔ مرد کے لفظ سے بدل کا اور عطف بیان کا مذکور اگلی فصل میں آویگا۔ مرد سے کو مبین کہو اور نیک لفظ مفرد اس کا بیان یا اصل اسکی یہ کہو زید مرد لیست کہ او نیک ست موافق فارسی کے قاعدے کے جملہ بیانیہ میں سے لفظ او کو مبتدا تھا۔ حذف کیا ہے۔ اسکے کاف بیانیہ اور لفظ است بھی دور کیا زید مرد لیست نیک رہ گیا۔ ترکیب یوں کہو۔ زید مبتدا مرد سے مبین اور نیک بیان اس کا مبین اور بیان ملکے خبر ہوا مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا۔ اور لفظ است نشان ہے جملہ اسمیہ کا۔

فصل دربیان بدل ومبدل منہ

مبدل منہ وہ اسم ہے۔ کہ اسکے بعد ایک اسم اسکا بدل واقع ہوا اور معنی میں جو مقصود مبدل منہ سے ہے وہی بدل سے ہوتا ہے۔ اور ترکیب میں بدل اور مبدل منہ ملکے حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں جیسے آمد زید برادر تو زید مبدل منہ برادر تو بدل ہے اور مبدل منہ کو ملاکے فاعل سمجھو آمد کا اور جیسے شاہ عباس مبدل منہ اور عباس بدل اور آخر مبدل منہ کے کسرہ نہ پڑھا چاہیئے۔ شاہ عباس میں شاہ کی ہے کو مکسور پڑھنا غلط ہے بدل مبدل منہ میں اور صفت موصوف میں یہی فرق ہے۔ مبدل منہ کا آخر مکسور نہیں پڑھتے موصوف کا پڑھتے ہیں۔ بعضے بدل کو عطف بیان کہتے ہیں۔ اور بعضے بدل میں اور عطف بیان میں فرق کرتے ہیں

کہ بدل اور مبدل منہ میں مقصود مبدل منہ نہیں صرف بدل ہی ہوتا ہے اور عطف بیان میں دونوں
مقصود ہوتے ہیں جیسے امام حسن علیؑ اسد اللہ است اسد اللہ عطف بیان ہے علی کا اور مقصود علی کے
لفظ سے بھی ہے اور اسد اللہ کے لفظ سے بھی یعنی امام میرا دہ علیؑ ہے کہ جسکا خطاب اسد اللہ ہے۔

فصل در بیان مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ

مستثنیٰ وہ اسم ہے کہ بعد لفظ استثنا کے واقع ہو۔ فارسی میں استثنیٰ کا لفظ مگر اور جز ہے اور عربی میں لفظ
الّا ہے کہ فارسی میں بھی مستعمل ہے استثنا کے معنے الگ کرنا ایک چیز کا کئی چیزوں میں سے یا الگ کرنا ایک شخص
کا مجمع سے جیسے پس جو شخص الگ کیا گیا ہو اُسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔ اور جس میں سے مستثنیٰ کو الگ کرتے ہیں، اُس کو
مستثنیٰ منہ کہتے ہیں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکے حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں جیسے آمدند ہمہ دوستان مگر زید
آئے سب دوست مگر زید یعنی زید نہیں آیا۔ اور جیسے زدم ہمہ دشمناں را مگر زید را ترجمہ مارا میں نے سب
دشمنوں کو مگر زید یعنی زید کو نہیں مارا۔ زید پہلی مثال میں دوستوں سے الگ ہو گیا کہ سب آئے یہ نہیں آیا
اور دوسری مثال میں سب دشمنوں سے الگ ہوا کہ سبکو مارا اسکو نہیں مارا ترکیب اسکی یہ ہے۔ فعل مگر لفظ
استثنیٰ زید مستثنیٰ اور ہمہ دوستان مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکے مجموع فاعل ہوا۔ آمدند کا پس فعل فاعل
کیساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا۔ دوسری مثال کی ترکیب یہ ہے۔ زدم فعل با فاعل مگر لفظ استثنیٰ کا زید مستثنیٰ اور ہمہ
دشمناں مستثنیٰ منہ پس مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکے مجموعہ مفعول ہوا فعل کا فعل با فاعل مفعول کیساتھ ملکے جملہ فعلیہ
ہوا اور جیسے آمد قوم جز زید یہاں قوم مستثنیٰ منہ اور زید مستثنیٰ ہے۔ اور کبھی مستثنیٰ منہ محذوف بھی ہوتا ہے
جیسے نیامد بمن جز زید یعنی نیامد کس بمن جز زید ترجمہ نہ آیا کوئی میرے پاس سوا زید کے لفظ زید مستثنیٰ
اور کسے مستثنیٰ منہ محذوف ہے۔ اور جیسے نزدم جز زید یعنی نزدم کسے را جز زید ترجمہ نہ مارا میں نے کسی
کو سوائے زید کے کسے را مستثنیٰ منہ محذوف ہے۔ اور زید مستثنیٰ ہے۔

فصل در بیان اسمائے اشارات

اسمائے اشارات وہ اسم ہیں کہ بنا کیا ہے انکو اس واسطے کہ انسان ان اسموں کے ساتھ اشارہ الیہ
محسوس کی طرف اشارات ساتھ اعضا کے کرے محسوس وہ ہے جو دیکھا بھالا جائے یا سنا جائے و مشار الیہ وہ ہے
کہ جسکی طرف اشارہ کریں چنانچہ لفظ آں کے واسطے دور کے اشارت کی ہے جیسے آں کس آں اسم اشارت اور کس
مشار الیہ اور لفظ ایں واسطے نزدیک کے اشارت کے جیسے ایں مرد ایں اسم اشارت مرد مشار الیہ

پوشیدہ نہ رہے۔ کہ ضمیر غائب میں اور اسم اشارات اول میں یہ فرق ہے کہ ضمیر غائب کی اشارت طرف محسوس کے اور مشاہدہ عضو کے نہیں بلکہ اشارت طرف معنی کے ہے۔ وہ معنی کہ پیشتر مذکور ہو چکے ہیں اور اسم اشارت کی اشارت بخلاف اسکے ہے۔ جیسا کہ معلوم کیا تمنے مخفی نہ رہے۔ کہ اسم اشارت اور مشارٌ الیہ ملکے حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں جیسے بزن این دیوار۔ ترکیب اسکی بزن فعل با فاعل این اسم اشارت دیوار مشارٌ الیہ اسم اشارت ساتھ مشارٌ الیہ کے ملکے مفعول ہوا اور لفظ را علامت مفعول کی ہے فعل با فاعل مفعول کیساتھ ملکے جملہ فعلیہ ہوا۔ اور چنان اور چنین اصل میں چون آن و چون این ہے۔ چون کلمہ تشبیہ کا آن اور این اسمائے اشارات ہیں۔ اکثر بعد چنان اور چنین کے جملہ بیانیہ ہوتا ہے۔

فصل در بیان جار مجرور

جار عربی میں وہ حرف ہیں۔ کہ جس اسم پر آتے ہیں۔ اور اس اسم کو جو دیتے ہیں جر کہتے ہیں زیر کو زیر بیائے تحتانی اور جار کے معنے زیر کے دینے والا اور جس اسم کو زیر دیتے ہیں اسکو مجرور کہتے ہیں ان حرفوں کے فارسی ترجمے کو بھی جار کہتے ہیں۔ وہ حرف فارسی میں یہ ہیں۔ (۱) برائے (۲) بہر (۳) پے بمعنی برائے ان تینوں حرفوں پر لفظ از بھی زاید آتا ہے جیسے از برائے خدا و از بہر من اور از پے تو (۴) جز اس حرف پر کبھی بائے موحدہ بھی زاید ہوتی ہے۔ جیسے بجز تو (۵) چو اور چون کہ تشبیہ کے معنی میں ہو (۶) بائے موحدہ (۷) در اور اندر (۸) بر (۹) از (۱۰) تا (۱۱) با (۱۲) را۔ وہ کہ برائے کے معنے میں آوے اور جار مجرور تعلق رکھتے ہیں فعل سے یا فعل کے شبہ سے فعل کا شبہ مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول صفت ہے۔ صفت وہ اسم ہے کہ وہ صفت میں کسی شے کے پائی جیز کے کہ سکیں جیسے نیک اور بد اور خوب اور زبون اور مانند ان کے مثال جار اور مجرور کی یہ ہے۔ آمدم برائے تو ترکیب اسکی یہ ہے۔ آمدم فعل با فاعل اور برائے جار اور تو مجرور جار اور مجرور متعلق فعل کے فعل با فاعل ساتھ متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا۔ اسیطرح جیسے نیستم جز تو اور کالیے وارستم چیز اور رستم و جار زار اور نشستم تجنت اور رفتم از دہلی تا دہلی اور خدا را بر من ببخشا ترکیب اسکی یہ ہے ببخشا فعل با فاعل جار لفظ خدا مجرور اور دیر بر جار من موصوف مسکین صفت صفت اور موصوف ملکے مجرور ہوئے جار کے جار اور مجرور متعلق ہوئے فعل کے فعل با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا۔ اور زید نوشتہ است بقلم ترکیب اسکی یہ ہے زید مبتدا نوشتہ خبر است نشان جملہ اسمیہ کا بائے موحدہ جار قلم مجرور جار مجرور متعلق نوشتہ کے شبہ فعل کا ہے۔ مبتدا اور خبر ملکے جملہ اسمیہ ہوا۔ یاد رکھو کہ جار اور مجرور ملکے حکم ظرف کا رکھتے ہیں فاعل

اور مفعول اور مضاف الیہ اور مبتدا اور خبر نہیں ہو سکتی۔ پوشیدہ نہ رہے جس عبارت میں جار اور مجرور ہوں
فعل اور شبہ فعل کا نہ ہو وہاں فعل کو یا فعل کے شبہ کو پیدا کرتے ہیں۔ ع بنام جہاندار جان آفریں۔ اسمیں
جار مجرور ہیں فعل اور شبہ فعل کا نہیں یہاں سر مصرع ابتدا میکنم مقدر کرتے ہیں۔ اور جار اور مجرور کو اسکے
متعلق کہتے ہیں۔ اور جیسے زید درخانہ است یہاں لفظ ثابت کہ اسم فاعل عربی کا ہے پیدا کرتی ہیں اصل اسکی
یوں ہے۔ زید درخانہ ثابت ست ترکیب اسکی یہ ہے۔ زید مبتدا اور جار خانہ مجرور ست نشان جملہ اسمیہ کا
جار اور مجرور متعلق ثابت کے ہوکے خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا فائدہ کبھی جار اور چون بمعنے مثل
کے مضاف ہوتے ہیں۔ اور ترکیب میں مانند اسم کے مبتدا اور خبر اور فاعل و مفعول ہوتے ہیں جیسے زید چون شیر ست
یعنی زید مانند شیر ست زید مبتدا چون بمعنے مانند مضاف شیر مضاف الیہ دونوں ملکے خبر ہوئی مخفی نہ رہے جار
اور مجرور جسکے متعلق ہوتے ہیں۔ اسکے جار اور مجرور کے معنے آپس میں مرابط ہوتے ہیں اگر مرابط نہ ہوں تو جانو
کہ جار اور مجرور اسکے متعلق نہیں۔ اس صورت میں اور کوئی فعل یا شبہ فعل کا پیدا کرکے اسکے متعلق کرو معنے مربوط ہو

فصل در بیان موصول صلہ

موصول وہ اسم ہے ناتمام کہ جب تک اسکے بعد ایک جملہ مذکور نہو اس قابل نہیں مبتدا ہو یا خبر ہو یا فاعل
اور مفعول اور مضاف الیہ ہو اسکے جملہ کا نام ہے صلہ موصول کا اس جملے کے سر پر کاف فضل کاف بیانیہ کے
یا لفظ جو ہوتا ہے۔ کہ اس کو کاف صلہ یا کاف سر جملہ کہتے ہیں اسلئے موصول ہیں آنکہ آنانکہ ہر کہ ہر کہ پہلے دو
کلمے واسطے اشخاص کے ہیں آنچہ ہر آنچہ ہر چہ یہ تینوں کلمے جیم فارسی والے واسطے اشیا کے ہیں اور یہ لئے مجہول کہ
آخر کسی اسم نکرہ کے اوپر لفظ آں ہو اور بعد اس اسم کے کاف صلہ کا ہو وہ بھی موصول ہے ع آنکس کہ در گشت
باز آمد پیش و۔ اور صلہ میں ایک ضمیر بھی ہوتی ہے۔ کہ موصول کی طرف پھرتی ہے۔ پوشیدہ نہ رہے۔ آں جو
موصول کا ہے اسکے اور یائے موصول کے معنے ایک ہیں اور آنانکہ واسطے جمع کے لاتے ہیں۔ مثالیں سب کی بیان
کرتا ہوں۔ اور ایک مثال کی ترکیب بیت آنکہ در آدم دمیدہ روح را وہ داد از طوفان نجاتے نوح را
ترکیب اس کی یہ ہے۔ آں موصول کاف صلہ کا دمیدہ فعل ماضی قریب ضمیر اسمیں کہ پھرتی ہے موصول
کی طرف فاعل ہے فعل کا روح مفعول لفظ را علامت مفعول کی در جار آدم مجرور
متعلق فعل کے فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے مل کے جملہ فعلیہ ہو کے
صلہ پڑا موصول کا موصول ساتھ صلہ کے مل کے مبتدا ہوا۔ دوسرا مصرع

جملہ ہو کہ خبر ہوا مبتدا اسکا تو خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا اسی طرح ترکیب ان مثالونکی بیتوں کی سمجھو ابیات

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند	آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند	ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست	ہر کہ آمد عمارت نو ساخت	رفت و منزل بدیگری پرداخت
آنچہ او گفت دیگراں کردن	نیست سودا بجز زیاں کردن	ہر آنچہ کرمی بایدت پیش گیر
سر ما نداری سر خویش گیر	آنکس کہ مرا کشت باز آمد پیش	مانا کہ دلش سوخت بر کشتۂ خویش
کسے کاتش ظلم زد در جہاں	برآورد از اہل عالم فغاں	کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند
برفتند و بسیار سرگشتہ اند	غریبی کہ پر فتنہ باشد سرش	میازار و بیروں کن از کشورش

کبھی موصول کو حذف بھی کرتے ہیں چنانچہ ابو جعفر ندکے جیسے اکیہ اصل میں تھا اے آنکہ آنکو حذف کیا جیسے خمسہ

ایکہ در ذات خویش منفردی	بصفات کمال متحدی	پیش در فتنہ ام بچارہ پدی	یا حبیب اللہ خدا بیدی
مالمجزی سواک مستندی			

اور ہر کو مخفف ہر آنکہ کا ہے اور ہر چہ مخفف ہر آنچہ کا ہے مخفی نرہے کہ صلہ میں ضمیر کبھی فاعل واقع ہوتی ہے۔ اور کبھی مفعول اور کبھی مضاف الیہ کبھی مبتدا ان سب میں ضمیر فاعل کی تو حذف نہیں ہوتی اکثر اور ضمیر ونکو حذف کرکے موصول کو اس کے قائم مقام رکھتے ہیں اگر ضمیر مفعول کیساتھ لفظ را کہ نشان مفعول کا ہو تو وہ لفظ را بھی مفعول کیساتھ لگا دیتے ہیں ضمیر فاعل کی مثال پچھلے بیتوں میں گذری۔ **مثال ضمیر صلہ کہ مبتدا محذوف است** آنکہ ستمگار ست گنہگار ست اصل اسکی آنکہ او ستمگار ست گنہگار ست لفظ او مبتدا ہے۔ کہ حذف کیا اور موصول کو قائم مقام رکھا۔ اور ستمگار خبر یہ جملہ صلہ ہوا اور موصول ساتھ صلہ کے ملکے مبتدا ہوا اور گنہگار خبر **مثال ضمیر صلہ کہ مفعول ست محذوف** **بیت** آنرا کہ فلک بہ بند عشق نشانند خاک دوست را بپالیں بنخوانند۔ اصل اسکی آنکہ او را فلک بر مسند عشق نشاند۔ ترکیب اسکی یہ ہے۔ کہ آں موصول کاف صلہ کا نشاند فعل فلک فاعل او ضمیر مفعول لفظ را نشان مفعول کا ضمیر مفعول کو یعنی لفظ او کو حذف کیا موصول کو اسکے قائم مقام کیا یعنی مفعول قرار دیا اور لفظ را نشان مفعول کا اسکے ساتھ لگا یا بائے موحدہ جار مسند مضاف عشق مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکے مجرور ہوئے جار کے جار مجرور متعلق نشاند کے نشاند فعل ساتھ فاعل و مفعول و متعلق کے ملکے جملہ ہوکے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ کے ملکے مبتدا ہوا۔ دوسرا مصراع جملہ ہو کے خبر ہوا **مثال ضمیر صلہ کہ مضاف الیہ ست محذوف** **بیت** کسے را کہ اقبال باشد غلام ٭ بود بر طاعت مدام اصل

اسکی یہ ہے کسی کہ اقبال غلام او باشد کسیکہ موصول کاف صلہ کا باشد فعل ناقص چاہتا ہے اسم کو اور خبر کو اقبال اسکا اسم غلام مضاف ضمیر او مضاف الیہ ضمیر مضاف الیہ کو یعنی لفظ او کو حذف کرکے موصول کو اسکے قائم مقام کیا یعنی مضاف الیہ غلام کا قرار دیا جبکہ مضاف اور مضاف الیہ میں فاصلہ واقع ہوا موافق قاعدہ فارسی کے لفظ را نشان مضاف الیہ کا آخر موصول کے لگایا یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکے خبر ہوئی فعل ناقص کی فعل ناقص اسم اور خبر کیساتھ ملکے جملہ فعلیہ اور بقول بعضے جملہ فعلیہ ہوکے صلہ ہوا موصول کا موصول صلے کے ساتھ ملکے مبتدا ہوا اور دوسرا مصرع جملہ ہوکے خبر پڑا اسی طرح سے یہ بیت کسی را گردن کشی در سر است تواضع از دیافتن خوشتر است. اصل اسکی کسی کہ گردن کشی در سر دست و لفظ سر مضاف ضمیر او مضاف الیہ ہے سو اسکو حذف کیا موصول مضاف الیہ سر کا ٹھہرا مضاف جو مضاف الیہ سے دور پڑا اسلیئے لفظ را نشان مضاف الیہ کا موصول کے آخر لگایا کسے را ہوگیا. گردن کشی مبتدا در جار سر مجرور جار اور مجرور متعلق ثابت کے ہوکے خبر پڑی مبتدا کی مبتدا خبر کیساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوکے صلہ ہوا موصول کا موصول صلے کیساتھ ملکے مبتدا ہوا دوسرا مصرع اسکی خبر ہے یعنی یاد رکھو کہ موصول صلے کیساتھ ملکے حکم ایک کلمے کا رکھتا ہے موصول کے مبتدا ہونیکی مثالیں مذکور ہوئیں وہ مثال کہ جسمیں موصول فاعل ہے یہ ہے آمد آنکہ او دوست نست آمد فعل آں موصول کاف صلے کا او دوست نست صلہ ہے موصول او صلہ ملکے فاعل ہوا. آمد کا اور وہ مثال کہ جسمیں موصول مفعول ہے یہ ہے یافتم آنرا کہ می جستم یافتم فعل با فاعل آں موصول کاف صلے کا می جستم صلہ موصول صلہ کیساتھ ملکے مفعول ہوا یافتم کا اور وہ مثال جسمیں موصول مضاف الیہ ہے یہ ہے آمد غلام آنکس نامش زید است آمد فعل غلام مضاف آں موصول کاف صلے کا نامش زید است جملہ صلہ پس موصول ساتھ صلے کے ملکے مضاف الیہ ہوا غلام کا مضاف ساتھ مضاف الیہ کے ملکے فاعل ہوا آمد کا اور وہ مثال کہ جسمیں موصول خبر ہے یہ ہے یار آنست کہ وفا می دارد. یار مبتدا آں موصول کاف صلے کا وفا می دارد فعل با فاعل صلہ ہوا موصول کا موصول اپنے صلے کیساتھ ملکے خبر ہوئی مبتدا کی لفظ است نشان جملہ اسمیہ کا مبتدا خبر کیساتھ ملکے جملہ اسمیہ ہوا.

فصل دربیان عدد و معدود

عدد گنتی کو کہتے ہیں. اور جس چیز کو گنتے ہیں. اس کو معدود کہتے ہیں جیسے صد روپیہ صد عدد ہے اور روپیہ معدود ہے. عدد اور معدود ملکے حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں جیسے ہزار روپیہ بخواہم ہزار روپیہ مفعول ہے بخواہم فعل با فاعل حقیقت میں عدد صفت ہوتا ہے معدود کا اکثر مقدم آتا ہے معدود پر جیسے

ہزار روپیہ یعنی ایسے روپے کہ ہزار ہیں اگر صفت اور موصوف کیجیے جب بھی حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں۔
ہندی کو سو تک گنتی ہندی اور فارسی کی یاد کرنا ضروری ہے سوا اس جدول میں مندرج ہے
فائدہ عدد کے لکھنے کیواسطے رقوم کی ہندی کی نو شکلیں مقرر ہیں وہ یہ ہیں ایک سے نو تک

ایک १	دو २	تین ३	چار ४	پانچ ५	چھہ ६	سات ७	آٹھ ८	نو ९

اور ان رقموں میں لکھنے کے لئے مرتبے مقرر ہیں جس مرتبے کی رقم ہو اس مرتبے میں لکھنا چاہیے اور جونسا مرتبہ خالی رقم سے ہو وہاں نقطہ کو اسکو صفر کہتے ہیں لکھنا چاہیے مرتبے اعداد کے بے نہایت ہیں تھوڑے سے ہندی کیواسطے لکھتا ہوں زیادہ اس سے حساب کی کتاب میں دیکھ لیگا۔

۱	از یک تا نہ	آحاد
۲	از دہ تا نود	عشرات
۳	از صد تا نہ صد	مآت
۴	از ہزار تا نہ ہزار	الوف
۵	از دہ ہزار تا نود ہزار	عشرات الوف
۶	از لک تا نہ لک	لکوک
۷	از دہ لک تا نود لک	عشرات لکوک
۸	از کرور تا نہ کرور	احاد کرور
۹	از دہ کرور تا نود کرور	عشرات کرور
۱۰	از ارب تا نہ ارب	احاد ارب
۱۱	از دہ ارب تا نود ارب	عشرات ارب
۱۲	از کرب تا نہ کرب	احاد کرب
۱۳	از دہ کرب تا نود کرب	عشرات کرب
۱۴	از نیل تا نہ نیل	احاد نیل
۱۵	از دہ نیل تا نود نیل	عشرات نیل
۱۶	از پدم تا نہ پدم	احاد پدم

۱۷ از دہ پدرم تا نود پدرم		عشرات پدرم		
یک ایک	دو دو	سہ تین	چہار چار	پنج پانچ
شش چھ	ہفت سات	ہشت آٹھ	نہ نو	دہ دس
یازدہ گیارہ	دوازدہ بارہ	سیزدہ تیرہ	چہاردہ چودہ	پانزدہ پندرہ
شانزدہ سولہ	ہفدہ سترہ	ہژدہ اٹھارہ	نوزدہ انیس	بست بیس
بست و یک اکیس	بست و دو بائیس	بست و سہ تیئس	بست و چہار چوبیس	بست و پنج پچیس
بست و شش چھبیس	بست و ہفت ستائیس	بست و ہشت اٹھائیس	بست و نہ انتیس	سی تیس
سی و یک اِکتیس	سی و دو بتیس	سی و سہ تینتیس	سی و چہار چونتیس	سی و پنج پینتیس
سی و شش چھتیس	سی و ہفت سینتیس	سی و ہشت اڑتیس	سی و نہ انتالیس	چہل چالیس
چہل و یک اِکتالیس	چہل و دو بیالیس	چہل و سہ تینتالیس	چہل و چہار چوالیس	چہل و پنج پینتالیس
چہل و شش چھیالیس	چہل و ہفت سینتالیس	چہل و ہشت اڑتالیس	چہل و نہ انچاس	پنجاہ پچاس
پنجاہ و یک اِکاون	پنجاہ و دو باون	پنجاہ و سہ ترپن	پنجاہ و چہار چون	پنجاہ و پنج پچپن

پنجاہ و شش چھپن	پنجاہ و ہفت ستاون	پنجاہ و ہشت اٹھاون	پنجاہ و نہ انسٹھ	شصت ساٹھ
شصت و یک اکسٹھ	شصت و دو باسٹھ	شصت و سہ ترسٹھ	شصت و چہار چونسٹھ	شصت و پنج پینسٹھ
شصت و شش چھیاسٹھ	شصت و ہفت سڑسٹھ	شصت و ہشت اڑسٹھ	شصت و نہ انہتر	ہفتاد ستر
ہفتاد و یک اکہتر	ہفتاد و دو بہتر	ہفتاد و سہ تہتر	ہفتاد و چہار چوہتر	ہفتاد و پنج پچھتر
ہفتاد و شش چہتر	ہفتاد و ہفت ستتر	ہفتاد و ہشت اٹھتر	ہفتاد و نہ اناسی	ہشتاد اسی
ہشتاد و یک اکاسی	ہشتاد و دو بیاسی	ہشتاد و سہ تراسی	ہشتاد و چہار چوراسی	ہشتاد و پنج پچاسی
ہشتاد و شش چھیاسی	ہشتاد و ہفت ستاسی	ہشتاد و ہشت اٹھاسی	ہشتاد و نہ نواسی	نود نوے
نود و یک اکانوے	نود و دو بانوے	نود و سہ ترانوے	نود و چہار چورانوے	نود و پنج پچانوے
نود و شش چھیانوے	نود و ہفت ستانوے	نود و ہشت اٹھانوے	نود و نہ ننانوے	صد سو

ایک سو کو یکصد دو سو کو دو صد تین سو کو سہ صد کہتے ہیں۔ اور دس سو کا ہزار ہوتا ہے اسی طرح یک ہزار دو ہزار سہ ہزار اور گنتی میں پہلے ہزار پھر سینکڑے پھر عدد جدول میں سے لکھنا پڑھنا چاہئیے۔ جیسے یک ہزار و یکصد و سی و یک یعنی ایکہزار ایکسو اکتیس۔

فصل دربیان عطف و معطوف و معطوف علیہ

معطوف وہ کلمہ اور کلام ہے۔ کہ حرف عطف کے بعد واقع ہو اور معطوف علیہ وہ کلمہ اور کلام ہے۔ کہ حرف

عطف سے قبل واقع ہو کلمے کا عطف کلمے پر ہوتا ہے۔ اور کلام کا کلام کے معنے پھیرنا معطوف کا بسبب حرف عطف کے معطوف علیہ کی طرف یعنی معطوف کو معطوف علیہ کے حال پر عطف کا شریک کرنا اور حروف عطف کا واو ہے جس کا ترجمہ اور جیسے آمد زید و بکر آمد فعل زید اسکا فاعل واو عطف کا بکر بھی بسبب عطف کے فاعل ہوا آمد کا فاعل سے ملکر فاعل کے ملکے جملہ فعلیہ ہوا یہ عطف کلمے کا کلمے پر ہوا اور کلام کا عطف کلام پر اس مثال میں ہے آنکہ دانش کریم ست و لطفش عمیم خداوند است آنکہ موصول دانش کریم جملہ اسمیہ صلہ موصول کا اور واو عطف کا لطفش عمیم بھی جملہ اسمیہ بسبب عطف کے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ کے ملکے مبتدا ہوا۔ خداوند است اسکی خبر مبتدا ساتھ خبر کے ملکے جملہ اسمیہ ہوا۔ ترکیب میں جو حال معطوف علیہ کا ہوتا ہے وہی معطوف کا ہوتا ہے۔ اور لفظ ہم اور نیز اور یا اور نون نفی بھی حروف عطف کہتے ہیں جیسے آمد زید عمرو نیز بکر ہم اور جیسے آمد زید یا عمرو اور جیسے نہ زید آمد نہ عمرو اور جیسے در اینجا کسے نیامد نہ زید نہ عمرو ؂

باب سوم در ذکر معانی حرف مفردہ و حرف مرکبہ و معنی بعضے از کلمات

اس باب میں کئی فصلیں ہیں

فصل در معانی حروف مفردہ

الف وہ ہے۔ کہ ہمیشہ ساکن ہو اور اسکے پڑھنے میں آواز کو پیچش نہ ہو اگر متحرک ہو یا اسکے پڑھنے میں آواز کو پیچش ہو تو وہ ہمزہ ہے۔ کہ اصل میں ہمزہ تھا الف ہے سے بدل ہو کے ہمزہ ہو گیا۔ اور ہمزے کو حرف میں الف بھی کہتے ہیں۔ اور الف کئی معنوں کیواسطے آتا ہے۔ اس جدول میں سے دریافت کرو۔

الف

تعداد	معنے	موقع	مثال
۱	برائے ندیا	آخر اسما	خدایا پادشاہا یعنے اے خدا اے پادشاہ
۲	برائے دعا	در مضارع قبل حرف آخر	کنارو رسا و بوا مخفف اس کا بادی لنگسا یعنی کرنا و رسا دہیا
۳	بمعنی فاعل	آخر صیغہ امر حاضر معروف	دانا بینا شکیبا یعنی داننده بیننده شکیبنده
۴	بمعنے واو عطف	در دو کلمہ مترادف	تنگا پو یعنی تگ و پو و لگا دو یعنی تگ و دو یعنی دوڑ دھوپ
		در دو کلمہ غیر مترادف	رستا خیز یعنی رست و خیز یعنی جینا اور اٹھنا۔
۵	برائے کثرت	در آخر صفت	خوشا یعنی بسیار خوش و بدا یعنی بسیار بد۔

تعداد	معنے	موقع	مثال
۶	زائد	آخر ماضی مطلق	گفتا بمعنے گفت و رفتا بمعنے رفت۔
״	״	آخر صیغہ دعا	بادا بمعنے باد و شوادا بمعنی شواد
״	״	آخر اسماء	شب ہا ز مجد و مشا طالبے جیفہ دینوی وتنگ ست یعنے طالب
״	״	اوّل اسماء	اسکندر بمعنے سکندر اشتلم بمعنے شتلم سکندر وشتلم اس الفکو حرکت ابتدا کی دینے ہیں
״	״	اوّل بعض حروف	ابر وا با اور ابی بمعنی بر و با اور بے کے معنی نفی ست
۷	برائے درازی آواز	آخر اسماء	درود ریغا دا غوثا واحسرتا۔
۸	برائے تعجب یعنے تعجب	درود کلمہ مکرر	دوشادوش لبالب یعنی دوش بدوش پیوستہ لب تا لب۔

ب

تعداد	معنے	موقع	مثال
۱	برائے اتصال یعنی ساتھ	اوّل اسماء	آشنائی بتو چہ درد ست یعنے آشنائی ساتھ تیرے۔
۲	بمعنی در	״ ״	افتم بپائے تو کہ بخشی خطائی من یعنے در پائے تو۔
۳	״ مع	״	بیا کہ دل بعجب لذتی ہم آغوش ست یعنے با عجب لذتی
۴	״ بر	״	جانم بلب رسید بجاناں خبر کنید یعنے بر لب رسید
۵	״ برائے	״	بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند یعنے برائے طواف کعبہ
۶	״ از	״	جمال دوست ندیدن نمیشود آخر یعنے از دیدن نمیشود آخر
۷	״ را	״	دادہ اند آنچہ بما کاشکے از ما بگیرند یعنی آنچہ مارا دادہ اند
۸	״ سبب	״ ہ	بجرم دوستیت کشتند و غم نیست۔ یعنی بسبب جرم دوستی تو
۹	״ مدد	״	تازہ ہی سازم بناخن تازہ داغ خویش را یعنی بمدد ناخن
۱۰	״ موافق	״	نقش در آتش دل بالا گداخت مرا کہ چنین بر اوّل ساخت یعنی موافق مراد دل تو۔
۱۱	״ نزدیک	״	یارب تو مرا بیار دمساز رسان یعنی نزدیک یار دمساز
۱۲	״ وسیلہ	״	عصیان مرا و نصف کن درجات بصفی حسنؑ بخشش بصفی حسینؑ
״	و طفیل	״	یعنی بوسیلہ و طفیل حسنؑ و حسینؑ
۱۳	״ قسم	״	بخدائے کریم عزوجل یعنی قسم میخورم بخدائے عزوجل

تعداد	معنے	موقع	مثال
۱۴	برائے ابتدا	اول اسماء	بنامِ جہاندار جان آفریں یعنی ابتدا میکنم بنامِ جہاندار جان آفریں
۱۵	، مقابلہ و معاوضہ	،	پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت یعنی بعوض دو دانۂ گندم
۱۶	، پیوستگی	درمیان دو کلمۂ مکرر	دمبدم ساعت بساعت بافزون جاہ تو یعنی دم بپیوستہ دم ساعت پیوستہ بساعت
۱۷	بمعنے برابر و مانند	اول اسماء	بصورت تو بتی کشتر آفرید خدا یعنی برابر مانند صورت تو
۱۸	، لائق	،	صاحب کنونکہ در دیدہ مان نماندہ است یعنی لائق دیدن
۱۹	برائے تفسیر در	،	بدریا در منافع بیشمار است یعنی در دریا
۲۰	، ،	،	چوں تاختن رستم سکزی بسپہر یعنی بر سپہر
۲۱	بمعنے پیش	،	کر پائے خاطر در آید بسنگ۔ یعنی بسنگ در آید
۲۲	، سے	،	بگردن فتد سرکش تند خو یعنی بر خ گردن گردن کے بل
۲۳	، اضافت	،	ور زرداری بامحتاج یعنی محتاج زرداری یعنی زر کا محتاج نہیں ہے تو
۲۴	، طرف	،	من بقبلہ راہم تو روبدیوار یعنی بطرف قبلہ و بطرف دیوار
۲۵	زائد	بر اسم	آں قطرہ ام کہ موج بدور افگند مرا یعنی دور افگند مرا
،	،	بر حرف	نخواہم بدانم بجز نام تو یعنی جز نام تو
،	،	بر افعال	بپرداس ہے کہ مقصود ہم بجو بدا مقصود ہم ہے۔
،	،	،	بپرورد جز مقصود ہم نہ ہو تو کسو پیش ہے۔

ت

تعداد	معنے	موقع	مثال
۱	برائے خطاب حاضر	آخر کلمہ	کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے جیسے بانت ایہم از بر رحمت یعنی بر مہربانی کبھی فعل کی لفع ہوتی ہے جیسے وا وحشت زیادہ رفت ازم یعنی وا ذہم زیر آزادی کے ہا ہواویں نے پر زیادہ کرو جیسے خانات الفت با دو بلکہ تحتانی زیادہ کرو جیسے صفات اور بیت اور کبھی یائے تحتانی نہیں زیادہ کرتے ہیں۔ سو بہم پانچ نزدیک ایجاد ہو واو مسند اسکے آخر زیادہ کرکے پڑھتے ہیں۔ تو فاعل بھی اور مبتدا بھی اور خبر بھی اور مضاف الیہ

تعداد	معنے	موقع	مثال
۲	بمعنی خود	آخر اسم	بھی ہوتا ہے۔ جیسے آدمی تو تو کجائی زید تو لی غلام تو از بار گہرت مرانم اے شاہ۔ یعنی از بارگاہ خود
۳	زائد	ایضاً	جیسے بالش بالشت
			چ
۱	برای سبب	سر جملہ	این طعام نخوردم چہ بی مزہ بود یعنی نہ کھایا میں نے اس سبب سے کہ بیمزہ تھا
۲	״ استفہام	اکثر سر جملہ	چہ گفتی کیا کہا تو نے چیستی کیا ہے۔ تو چہ الست کیا حال ہے۔
۳	״ تعظیم	سر کلمہ	چہ قیامت ست جاناں کہ بعاشقاں نمودی یعنی کیا بڑی قیامت ہے۔
۴	״ تحقیر	״	چہ باشیم وچہ باشد دل غم پرور ما یعنی ما چہ حقیر باشیم ودل ما چہ حقیر باشد۔
۵	بمعنی ہر چیز	متصل بلفظ ہر یا شد	زینت خود ساخت دولت ہرچہ را رو کرد وفقر۔ مشعل شاہ از کہن دلق گدایاں روشن ست یعنی ہر چیز را رو کردہ۔
۶	״ ״	سر کلمہ	چہ باشد بیسر بودی فرست۔ یعنی بیستر باشد۔

د

علامت مصادر کی اور امر غائب کی اور نہی غائب کی ہے۔ آخر کلمے کے آتی ہے اور ما قبل مفتوح ہوتا ہے فارسی میں دال مہملہ اور ذال معجمہ میں فرق ہے اگر ما قبل اسکے حرف صحیح ساکن ہو تو دال ما قبل اسکے حرف علت ساکن ہو یا حرف صحیح متحرک ہو تو ذال معجمہ ہے

تعداد	معنے	موقع	مثال
			ش
۱	ضمیر غائب	آخر کلمہ	کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے دوستش آمدم انعامش دادم ما قبل اس کا مفتوح ہوتا ہے مگر کاف بیانی ما قبل اسکے ہو تو مکسور پڑھو جیسے کُشش اگر یہ دال کلمے کے بعد ہو تو بعد اسکے ہمزہ مفتوح زیادہ کرو جیسے خانۂش نشانۂش کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غلامش اگر مضاف وہ کلمہ ہو کہ جسکے آخر الف یا واو ہو تو بعد الف کے یا واو کے یائے تحتانی مفتوح زیادہ کرکے شین سے ملا کر پڑھتے ہیں جیسے خویش بویش صفایش جفایش اور کبھی یائے تحتانی مفتوح نہیں بھی لاتے ہیں پڑھتے ہیں خوش بوش صفاش جفاش

تعداد	معنے	موقع	مثال
۳	بمعنے حاصل مصدر زائد	بعد صیغہ امر حاضر معروف آخر کلمہ	جیسے کوشش کشش یعنی کوشیدن و کشیدن ماقبل شین مصدری کا صیغہ بکثرت ہوتا ہے خوردش آمد یعنی خورد آمد

ک

تعداد	معنے	موقع	مثال
۱	برائے علت و سبب	در میان دو جملہ	بر ورت آمدم کہ لطف کنی یعنی بر درت آمدم بدین سبب کہ لطف کنی
۲	" بیان	سر جملہ بعد مبین	دل کہ بردی آنچنان ای آن اول مبین است کاف بیانیہ سر جملہ بیان۔
		بر جملہ مقولہ	گفتم کہ گلی بچینم از باغ یعنی گفتم اینکہ گلی بچینم از باغ۔
		بعد موصول مثل جملہ	ای آنکہ بجانب خویش باشید و لای۔ آں موصول و کاف صلہ
		" " محذوف	ای کہ بردی دلم کجا رفتی یعنی ای آنکہ بردی دلم کجا رفتی
۳	برائے مفاجات یعنی ناگاہ و دفعتاً یک	در میان دو جملہ	بودیم بیخبر کہ سپاہ عدو رسید۔ یعنی ناگاہ و دفعتاً یک۔
۴	برائے عطف	"	ای بسا اشتہا کہ بہانہ لنگ جان منزل رسید یعنی اشتہا و خران لنگ منزل رسید
۵	برائے ربط	بر جملہ معترضہ کہ در درجملہ دیگر باشد	دل کہ لطف و وفا بود من مجروح را پارہ کردند ندانستند آن معشوق را لطف و وفا بود جملہ معترضہ با کاف بیانیہ۔
	برائے استفہام بمعنے کدام	ایک جملہ کا ہوتا ہے	اگر جملہ اسمیہ ہو تو کاف استفہام کا خبر ہوتا ہے جیسے تو چہ کسی یعنی تو کیستی یہاں کاف استفہام کا خبر سبب علامت جملہ اسمیہ کے اگر جملہ فعلیہ ہو تو فاعل ہوگا جیسے کہ آمد یا مفعول ہوگا جیسے کرا زدی کلمہ زدن فعل یا فاعل کا فاستفہام کا مفعول ہے۔ نفذار انشان مفعول کا استفہام کیسے ہے پوچھنا ایک بات کا دو تین طرح کا ہے ایک استفہام اقراری ہے کہ جس سے اقرار لیا جاتا ہے جیسے بیت۔ وہیں بزم تو آثار دو ناشاد کہ بودہ من نبودم ہدف وکی بیاد کہ بود ترجمہ ایک رات تیری مجلس میں آئی وہ دو ناشاد کون تھا جس نے تا شانہ ظلم کا کون نشانہ کلام سے لوازم عالم ہو آپ کہتا ہے تیری مجلس میں آئی وہ دو ناشاد و ناشاد ہم کا ہی تھا۔ دوسرا استفہام انکاری [illegible] بیاد بیدکہ [illegible] سفر نیست [illegible] تفصیل عاشق [illegible]

تعداد	معنے	موقع	مثال
			قصد پر کمر باندھی واسطے مارنے مسکین کے کمر باندھی اس کلام سے انکار نکلا کہ سفر کے قصد پر کمر نہیں باندھی تیسرے استفہام اخباری وہ ایک بات کا پوچھنا ہے۔ نہ اقرار ہے نہ انکار جیسے شعر لالہ رخا سمن برا سرو روان کیستی ٭ سنگدلا ستمگرا آفت جان کیستی ٭ یعنی پوچھتا ہے شاعر اے لالہ رخ سمن بر سرو روان یعنی معشوق کس کا ہے۔ تو اے سنگدل اے ستمگر آفت جاں کس کا ہے تو۔
۷	بمعنے بلکہ	درمیان جملہ	اس کاف کے باعث پہلے جملے سے دوسرا جملہ ترقی رکھتا ہے جیسے بیت نہ من آن گل عارض غزل سرایم و بس ٭ کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار اند ٭ فقط میں ہی اس گل رخسار پر غزل خواں نہیں ہوں بلکہ بلبل تیرے عاشق ہر طرف سے ہزاروں ہیں۔ دوسرے مصرعہ کی ترقی ظاہر ہے۔
	بمعنے از	بر اسم بجائے از	ترک احسان خواجہ اولیٰ تر ٭ کہ احتمال جفائے بوابان یعنی از احتمال جفائے بوابان یعنی دربانان
۹	برائے تصغیر و زائد نیز	آخر اسم	تاقبل اس کاف کا مفتوح ہوتا ہے جیسے بیا اور بچک اور طفل اور طفلک مرد اور مردک سپر اور سپرک چون زلو و زلوک۔
۱۰	بمعنی ہر کہ	بر سر کلمہ از کلمات جملہ	وگر کشور آباد بیند بخواب ٭ کہ دارد دل اہل کشور خراب ٭ یعنی ہر کہ دل اہل کشور خراب دارد کشور آباد نہ بیند ٭
۱۱	برائے تائید مانند کاف علت	درمیان کلام	محبت کے زود گر استخوانم توتیا گردد ٭ کہ از سائیدن صندل کجا نقصان شود بو را ٭ ترجمہ محبت کب جائے اگرچہ استخوان سرمہ ہو جاویں کیو واسطے کہ صندل کے گھسنے سے بو کا نقصان نہیں ہوتا اس کاف سے پہلے بات کی تائید ہوئی
۱۲	برائے تشبیہ بمعنے چنانکہ	درمیان کلام	چنان بخورد زندگی خام را ٭ کہ زنگی خورد مغز بادام را ٭ ترجمہ ایسا کھا جاتا ہے سکندر بچے زندگی کو جیسے زنگی کھاوے مغز بادام کو دوسرے مصرعہ میں تشبیہ ہے۔ پہلے مصرع کی۔
۱۳	زائدہ	درمیان کلام	مولانا روم فرماید۔ گر چنین بنماید وگہ ضد این۔

تعداد	معنے	موقع	مثال
۱۳	زائد	درمیان کلام	چنانکہ حیرانی نباشد کار دین یعنے چہ حیرانی نباشد کار دین۔
۱۴	برائے تردید بمعنی یا	دو کلمہ	جیسے زید آمد کہ عمرو یعنی زید آمد یا عمرو۔
			م
۱	ضمیر متصل متکلم	آخر کلمہ	ترکیب میں کبھی فاعل ہوتا ہے جیسے کردم کیا میں نے آمدم آیا میں اور کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے چہ فراہم کیا فرماتے ہے تو مجھکو اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے یا بعد مضاف کے جیسے غلامم غلام میرا یا قبل مضاف کے جیسے قول سعدی شیرازی ز لالہ مرداں آن ہاک لوم چہ انگیختم خاطر از شام و رومم از انگیختم کے آخر کا میم مضاف الیہ خاطر کا یعنے خاطرم از شام و روم برانگیخت کبھی میم بعد فعل کے پیوستہ فعل سے مضاف الیہ کا قبل فعل کے ہوتا ہے۔ بیت بتان دغا دشمن و ہمرت ازیں زندگی دل بر داشتندم یعنے دل ازیں زندگی بر داشتند کبھی اس میم کو حذف بھی کرتے ہیں۔ بیت گفتم کہ گلے بچینم از باغ چو گل بدیدم دست شد بوئے۔ یعنی مست شدم بوئے۔
۲	بمعنی خود	آخر کلمہ	بلطفم بخواں یاراں ازدرم راندہ ام بجز آستانت سرم یعنی سر خود
۳	برائے نہی	اول صیغۂ امر حاضر	جیسے کن مکن ہوا۔ یہ میم ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔
	،	، مضارع و دعا	جیسے رساد مرساد و باد مباد و کناد مکناد
	تعین عدد	آخر عدد	جیسے یکم دوم سوم یہ میم ساکن ہوتا ہے۔ اور قبل اس کا مضموم۔
			ن
	برائے نفی	بر ماضی و مضارع مستقبل و حال	نخورد نخند نخواہد کرد نکند۔ یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔
	نہی	بر امر غائب	نباید کہ نکند نباید کہ نکردہ شود یہ نون بھی ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
۳	، استفہام	اول کلمہ	استفہام اقراری۔ بیت غلامی سگشتش سر وستہ باکہ گر ایستہ نہ گفتم اینجا چہ یعنے گفتم استفہام استجاری جیسے کسی سے پوچھو نیں طعام نمیخوری یعنے نہیں کھاتے۔ یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اگر نون کو علیحدہ لکھیں تو چاہئے کہ مختلی۔

تعداد	معنے	موقع	مثال
۳	برائے استفہام	اوّل کلمہ	آخر کو زیادہ کریں جیسے نہ اور نے یائے مجہول یائے تحتانی سے بدل ہوتی ہے، اور فتح نون کے کسرے سے جیسے نی کو مفرد بھی لاتے ہیں مگر اس سے کلام استفہام کی نفی مراد ہو جاتی ہے جیسے زید در خانہ است۔ نی نی بسفر رفتہ
۴	،، مصدر	آخر کلمہ بعد تائے فوقانی یا دال	جیسے رفتن اور آمدن یہ نون ساکن ہوتا ہے۔
۵	،، نسبت	آخر اسم	جیسے زرین منسوب بزر اور چوشن منسوب بچوش یعنی حلقہ بھی کہتے ہیں کہ یہ نون مخفف آں کا ہے۔ کہ واسطے نسبت کے ہے۔
۶	زائد	آخر کلمہ	جیسے پاداش پاداشن بیاز بیازن مدن چون چونن پالن پالان مع نون معنے طرف ۱۲

بیان واؤ

واؤ اصل وہ ہے کہ جزو کلمہ کا ہو، دو قسم ہے ملفوظی اور غیر ملفوظی ملفوظی وہ ہے کہ پڑھنے میں آئے جیسے ان کلموں میں خورد خورش وخویش وخواجہ وخود اور غیر ملفوظی وہ ہے کہ پڑھنے میں نہ آئے وہ بھی دو قسم ہے معروف اور مجہول معروف جیسے طور اور مجہول جیسے اور جیسے زور اور شور میں وہ واؤ ملفوظی کہ جزو کلمے کا نہ ہو اسکے کئی معنے ہیں۔

معنے واؤ

تعداد	معنے	موقع	مثال
۱	برائے عطف	درمیان معطوف ومعطوف علیہ	جیسے آمد زید و عمرو، آیا زید اور عمرو واؤ عطف کا زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف حال معطوف اور معطوف علیہ کا ایک ہوتا ہے۔
۲	،، لزوم	درمیان لازم وملزوم	بیت: گر دعوتم رد کنی ور قبول، من و دست و دامان آل رسول ۔ دست اور دامان آپس میں لازم وملزوم ہیں۔
۳	،، استبعاد	درمیان دو کلمہ باہم بعید از یکدیگر باشند	بیت: من و انکار شراب این چہ حکایت باشد، ظاہرا این قدرم عقل وکفایت باشد۔ درمیان من و انکار شراب استبعاد ہے یعنے دوری تفاوت بسیار
۴	،، تصغیر	آخر کلمہ	جیسے پسرو اور پسرو یعنے پسر خورد
۵	بمعنے حال	درمیان دو جملہ	زدم زید را و پدرش ایستادہ بود یعنی زدم زید را در حالیکہ پدرش ایستادہ بود
۶	زائد	سر کلمہ	جیسے لیک ولیک، لیکن ولیکن

بیان ہا

ہا دو قسم کی ہے. ملفوظی اور مختفی. ملفوظی وہ جزو کلمے کا ہو اور پڑھنے میں آوے جیسے گرہ اور زرہ میں اور جمع میں برقرار برقرار رہتی ہے جیسے گرہہا اور زرہہا اور کاف تصغیر کے ملنے سے مفتوح ہوتی ہے جیسے گرہک زرہک اور اضافت میں مکسور ہوتی ہے جیسے گرہِ من زرہِ من. مختفی وہ ہے کہ پڑھنے میں نہ آوے جیسے جامہ اور خامہ میں جمع میں حذف ہو جاتی ہے جیسے جامہا اور خامہا اور کاف تصغیر کا جو آخر کو لاویں. تو وہ کاف فارسی سے آتی ہے جیسے جامگک خامگک اگر الف نون سے جمع کریں یا یائے مصدری لگاویں جب بھی کاف فارسی سے بدل ہوگی جیسے پیادگان درندگان اور آزردگی و افسردگی و ہائے مختفی کہ جزو کلمے کا نہ ہو. اسکے کئی معنے ہیں۔

معنے ہا

تعداد	معنے	موقع	مثال
۱	برائے نسبت	آخر اسماء	دندانہ منسوب بدندان دستہ منسوب بدست اسیطرح یکسالہ منسوب بیکسال یک ماہہ منسوب بیک ماہ اسی طرح سے یک روزہ یک شہرہ جیسے
۲	بمعنے است	آخر ماضی مطلق	آمدہ بمعنے آمدہ است رفتہ بمعنے رفتہ است۔
۳	برائے اظہار فتحہ	آخر کلمہ	جیسے جامہ. خامہ. بندہ. شگوفہ
	زائد	”	ریچال. ریچالہ. پیسر پیسرہ. اچار اچارہ. سنجار سنجارہ. گلگون گلگونہ

یائے تحتانی معروف

تعداد	معنے	موقع	مثال
۱	برائے خطاب واحد حاضر	آخر فعل	جیسے کردی کیا تو نے آمدی آیا تو۔
۲	برائے نسبت	آخر اسما	باد بہاری یعنی باد منسوب ببہار. اسپ عربی و جوز ہندی۔
۳	بمعنے مصدر	آخر اسم فاعل و آخر مجموع لفظی	بخشندگی و افسردگی یعنی بخشندہ شدن و افسردہ شدن غریب نوازی و زر ریزی یعنی نواختن غریب و ریختن زر۔
۴	برائے لیاقت	آخر مصدر فارسی	جیسے کشتنی یعنی قابل کشتن و نواختنی یعنی قابل نواختن
۵	برائے فاعلیت	آخر اسم	گشتی یعنی گشت کنندہ و کسبی یعنی کسب کنندہ اگر یائے فاعلیت یا یائے نسبت گرفتہ شود. گشتی منسوب بگشت و کسبی منسوب بکسب

یائے مجہول

تعداد	معنے	موقع	مثال
۱	برائے تنکیر یعنے نکرہ کردن	آخر اسم	جیسے آخر کسی کا یعنے کس غیر معین یا نکرہ غیر معین کو کہتے ہیں۔ چنانچہ مقدمہ میں اس کا بیان ہو چکا ہے۔
۲	برائے توحد یعنے یک	〃	جیسے بزرگی و عزیزی فرمودہ یعنی یک بزرگ و یک عزیز
۳	برائے تعظیم	〃	〃 فلاں مردیست یعنے مرد بزرگ است۔
۴	برائے استمراری	آخر ماضی	〃 کردی میکردی دمیکردی کرتا وہ اسی طرح سے گفتی کہتا وہ
۵	برائے تعریف		یہی یائے مجہول ہے اسکے بعد کاف صلے کا اور جملہ صلہ کا ہوتا ہے جیسے بیت سعدی حسود یکہ خیانت ندید ہو بکارش بناید چو گندم چلیپد حسود نکرہ تھا یائے مجہو اور صلہ سے معرفہ ہو گیا اور جیسے مردیکہ دانشم حاصل شد یعنے مرد معین

فائدہ، آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہیں فارسی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں۔ ث ح ص ض ط ظ ع ق لفظ شصت اصل میں شست تھا اور لفظ صد ستہ سین کو صاد سے بدلا اور چار حرف مخصوص فارسی کے ہیں عربی میں نہیں آتے وہ یہ ہیں۔ پ چ ژ گ اگر لاتے ہیں عربی میں تو پ کو ف سے چ کو صاد سے گ کو حکم تازی سے بدل کے لاتے ہیں

فصل در ذکر تبدیل حرف مفرد بہ حرف دیگر

جس حرف کو بدلتے ہیں اسکو مبدل منہ کہتے ہیں اور جس حرف سے بدلتے ہیں اسکو بدل کہتے ہیں مبدل سے مع مثال دریافت کرو

مبدل منہ	بدل	مثال		معنے	مثال		معنے
الف	دال مہملہ	بایں	بدیں	درد گر بدیں ... از قوم	ہال	بدان	معروف
	بائے تحتانی	اگدش	بگدش	دادرش از قوم باشد	ارمغاں	یرمغاں	تحفہ
بائے موحدہ	فا	زبان	زفان	معروف	زبانہ	زفانہ	شعلہ
〃	واؤ	خواب	خواو	معروف	آب بزرگ	آو بزرگ	معروف
〃	میم	غژب	غژم	دانہ انگور			
فارسی	فا	سپید	سفید	معروف	پارسی	فارسی	معروف
	بائے موحدہ	پردہ	بردہ	نام شہر			

مبدل منه	بدل	مثال		معنی	مثال		معنی
تای فوقانی	دال	دستاس	دسداس	چکی	بت	بد	معروف
״	طای مهمله	ستبر	سطبر	پرکار	توتیا	طوطیا	سرمه
״	مثلثه	کیومرت	کیومرث	نام بادشاه	تنک	ثنک	بت
ثای مثلثه	تای فوقانی	حلتیث	حلتیت	هینگ	کثیرا	کتیرا	نام صمغی از گیاه
جیم تازی	زای تازی	رجه	رزه	ریسمان محکم از لیف خرما	چوجه	جوزه	بچه مرغ
״	زای فارسی	کج	کژ	معروف	لجن	لژن	گل سیاه یعنی گاره
״	شین معجمه	کاج	کاش	درختیست و بمعنی کاشکے	کنگاج	کنگاش	بمعنی مشورت
״	کاف فارسی	اخیشنج	اخیشنگ	عنصر			
״	تای فوقانی	تاراج	تارات	لوٹ			
״	شین معجمه	لخچه	لخشه	شعله آتش	کاچی	کاشی	ظرف سفالین که روغن بیگچه دارد
جیم فارسی	زای فارسی	پاچنگ	پاژنگ	دریچه و یا پوشش	چندل	صندل	چوب معروف
״	صاد مهمله	چین	صین	نام ملک			
״	ها	ججیر	هجیر	نام پهلوان ایرانی	خاک	هاک	معروف
خای معجمه	غین معجمه	سیخ	سیغ	چوب راست مثل الف	تاخ	تاغ	نام درختے که آتش چوب آن دیر ماند
״	قاف ترکی	چقماخ	چقماق	آتش زن			
دال مهمله	تای فوقانی	دراج	تراج	تیتر	کدخدا	کتخدا	صاحب خانه
	ذال معجمه	آدر	آذر	آتش			
ذال معجمه	دال مهمله	استاذ	استاد	اخوند	نبیذ	نبید	شراب
رای مهمله	لال	رخ	لخ	حصه پشت و نام گیاه	خیار	خیال	ککڑی
	جیم فارسی	پزشک	پچشک	طبیب و حکیم			
	جیم تازی	پوزش	پوجش	عذر	آویز	آویج	امر از آویختن
زای معجمه	غین معجمه	گریز	گریغ	امر از گریختن	آمیز	آمیغ	امر از آمیختن

مبدل منہ	بدل	مثال		معنے	مثال		معنے
زای معجمہ	سین مہملہ	آپار	آپاس	نام غلام محمود	آنگز	آنکس	کچک فیلبانان
	ہا	آماس	آماہ	ورم	خروس	خروہ	مرغا
	صاد مہملہ	شست	شصت	ساٹھ	سد	صد	سو
	جیم فارسی	خروس	خروچ	مرغا			
سین مہملہ	جیم تازی	ریواس	ریواج	نام میوہ ترش مزہ			
	شین معجمہ	پاپوس	پاپوش	جوتا	فرستہ	فرشتہ	معروف
	شین مہملہ	شار	سار	مار بزرگ	شارک	سارک	مینا
شین معجمہ	جیم فارسی	پاشان	پاچان	پاشیدہ			
	جیم تازی	کاش	کاج	معنے کاشکے درخت صنوبر			
صاد مہملہ	سین مہملہ	صماخ	سماخ	پردہ گوش	قفص	قفس	پنجرا
غین معجمہ	کاف فارسی	لغام	لگام	معروف	غلیواز	گلیواز	چیل
	قاف ورترکی	چاغ	چاق	روئے خاشیہ زین اسپ	ایاغ	ایاق	پیالہ
قاف	کاف تازی	تریاق	تریاک	نام دوا	ترقیدن	ترکیدن	پھٹنا
	کاف فارسی	خانقاہ	خانگاہ	عبادت خانہ			
فا	غین معجمہ	قالیچہ	غالیچہ	نوعی از فرش معروف	قلندر	غلندر	درویش
	واؤ	فام	دام	رنگ	فرنج	ورنج	زشت وکریہ کفل اسپ
	خائے معجمہ	شاماک	شاماخ	سینہ بند زنان وغلہ معروف	شاماکچہ	شاماخچہ	سینہ بند زناں
کاف تازی	غین معجمہ	گلولہ	غلولہ	غلیلہ	گلیواز	غلیواز	چیل
	غین معجمہ	پرکالہ	پرغالہ	پارۂ ہر چیز	کرگاؤ	غرغاؤ	سرگاٹے
کاف فارسی	جیم	لگام	لجام	معروف	گیلان	جیلان	نام شہر
لام	دال مہملہ	اورنگ	اورند	تخت	آرنگ	آرند	آلکسی
	رائے مہملہ	زلو	زرو	جونک	پرکالہ	پرکارہ	پارۂ ہر چیز

مبدل منہ	بدل	مثال		معنی	مثال		معنی
میم	نون	کجیم	کجین	پاکھر گھوڑے کی	بام	بان	معروف
	لام	نیلوفر	بیلوفر	پہلا نام کنول کا ہے	چندن	چندل	چوب معروف
نون	بای موحدہ	نوشتہ	بنشتہ	معروف			
	بای فارسی	دام	پام	رنگ			
واؤ	فا	یاوہ	یافہ	گم شدہ و بیہودہ			
	حای حطی	ہیز	حیز	نامرد			
ہا	جیم	باہ	باج	معروف	ناگاہ	ناگاج	یکایک
	بہمزہ و یای	خانہ	خانئن	معروف	خامہ	خامۂ تو	معروف
کاف عجمی در بعض	جیم در بعض جا	خامہ	خامگ	معروف	دیوانہ دیوانگی	دیوانگان	معروف
و بعض حرف ہا	و انگریزی	یوسف	جوسف	نام پیغمبر	یونس	جونس	نام پیغمبر

پوشیدہ نہ رہے جس جس مقام میں استادوں نے ان حرفوں کو بدلا ہے انہیں مقاموں میں بدلنا درست ہے۔ اس قیاس پر ہر ایک جگہ بدلنا درست نہیں ہے

فصل در معنی حروف مرکب کہ درین جدول مرقوم میگردد

تعداد	حرف	معنی	مثال	تعداد	حرف	معنی	مثال
۱	از	برائے ابتدائے زمان	از صبح تا شام یعنے از ابتدائے صبح	۴	"	زائد	از پی تو یعنی برائے خدا و بہر من و پئے تو
۲	"	برائے ابتدائے مکان	از خانہ تا بازار رفتم یعنی از ابتدائے رفتم خانہ او ست انتہا تا بازار	۱	در	برائے ظرفیت	مال در کیسہ دارم و نظر در کتاب مال و نظر ہر دو مظروف اند و کیسہ و کتاب ہر دو ظرف اند
۳	"	بمعنی بعض در حکم اسم	اگر رفتم از و در ایشم یعنی اگر رفتم بعض در ایشم از بمعنی بعض مضاف در اسم مضاف الیہ دونوں ملکے مفعول	۲	"	زائد بر افعال	در افگند ۔ در ساز
۴	"	زائد	از برائے خدا از بہر من	۳	"	بمعنی اسمیت تجنیس یا تشبیہ	بدریا یعنے بدریا

تعداد	حروف	معنے	مثال	تعداد	حرف	معنے	مثال
۱	بر	بمعنی بالا	بر بام رفتم و بر تو دعوی دارم	۳	"	برائے تشبیہ	رویت چوں ماہ
۲		زاید بر افعال	بر انداخت بر افگن	۱	چو	برائی شرط	چو با آمدی ماجرا در نوشت
۳	"	زاید بر اسم کے پڑے		۲	"	تشبیہ	چو گلبن بخندد چو بلبل بگوئی
		با تم موحد باشد	بہ پسر یعنی بر پسر	۱	بی	برائی نفی اسم کے	بے عقل و بے خرد
۱	را	نشان مفعول	نام زید را زید مفعول است نشان مفعول			صفت بناشد	یعنے لفظ عقل و خرد صفت کرام موصوف نمے تواند شد
۲	"	نشان	زید را غلام یعنی غلام زید	۱	نا	نفی صفت کند	نا عاقل و نا خردمند
	"	مضاف الیہ	زید مضاف الیہ است نشان مضاف الیہ	۱	نہ و نی	برائے نفی	نہ مرا یار و نے مدد گار ست
۳	"	معنے برائے	عذر را بیجا یعنے برائے خداد	۱	ہرگز	" تاکید	ہرگز مباد
			چرا یعنی برائے چہ	۱	اگر و گر	" شرط	گر نشینی و بر نخیزی
۴	"	گاہی بمعنی از	قضا را یعنی از قضا		ار و ور		جائے نشست
۱	با	برائے معیت	آمدم با زید یعنے	۱	مگر	برائے استثنا	ہمہ یاراں آمدند مگر زید
۲		یعنی ہمراہی	ہمراہ زید	۲	"	بمعنی شاید	بیہودہ میگوئی مگر دیوانہ
۱	تا	برائی ابتدا	تا عشق آمد عقل رفت	۱	اے	برائے ندا	اے دوست اگر جان
			یعنی از ابتدائی آمد عشق				طلبی جاں بتو بخشم
۲	"	برائے انتہا	از صبح تا شام	۱	ہمی	بمعنی استمرار	میکرد ہمی کرد
			یعنی انتہا تا شام		"	بر مضارع بر کمال	
۳	"	بمعنے ہنگام جبتک	تا جہاں باشد تو باشی	۱	ہم و نیز	برائے عطف	زید آمد ہم بکر خالد نیز
۴		بمعنی سبب چرا	بیا تا ترا خدمت کنم	۱	کاش کاشکے	" تمنا	کاش بیائی
۵	"	" زینہار	زصاحب غرض تا سخن نشنوی		کاج		کاشکے عدو بمیرد
			یعنی زینہار نشنودی	۱	آیا	برائی استفہام	آیا کسے ہست کہ جوانمردی کند
۱	چوں	برائے شرط	چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون		یا	" تردید در میاں	زید آمد یا عمرو زید
۲	"	" استفہام	ندانند مشطلبان چوں گذشت			ازاں متحقق بود	نشستہ است یا رفت

تعداد	حروف	معنے	مثال	تعداد	حروف	معنے	مثال
۱	لیکن ولیکن	برائے استدراک یعنی واسطے دور کرنے اس	جیسے زید نشست است لیکن عمرو رفت زید اور عمرو کا نشست بین اتفاق ہوتا تھا	۱	لیک ولیک	وہم کے دفع کرنے والا کہ پچھلی بات سے پیدا ہو	زید نشست لیک ... بیٹھ گیا لیکن وہم ہوا کہ عمرو بھی بیٹھا ہوگا اس وہم کے دور کرنے کو کہا لیکن عمرو رفت

پوشیدہ رہے کہ جس اسم پر بعض حرف ان حرفوں میں سے آتا ہے۔ اگر وہ اسم مفرد ہے یعنی اور کسی اسم سے لگاؤ نہیں رکھتا تو اس اسم کے آخر اور اگر وہ لگاؤ رکھتا ہے جس جگہ لگاؤ تمام ہو اس جگہ ہندی ترجمے میں ایک کلمہ ہندی کا واسطے اس حرف کے مخصوص ہے چنانچہ اس جدول میں پہلے ہر سطر کے وہ حرف اور اسکے بعد سرخی پر وہ کلمہ ہندی کا کہ واسطے اس حرف کے مقرر ہے۔ بعد اسکے مثال اسم مفرد کی اور کسی اسم سے لگاؤ نہ رکھتا ہو اور بعد اسکے مثال اسم مرکب کی کہ کسی اور اسم سے لگاؤ رکھتا ہو اور ان مثالوں کا ترجمہ سرخی سے ہر ایک مثال کے نیچے لکھا ہے ہندی دریافت کرے کہ کام کی بات ہے۔

حرف	کلمہ ہندی	مثال اسم مفرد	مثال اسم مرکب بیک اضافت	مثال اسم مرکب بدو اضافت
از	سے	از خانہ گھر سے	از خانہ زید گھر زید کے سے	از خانہ برادر زید گھر بھائی زید کے سے۔
برائے واسطے	کے	برائے خدا واسطے خدا کے	برائے بندگان خدا واسطے بندوں خدا کے	برائے خاطر بندگان خدا واسطے خاطر بندوں خدا کے
ب واسطے ساتھ	کے	بخدا واسطے خدا کے	بہ بندگان خدا واسطے بندوں خدا کے	بخاطر بندگان خدا واسطے خاطر بندوں خدا کے
چو چوں	کے	چوں ماہ مانند چاند کے	چوں نور ماہ مانند نور چاند کے	چوں نور ماہ آسمان مانند نور آسمان چاند کے
جز سوا	کے	جز زید سوا زید کے	جز غلام زید سوا غلام زید کے	جز برادر غلام زید سوا بھائی غلام زید کے
در	میں	در خانہ گھر میں	در خانہ دوست دوست کے گھر میں	در خانہ برادر دوست دوست کے بھائی کے گھر میں
بیچ	کے	بیچ گھر کے	بیچ گھر دوست کے	بیچ گھر بھائی دوست کے

[illegible] ۱۲

حروف	کلمہ ہندی	مثال اسم مفرد	مثال اسم مرکب بیک اضافت	مثال اسم مرکب بدو اضافت
بر		بر تخت	بر تخت شاه	بر تخت شاه ہند
اوپر	پر	تخت پر	بادشاہ کے تخت پر	ہند کے بادشاہ کے تخت پر
	کے	اوپر تخت کے	اوپر تخت بادشاہ کے	اوپر تخت بادشاہ ہند کے
با		با زید	با برادر زید	با غلام برادر زید
ساتھ	کے	ساتھ زید کے	ساتھ بھائی زید کے	ساتھ غلام بھائی زید کے
بے		بے اختیار	بے یاد پروردگار	بے یاد پروردگار عالم
بغیر	کے	بغیر اختیار کے	بغیر یاد پروردگار کے	بغیر یاد پروردگار عالم کے

فصل در بیان کلمات کہ بعضے برائے معنی خاص است و بعضے در معنی دخل ندارد

	حرف	مثال		یعنے	
	ب	بگفت و بگوید و بگو		یعنے	گفت و گوید و گو
کلماتیکہ برائے زینت کلام آرند و در معنی دخل ندارد	مر	منت مر خدا را	ع اس کے معنے تخصیص کے سمجھے جاتے ہیں۔ خلاف قول مصنف کے ۱۲	″	منت خدا را
	در	در ساخت		″	ساخت
	بر	بر جہید		″	جہید
	فرا	فرا رفت		″	رفت
	فرو	فرو خواند		″	خواند
	وا	وا گذارند		″	گذارند
	خود	من خود چہ کسم		″	من چہ کسم
	ہمی	ہمی رفتی		″	رفتی
	ار	گفتار دیدار		″	گفت و دید
	ین	نخستین و کمترین		″	نخست و کمتر
	ان	رخان خوبت از غبار خط چہ زیان			رخ خوب ترا از غبار خط چہ زیان
کلمات بمعنے خداوند	مند	مستمند و آرزومند			خداوند ستم و خداوند آرزو
	گار	ستمگار و گنہگار			خداوند ستم و خداوند گناه
	ور	تاجور ہنرور رنجور مزدور			خداوند تاج و خداوند ہنر و خداوند رنج و خداوند مزد

کلمات معنی فاعلیت	گر	شیشه گر	وکاسه گر	یعنی	سازندهٔ شیشه وسازندهٔ کاسه
	ان	خندان	وگریان	"	خنده کننده وگریه کننده
	ار	خریدار	وفروختار	"	خرید کننده وفروخت کننده
کلمه بسیاری	لاخ	سنگلاخ	دیولاخ رودلاخ	"	بسیار سنگ بسیار دیو بسیار رود
کلمات معنی مانند که آخر اسما آیند مگر فقط لفظ سار در اول هم آید بشرطیکه یای موحده بر آنها باشد چون بچو ار بزرگان ولسان گریبان	وس	خوردس بدال مهمله وسین مهمله		"	مانند خرد
	دیس	خردیس بدال مهمله یای تحتانی		"	مانند خرد
	وال	پلوال		"	مانند پل یعنی مینڈ کھیت کی
	ون	پیلون	استرون	"	مانند پیل مانند استر
	وند	پولاوند	وخداوند	"	مانند پولاد وبمانند خدا
	اوند	خویشاوند		"	مانند خویشان
	اش فش وش	شیرش شاهفش ماهوش		"	مانند شیر مانند شاه مانند ماه
	آسا	شیرآسا مردآسا	رستم آسا	"	مانند شیر مانند مرد مانند رستم
	وار	بزرگوار	بنده وار	"	مانند بزرگ مانند بنده
کلمات معنی ظرفیت وبسیاری	سان	شیرسان	فرشته سان	"	مانند شیر مانند فرشته
	سار	خاکسار	سبکسار	"	مانند خاک مانند چیز سبک
	سار	شاخسار	ونمکسار	"	بسیار شاخ بسیار نمک جای نمک
	بار	دریابار	رودبار	"	بسیار دریا وبسیار رود
	زار	گلزار	لاله زار	"	بسیار گل جای گل بسیار لاله جای لاله
کلمات معنی لیاقت	ستان	گلستان بوستان مکتب ادبستان		"	" " " ادب یعنی مکتب
	وار	شاهوار	گوشوار	"	لایق شاه ولایق گوش
	انه	شاهانه	مردانه	"	لایق شاه ولایق مرد
	گان	شایگان بیگان اصل شاهگان بیگان		"	لایق شاه ولایق انداختن براه
کلمات	بان	دربان	فیلبان	"	نگهبان در نگهبان فیل

[illegible]	دار	پرده دار	رازدار	یعنی	نگہبان پرده	نگہبان راز
	وان	پہلوان	ہندوان	"	" بہل	" ہندی
[illegible]	ناک	غمناک	دردناک	"	پیوسته بغم	پیوسته بدرد
	گین	اندوہگین	خشمگین	"	" بانده	" بخشم
کلمات تصغیر	ک عربی	مردک	اسپک	"	مرد خرد	اسپ خرد
	چه	باغچه	طاقچه	"	باغ "	طاق "
	واو	پسررو		"	پسر	
[illegible]	یای معروف	کابلی قریشی ہندی		"	منسوب بکابل منسوب بقریش منسوب بہند	
	ین	زرین سیمین نگارین		"	" بزر " بسیم " بنگار	
	ه	یکساله یکماہه یکروزه		"	" یکسال " یکماه " یکروز	
	اک	فغناک مغاک تپاک		"	" بفغ یعنی بت " بمغ یعنی عمق " به بت	
	ان	ایران توران		"	" بایر " بتور پسران فریدون	
	انه	سالانه ماہانه روزانه		"	" بسال " بماه منسوب بروز	
	ن	ریمن جوشن		"	" به ریم " بجوش یعنی حلقه	
	ویه	راہویه سیبویه		"	" براه " بسیب که رخسارش چون سیب بود	
کلمات بمعنی رنگ	دام	سبزدام	زرددام	"	سبزرنگ	زردرنگ
	فام	سرخ فام	سفیدفام	"	سرخ رنگ	سفیدرنگ
	بام	سبزبام	سرخ بام	"	سبزرنگ	سرخ رنگ
	گونه	زردگونه	گلگونه	"	زردرنگ گلرنگ یعنی سرخ رنگ	
	گون	گلگون	سیمگون	"	رنگ گل	رنگ سیم
	چرده	سیاه چرده مختص بلفظ سیاه		"	سیاه رنگ	
	چرته	"		"	"	
[illegible]	یای معروف	بخشیدگی شرمندگی		"	بخشیدن و متغیر شده شدن کام کشیدن از بیم آخر شده	

علامات مصدری	یا معروف	کام بخشی	یعنے	دشوار ‌مندہ بکاف فارسی بدل شدہ
	ار	گفتار رفتار	″	گفتن رفتن
	ش	آمرزش بخشش	″	آمرزیدن بخشیدن
علامات ظرفیت ... مرون	دان	قلمدان نمکدان	″	جائے قلمداشتن جائے نمکداشتن
	وند	آوند دراصل آبون	″	جائے آب داشتن
علامات تاکید ... چون جہان جہان و عالم عالم یعنی بسیار بسیار	خوب	خوب دیدم	″	بہت دوڑا ہیں
	نیک	نیک نگریستم	″	غور کرکے دیکھا ہیں نے
	بسیار	بسیار جستم	″	بہت ڈھونڈا ہیں نے
	ہمہ	ہمہ یاران رفتند	″	سب یار گئے
	جملہ	جملہ سپاہ فراہم آمد	″	سب سپاہ جمع آئی۔
	بسا	بسا متکبران و بسی مغروران	″	بہت تکبر والے اور بہت غرور والے
	بسے	دیدم کہ آخر خاک شدند	″	دیکھے ہیں نے کہ آخر خاک ہوئے۔
	آری	آری ہمچناں ست	″	ہاں ایسا ہی ہے۔
علامات ایجاب	بلے	بلے ہمچنیں شنیدہ ام	″	ہاں ایسا ہی سنا ہے۔ ہیں نے
	لبیک	لبیک چہ می فرمائید	″	حاضر ہوں جیب کیا فرماتے ہو۔

خاتمہ مشتمل بر چند فوائد قواعد فارسی کہ دانستن آں ضرورست

فائدہ بیانِ امالہ کیا ہے۔ الف کی جگہ یائے مجہول پڑھنا جیسے حساب و حسیب کتاب و کتیب رکیب اعتماد اعتمید اور جیسے با تا ثا بے تے ثے علیٰ ہذا القیاس۔ فائدہ جب کلمے کے اوپر الف ہو اس کلمے کے پیچھے موحدہ زائد یا نون نفی یا میم نہی آئے وہ الف یائے تحتانی سے بدل ہوتا ہے جیسے افگند بیفگند نیفگند افگن بیفگن مفگن کبھی اس یائے تحتانی کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے بفگن مفگن۔ فائدہ دو کلمے جو آپس میں ترکیب پاویں پہلے کلمے کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمے کا پہلا حرف ایک جنس سے ہو پہلے کلمے کے آخر کے حرف کو حذف کرتے ہیں ہم جنس ہونے کی تمثیل ... دلِ کو سپید یو اور گرد وہن کو گر دہن کہتے ہیں۔ پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ادغام کرتے ہیں جیسے

شپر کہ اصل میں شب پر تھا۔ فائدہ حرف مشدد فارسی میں اصلاح نہیں آیا۔ لفظ فرخ اور خرم شاذ و نادر ہیں
فائدہ۔ وہ تائے فوقانی کہ عربی میں جسکی صورت گرد لکھتے ہیں بموجب رسم خط فارسی کے دراز لکھنا چاہیئے۔ جیسے
نعمت رحمت سخاوت شجاعت اور جہاں کہیں الف ساکن جمع کا ہو گرد لکھتے ہیں جیسے صلوٰۃ و زکوٰۃ ہیں فائدہ
عربی میں لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کا ان جدا اور شاء جدا لکھتے ہیں۔ فارسی میں ملا کے لکھنا چاہیئے فارسی والے انشاء اللہ
کو ایک کلمہ جانتے ہیں۔ فائدہ نون اور بائے موحدہ جو کسی کلمے میں باہم متصل ہوں اور دونوں کو میم مشدد یا میم مخفف سے بدل لینا
درست ہے جیسے خنب اور خم دنبل اور دمل سنب اور سم فائدہ لفظ ان اور لفظ ے واسطے انسان کے مقرر ہیں جہاں ان لفظوں پر لفظ
ہا یا لفظ ھا آئے تو طرف غیر انسان کے بھی راجع کرنا انکا درست ہے۔ اور یہ نظم میں بیشتر ہے۔ فائدہ بائے موحدہ زائد اور نون
اگر کسی کلمے میں جمع ہوں بائے موحدہ کو نون کے اوپر مقدم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حرف زائد درمیان میں لانا روا نہیں جیسے
بنگافد اور بنایند فائدہ جیسے عربی میں دو کلمے باہم آتے ہیں علیحدہ ہوں تو بیجتے ہیں جیسے حیص بیص یعنی حیران اسی
طرح فارسی میں بھی ہیں جیسے تار و مار جیسے تار و مال کہتے ہیں یعنی پریشان لیکن عربی میں بغیر عطف کے پڑھتے ہیں
اور فارسی میں ساتھ واؤ عطف کے فائدہ نون جو حرف مدہ کے بعد واقع ہو غنہ پڑھنا چاہیئے فارسی میں اس نون کا
ظاہر پڑھنا درست نہیں۔ مگر جبکہ اس پر کسرہ اضافی یا توصیفی آوے حرف مدہ الف ہے۔ اور وہ واؤ کہ جسکا ماقبل
مضموم ہو اور وہ یائے تحتانی کہ جسکا ماقبل مکسور ہو جیسے جان اور جنون اور دین میں مثال اضافت کی جان من جنون
تو دین حق فائدہ صیغہ ماضی اور صیغہ امر بمعنی مصدر بھی آتے ہیں ع گفت عالم بگوش جان بشنو یعنی گفتن عالم جیسے
ع سوز دل پروانہ مگس را نہ بیندہ یعنی سوختن دل پروانہ۔ گفت صیغہ ماضی ہے بمعنی مصدر اور سوز امر ہے بمعنی مصدر
فائدہ صیغہ امر کا جو کسی اسم سے مرکب ہو کے بعد اس اسم کے واقع ہو تو وہ امر اکثر معنی اسم فاعل کے پیدا کرتا ہے اور ترکیب
میں مضاف ہوتا ہے۔ اس اسم کا اور وہ اسم اس کا مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غریب پرور اور بندہ نواز پرور اور نواز
صیغے امر کے ہیں بمعنی اسم فاعل یعنی پرورندہ غریب نوازندہ بندہ۔ اور کبھی وہ امر معنی اسم مفعول کے پیدا کرتا ہے جیسے
دست پرورد یعنی پروردہ دست اور جیسے خدا بخش یعنی بخشندہ خدا ہندوستان زاد یعنی زادہ ہندوستان۔ فائدہ
کبھی ماضی کبھی اسم سے مرکب ہو کے معنی اسم مفعول کے بخشتا ہے جیسے خانہ زاد یعنی زادہ خانہ اور جیسے دل نہاد یعنی
نہادہ دل فائدہ دو حرف قریب المخرج جو جمع ہوں پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدل کے دونوں کو آپس میں ادغام
کرتے ہیں جیسے بدتر بتشدید تائے فوقانی کبھی پہلے حرف کو حذف کرتے ہیں جیسے بتر بغیر تشدید تائے فوقانی
اور جیسے زودتر کہ اصل میں زود تر تھا اور جیسے آوند کہ اصل میں آبوند تھا اور جیسے فرود کہ اصل میں فرودتر تھا اور بیگانہ کہ

اصل میں یک گان تھا مانند دوگان سہ گان کے یک کے آخر سے کاف تازی حذف کیا۔ فائدہ عربی میں جو بعض کلمات کے آخر الف ممدود ہے یعنی وہ الف جسکے بعد ہمزہ ہے جیسے علماء فضلاء فارسی میں ہمزہ نہ لکھنا چاہیئے لیکن اضافت میں ہمزہ کی جگہ یائے تحتانی لکھیں جیسے علمائے عصر فضلائے دہر فائدہ لفظ کس انسان کیواسطے مقرر ہے اور واسطے غیر انسان کے لفظ چیز اور چہ جیسے بیت سعدی مرحوم کی بیت بنا یاد ستن اندر چیز کس دل کہ دل بر داشتن کا ریست مشکل فائدہ جس کلمے کے آخر الف یا ہا یا یائی تحتانی ہو اور یائے تحتانی نسبت کی اسکے آخر لگا دیں تو اس الف کو اور ہا کو اور یائے تحتانی کو واو سے بدلیں جیسے مصطفے مصطفوی بنالہ ابنا لوی دہلی دہلوی فائدہ بعض کلمات میں واسطے تخفیف کے اختصار کرتے ہیں جیسے نو مختصر ہے نوکا اور گو مخفف گودن کا اور بغدا مختصر ہے باغ داد کا کہ نوشیروان نے وہاں واسطے شکر داد کے ایک باغ بنایا تھا۔ آٹھویں روز وہاں بیٹھکر داد کیا کرتا تھا۔ فائدہ بعض مصدر لازم اور متعدی دونوں ہیں جیسے سوختن جلنا جلانا افروختن روشن ہونا روشن کرنا آموختن سیکھنا سکھانا۔ چیدن پکنا پکانا شکستن ٹوٹنا توڑنا۔ فائدہ جس کلمے کے سرے پر ہمزہ ہو یعنی الف متحرک ہو وہ الفظ درج کلام میں ساقط کبھی ہوتا ہے یعنی پڑھنے میں نہیں آتا۔ اور اسکی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں مگر اکثر وہ لکھنے میں آتا ہے اور بعضے الفاظ میں لکھنے میں بھی نہیں آتا جیسے ع اوست اقرب من از وو رحم حیف تو انکے الف کی حرکت ماقبل کو دی پڑھنے سے ساقط کیا اور لکھنے میں رکھا۔ اور اوکے الف کا ضمہ ازکی زے کو دیا اور اس الف کو پڑھنے اور لکھنے سے دونوں سے ساقط کیا۔ ازاوسے زو پڑھا گیا۔ فائدہ بعض کلمات کہ آخر ان کے الف ہے۔ بعد الف کے یائے تحتانی کی لکھنا یا نہ لکھنا دونوں درست ہے جیسے خدا خدائے پارسا پارسائے بکشا بکشائے بفزا بفزائے ؛

التماس مؤلف گنہگار کی یہ ہے

کہ ہر ایک زبان کی صرف اور نحو کے قواعد بیشمار ہیں۔ سب کا بیان کرنا مشکل اور پڑھنے والے کو ملال۔ چند قاعدے ضروری اس مختصر میں درج کئے جو ان کو ضبط کر لیگا۔ باقی قاعدے کتابوں میں سے آپ نکال لیگا۔ اسواسطے زیادہ طول نہیں دیا اور اس نظم پر تمام کیا

نظم

هزار شکر ہوا مصدر فیوض تمام
جہاں میں یہ رہوں میری یادگار رہے
مجھے کرم سے بزرگوں کے ہے امید فلاح
کریں یہ خدمت منظور مجھ کو با اخلاص

خدا کرے کہ یہ ہو مصدر فیوض انام
ہو فارسی میں ضروری تھا سو بنا یا ہے
جہاں کہیں کہ خطا ہو تو کریں اصلاح
پڑھیں جو فاتحہ شایق ہو کبھی جیس سے

یہ میں نے جمع کیا ہے کہ یادگار رہے
ملال طبع نہ ہو واسطے مختصر کیا
اگر نہ عیب ہو تو صاحب قدر و قدرداں ہیں
بحق احمد مرسل و آلہ الامجاد

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ سید المرسلین محمدؐ و آلہ المتقین و اصحابہ النورعین الےٰ یوم الدین۔ اما بعد یہ رسالہ فیض مقالہ نافع خاص و عام "مصدر فیوض" تاریخی نام جو قواعد ضروریہ صرف نحو فارسی اور فوائد عجیبہ پر مشتمل ہے۔ ہم نے نہایت اعلیٰ اہتمام سے چھپوا کر ہدیہ ناظرین کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے کتبخانہ میں ہر ایک قسم کی کتب عربی۔ فارسی۔ گورمکھی شاستری۔ انگریزی خاص رعایت و کفایت سے مل سکتی ہیں۔ شائقین بالتمکین ضرور فائدہ اٹھادیں۔

ملنے کا پتہ
شیخ برکت علی اینڈ سنز تاجران کتب بازار کشمیری لاہور